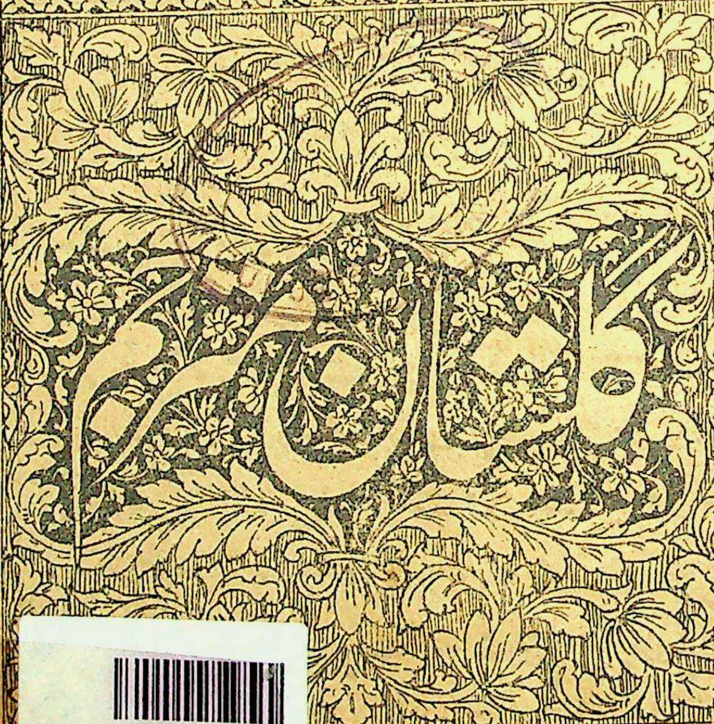




226

برعون رنگین فرمایان ریاض صحن خندان نمایان بستان جہان

چمنستان ہدایات از زبان دلنشین گلزار انوار رستہ مضامین ابواب نشتگاہ بمطبع صادق جناب غنی کتابستان ملک فیض



گلستان مترجم

از نتائج عندلیب خوش نوا قدس بوستان سیر اخوش طاؤس رنگین طرازی حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

در مطبع مصطفائی واقع لاہور باہتمام حافظ محمد الدین تاجر کتب و مالک مطبع مطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے کہ مہربان اور بخشش کرنے والا ہے

منت خدایرا عزوجل کہ طاعتش موجب قربتست و بشکر

احسان خدا کے تئین ہے کہ غالب اور بزرگ ہے کہ بندگی کرنا اسکا سبب نزدیک ہونیکا ہے اور بیچ شکر

اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیاتست وچون بر

اسکے کے زیادہ ہونا نعمت کا جو سانس کہ نیچے جاتا ہے بڑہانے والا زندگانی کا ہے اور جب اوپر

می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجودست و بر

آتا ہے خوشی دینے والا ذات کا ہے پس بیچ ہر ایک دم کے دو نعمت موجود ہے اور اوپر

ہر نعمتی شکری واجب بیت از دست و زبان کہ بر آید + کز عہدہ شکرش

ہر ایک نعمت کے ایک شکر واجب ہے ہاتھ اور زبان کسکی سے بر آوے کہ حق شکر اسکے

بدر آید - اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور قطعہ

سے بر آوے عمل کرو تم اے آل داود شکر اور تھوڑے ہیں بندوں میرے سے شکر کرنیوالے ہیں -

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
بندہ وہی بہتر ہے کہ تقصیر اپنی سے	عذر بیچ درگاہ خدا کے لاوے
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد
اور جو نہیں لائق ہے بھی اسکی کے	کوئی نہیں سکتا کہ بجا لاوے

باران رحمت بیحسابش ہمہ را رسیدہ و خوان نعمت بیدریغش ہمہ جا

مینہ رحمت بیحساب اسکی کا سب کو پہنچا ہوا اور خوان نعمت بے افسوس اسکی کا سب جگہ

کشیده پرده ناموس بندگان بگناه فاحش ندرد و وظیفه روزی بخطای منکر نبرد قطعه

کہینچا پردہ عزت بندون کا بسبب گناہ بڑے کے نہ پہاڑے اور وظیفہ روزی کہانیوالون کا ساتہہ خطا بڑے کے

ای کریمے کہ از خزانہ غیب

اے کریم ایسا ہے تو کہ خزانہ غیب سے

گبر و ترسا وظیفہ خور داری

گبر اور ترسا کو بہی روزی کہانیوالا کرتا ہے تو

دوستان را کجا کنی محروم

دوستون کو کب کرے تو محروم

تو کہ با دشمنان نظر داری

تو ایسا ہے کہ ساتہہ دشمنون کے نظر رکہتا ہے تو

فراش باد صبا را فرمودہ تا فرش زمردین بگسترد و دایہ ابر بہار را گفتہ تا بنات

فراش باد صبا کے تئین فرمایا کہ تو فرش سبز رنگ کا بچہا اور دایہ ابر بہار کی تئین فرمایا تو لڑکیون

نبات را در مہد زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبای سبز ورق

روئیدگی کو بیچ جہولے زمین کے پالا اور درختون کے تئین ساتہہ خلعت نوروزی کے قبای سبز ترک

در بر گرفتہ و اطفال شاخ را بقدوم موسم کلاہ شگوفہ بر سر نہادہ و عصارہ نخلی

کی پہنائی اور لڑکون شاخ کے تئین بسبب آنے تہوار کے ٹوپی کلی کے اوپر سر کے رکہی اور جو دانکہی کا

بقدرت او شہد فائق شدہ و تخم خرمای بتربیت او نخل باسق گشتہ قطعہ

بسبب قدرت اسکی کے شہد فوقیت رکہنے والا ہوا اور بیج خرمے کا بسبب پرورش اسکی کے درخت بلند ہوا۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند

بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان بیچ کام کے ہین

تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری

اسلیے کہ روٹی ہتہیلی مین لاوے تو اور غفلت سے نہ کہاوے تو

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار

سب واسطے تیرے کوشش کرنیوالے اور حکم اٹہانیوالے

شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

شرط انصاف کی نہین ہے کہ تو حکم بجا نہ لاوے

در خبرست از سرور کاینات مفخر موجودات رحمت عالمیان و صفوت

حدیث بیچ وارد ہے سردار موجودات فخر مخلوق اور رحمت عالمون کے اور برگزیدہ

آدمیان تتمہ دور زمان بیت

موصوفات آدمیون کے اور ذخیرہ دور زمانہ سے

شفیع مطاع نبی کریم

شفاعت کرنیوالے اطاعت کیے گئے خبر دینے والے بزرگ

قسیم جسیم نسیم وسیم

قسمت کرنیوالے صاحب جسم پاکیزہ کے شگفتہ اور صاحب حسن

قطعہ بلغ العلی بکمالہ

پہونچے بلندی کو بسبب کمال مرتبہ اپنے کے

کشف الدجی بجمالہ

دور ہوا اندہیرا ظلم اور کفر کا ساتہہ جمال جہان آرا کے

حسنت جمیع خصالہ

نیک ہین تمام خصلتین اس کے

صلوا علیه و آله بیت چه غم دیوار امت را که دارد چون تو پشتیبان

درود ہو جیو اوپر آنکے اور اولاد اونکی کے کیا غم دیوار امت کے تئین کہ رکہے مانند تیری پشت کا نگاہ رکہنے والا

چہ باک از موج بحران را کہ باشد نوح کشتیبان ❊ کہ یکے از بندگان گنہکار

کیا ڈر ہو دریا کے سیلاب کے تئین کہ ہووے نوح کشتی کا نگاہ رکہنے والا کہ ایک بندگان گنہگار

پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاه خداوند جل و علا بر دارد

سرگشتہ روزگار سے ہاتہ توبہ کا ساتہہ امید قبول ہونیکے بیچ درگاہ بزرگ اور برتر کے اٹہاوے

ایزد تعالی دروے نظر نکند بازش بخواند باز ❊ بگیرد اعراض فرماید بارش بتضرع

اللہ برتر اوسکی طرف نظر نکرے پہر اسکو پکارے دوسری بار پہر منہ پہیرے پہر اسکو ساتہہ گریہ و

زاری بخواند حق سبحانہ و تعالی گوید یا ملائکتی قد استحییت من

زاری کے پکارے اللہ پاک اور برتر کہتا ہے اے فرشتو ہر طرح شرم رکہتا ہوں میں

عبدی و لیس لہ غیری دعوتش را اجابت کردم امیدش برآوردم

بندے اپنے سے اور نہیں ہے واسطے اوسکے سوا میرے دعا اوسکے تئین قبول کیا میں نے اور امید اسکی بر لایا میں

کہ از بسیاری دعا و زاری بندہ همی شرم دارم بیت کرم بین و لطف خداوندگار

کہ بہت دعا اور رونے بندہ سے شرم رکہتا ہوں لیکن کرم دیکہہ اور مہربانی خداوندگار کی

گنہ بندہ کردہ است و او شرمسار ❊ عاکفان کعبہ جلالش بتقصیر عبادت

گناہ بندہ نے کیا اور اسکو شرم ہے گوشہ نشین کعبہ بزرگی اونکی کے ساتہہ تقصیر بندگی کے

معترف کہ ما عبدناک حق عبادتک ❊ و واصفان حلیہ جمالش بتحیر منسوب

اقرار کرنیوالے ہیں کہ نہیں عبادت کی ہمنے حق عبادت کرنے تیری کا اور وصف کرنیوالے صورت جمال اوسکی کے ساتہہ حیرت کے نسبت کئے گئے

ما عرفناک حق معرفتک قطعہ گر کسی وصف او ز من پرسد

نہیں پہچانا ہے ہمنے حق پہچاننے تیرے کا ❊ اگر کوئی وصف اوسکا مجہسے پوچہے

بیدل از بے نشان چہ گوید باز ❊ عاشقان کشتگان معشوقند

بیدل بے نشان سے کیا کہے ❊ عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہیں

بر نیاید ز کشتگان آواز ❊ یکے از صاحبدلان سر بجیب

نہیں نکلتی ہے مرے ہوؤں سے آواز ❊ ایک صاحبدلوں سے سر بیچ گریبان

مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق شدہ حالیکہ از آن

مراقبہ کے لگایا تہا اور بیچ دریا مکاشفہ کے ڈوبنے والا ہوا جسوقت کہ اوس

معاملت باز آمد یکے از محبان گفت ازین بوستان کہ بودی ما را چہ تحفہ

معاملے سے پھر آیا ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے کہ تھا تو میرے تئین کیا تحفہ

کرامت کردی گفت بخاطر داشتم کہ چون بدرخت گل رسم دامنے پر کنم

عنایت کیا تو سنے کہا ارادہ رکھتا تہا مین کہ جب پاس درخت پہول کے پہونچونگا دامن بہرونگا

ہدیہ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانم مست کرد کہ دامنم از دست برفت

واسطے یارون کے جب پہونچا مین خوشبو گل نے ایسا مست کیا کہ دامن میرے سے ہاتھ سے گئی

قطعہ

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
اے چڑیا صبح کی عشق پروانہ سے سیکھ

کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد
اس جلے ہوئے کے تئین جان گئی اور آواز نہ آئی

این مدعیان در طلبش بیخبرانند
یہ دعوی کرنیوالے بیچ طلب اسکی کے بیخبر ہین

کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
جس کسی کو خبر ہوئی خبر اوسکی پھر نہ آئی

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
اے خدا تو برتر ہے خیال و اندازہ اور شک اور وہم سے

وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
اور جس چیز سے کہ کہا ہے بزرگون نے سنا ہمنے اور پڑہا ہمنے

دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
دفتر تمام ہوا اور خاتمہ کو پہونچی عمر

ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم
ہم ویسے ہی بیچ پہلی وصف تیری کے رہے ہین ہم

ذکر محامد پادشاہ اسلام اتابک ابوبکر سعد بن زنگی نور اللہ تربتہ

ذکر صفتون بادشاہ اسلام اتابک ابوبکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ قبر اسکی

ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عام افتادہ است و صیت سخنش کہ در بسیط زمین

اچھا ذکر سعدی کا کہ بیچ منہ خلق کے پڑا ہے اور شہرہ سخن اوسکے کا کہ بیچ کشادگی زمین کے

رفتہ و قصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر میخورند و رقعہ منشآتش کہ ہمچو

گیا اور قصب الجیب حدیث اوسکی کہ مانند شکر کے کہاتے ہین اور پرچہ تصنیف اوسکی کا مانند

کاغذ زر میبرند بکمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد بلکہ خداوند جہان

کاغذ زر کے لیجاتے ہین اوپر بزرگی اور علمیت اسکی کے گمان نہ کرنا بلکہ صاحب جہان کا

و قطب دائرہ زمان و قائم مقام سلیمان ناصر اہل ایمان اتابک

اور قطب دائرہ زمان کا اور قائم مقام سلیمان کا یاری دینے والا صاحب ایمان کا اتابک

اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر سعد بن زنگی ظل الله تعالی فی ارضه رب ارض

بڑا بادشاہ بڑا مظفر پایا گیا دنیا اور دین کا یعنی ابوبکر بیٹا سعد بیٹے زنگی کا سایہ خدا تعالیٰ کا بیچ زمین کے اپنی اے رب میرے

عنه وارضه بعین عنایت نظر کرده و تحسین بلیغ فرموده و ارادت صادق

راضی ہو اس سے اور راضی رکھہ اسکو اس بادشاہ کو طرف میری تحسین کی نظر کی اور شاباش بہت فرمائی اور خواہش سچی

نموده لاجرم کافه انام از خواص و عوام بمحبت او گرائیده اند والناس علی دین ملوکهم

کی خیر خواہ کرده خلق یعنی خاص و عام بسبب محبت اسکے خواہش کی ہے اور لوگ اوپر دین بادشاہوں کے ہیں

قطعه زانگه که ترا بر من مسکین نظر است

جب کہ تیری تیئیں اوپر مجھہ غریب کے نظر شفقت کی ہے

آثارم از آفتاب مشهورتر است

آثار میرے یعنی شعر میرے آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں

گر خود همه عیبها بدین بنده درست

اگر تحقیق سب عیب بیچ اس بندہ کے ہیں

هر عیب که سلطان بپسندد هنر است

جو عیب کہ بادشاہ پسند کرے ہنر ہے

قطعه گلی خوشبوی در حمام روزی

ایک مٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز

رسید از دست محبوبی بدستم

پہونچی ہاتھہ ایک معشوق کے سے بیچ ہاتھہ میرے کے

بدو گفتم که مشکی یا عبیری

مٹی سے کہا میں نے کہ مشک ہے تو یا عنبر ہے تو

که از بوی دلاویز تو مستم

کہ خوشبو دل لینے والی تیری سے مست ہوں میں

بگفتا من گلی ناچیز بودم

کہا اس مٹی نے میں ایک مٹی ناچیز تھی لیکن

ولیکن مدتی با گل نشستم

لیکن تھوڑے دنوں ساتھہ گل کے صحبت کی ہے میں نے

جمال همنشین در من اثر کرد

خوبی ہمنشین نے یعنی صحبت گل نے بیچ میرے اثر کیا

وگرنه من همان خاکم که هستم

وگرنہ میں وہی خاک ہوں جیسا کہ جانتے ہیں مجھکو

اللهم متع المسلمین بطول حیاته وضاعف ثواب جمیل

اے خداوند برخوردار کر مسلمانوں کو بسبب دراز ہونے عمر اسکے کے اور دوچند کر ثواب خوبی اسکی کا

حسناته وارفع درجة اودائه وولاته ودمر علی

نیکیوں اسکی کو اور بلند کر درجے دوستوں اور نوکروں اسکے کے اور ہلاک لا اوپر

اعدائه وشناته بما تلی فی القرآن من آیاته

دشمنوں اسکے کے اور بد چاہنے والوں اسکے کے برکت اس چیز کی کہ تلاوت کی جاتی ہے بیچ قرآن کے

وآمن بلده یا رب واحفظ ولده شعر

اور چین میں رکھہ شہر اس کا اے پروردگار میرے اور پناہ میں رکھہ اولاد اسکی کو

لقد سعد الدنیا به دام سعده
تحقیق نیک ہوئی دنیا ساتھ اسکے ہمیشہ نیکی ساتھ اسکے

و ایده المولی بالویة النصر
اور مدد کرے اسکی مولا بسبب نیزوں فتح کے

کذلک تنشأ لینة هو عرقها
ایسا نشو نما پاتا ہے درخت ویسی ہوتی ہیں شاخیں

و حسن نبات الارض من کرم البذر
اور خوبی روئیدگی زمین کی بزرگی بیج کی سے ہے

ایزد تعالی و تقدس خطهٔ پاک شیراز را بهیبت حاکمان عادل و همت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگهدارد **قطعه**
خدا برتر اور پاک شہر شیراز کو ساتھ قدیم ہیبت حاکموں عادل اور دعا عالموں باعمل کے تازیانہ برپا ہونے قیامت کے بیچ پناہ سلامتی کے نگاہ رکھے

اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست
ولایت پارس کے تئیں غم آسیب زمانہ سے نہیں ہے

تا بر سرش بود چو تو اے سایهٔ خدا
جبتک اوپر سر اسکے رہیگا تجھ سا بادشاہ

امروز کس نشان ندهد در بسیط خاک
آج کے دن کوئی پتا نہیں دیتا بیچ کشادگی زمین کے

مانند آستان درت مأمن رضا
مانند چوکھٹ دروازے تیری کی جای آرام خوشنودی کی

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر
اوپر تیرے ہے ای بادشاہ رکھنا خاطر بیچاروں کا اور شکر

بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا
اوپر ہمارے لوگوں کے اور اوپر خدا کے جہان پیدا کرنیوالے کے بدلا

یا رب ز باد فتنه نگهدار خاک پارس
ای پروردگار ہوا فتنہ سے نگاہ رکھ شہر شیراز کے تئیں

چندانکه خاک را بود و باد را بقا
جبتک کہ کرہ زمین کا ہے اور ہوا کے تئیں زندگی ہووے

در سبب تألیف کتاب
ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تأمل ایام گذشته میکردم و بر عمر تلف کرده تأسف میخوردم و سنگ
ایک رات کو خیال بیچ زمانہ گذرے ہوئے کے کرتا تھا میں اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کی افسوس کھاتا تھا میں اور پتھر
سراچهٔ دل بالماس آب دیده می‌سفتم و این بیتها مناسب حال خود میگفتم **مثنوی**
حجرے اپنے کے ساتھ الماس آبدیدہ کے چھیدتا تھا میں اور یہ بیتیں مناسب حال اپنے کے کہتا تھا میں

هر دم از عمر میرود نفسی
ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایک دم
گر این پنج روز دریابی
مگر یہ پانچ روز پاسکے تو

چون نگه میکنم نماند بسی
جس وقت کہ دیکھتا ہوں نہیں رہا بہت
خجل آنکس که رفت و کار نساخت
شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نہ کیا

ای که پنجاه رفت و در خوابی
ای سعدی کہ پچاس گئے اور بیچ خواب کے ہے تو
کوس رحلت زدند و بار نساخت
نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب نہ لادا

رفت و منزل بدیگری پرداخت جب گیا عمارت دوسرے کے لیے خالی کی	هر که آمد عمارت نو ساخت جو کوئی آیا اک عمارت نئی بنائی
باز دارد پیاده را ز سبیل پیچھے رکھے پیادے کو راہ سے	خواب نوشین بامداد رحیل نیند میٹھی صبح کوچ کو روکتی

وان دگر پخت همچنین هوسی
اور دوسرے نے پکائی اسیطرح ہوس

وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت سر نہ لے گیا کوئی

یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بے قیام کو دوست مت رکھ

دوستی را نشاید این غدار
دوستی کو نہیں سزاوار ہے یہ بیوفا

پایه عیش آدمی شکم ست
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہے

تا بتدریج میرود چه غمست
اگر اعتدال سے جاتا ہے تو کیا غم ہے

گر ببندد چنانکه نگشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے

گر دل از غم بری کند شاید
اگر دل غم سے بری ہو تو لائق ہے

ور گشاید چنانکه نتوان بست
اگر کھلے ایسا کہ نہ بند ہو سکے

گو بشو از حیات دنیا دست
کہہ اس شخص کو کہ زندگی دنیا سے ہاتھ دھو

چار طبع مخالف سرکش
چار طبیعتیں بگڑی مثل والی و نفرت کرنیوالی

چند روزی بوند باهم خوش
کتنے دنوں تک ہیں آپس میں خوش

گر یکی زین چهار شد غالب
اگر ایک چاروں میں سے غالب ہے

جان شیرین برآید از قالب
جان میٹھی تن سے نکل جاوے

لاجرم مرد عارف کامل
اسلئے مرد خداشناس صاحب کمال

ننهد بر حیات دنیا دل
نہیں لگاتا ہے وہ مرد زندگی دنیا کو دل

نیک و بد چون همی بباید مرد
نیک اور بد جب آخرکار مرینگے

خنک آنکس که گوی نیکی برد
اچھا وہ آدمی کہ گیند نیکی کی لے گیا

برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا اپنی قبر کو بھیج

کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نہ لاوے پیچھے سے آگے بھیج

عمر برفست و آفتاب تموز
عمر برف ہے اور دھوپ بھادوں کی

اندکی ماند خواجه غره هنوز
تھوڑی سی رہی ہے خواجہ مغرور اب تک

ای تهیدست رفته در بازار
اے خالی ہاتھ گیا ہوا بیچ بازار کے

ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہوں نہیں بھر لاوے تو پگڑی

هر که مزروع خود بخورد بخوید
جس نے کھیتی اپنی کھائی کچی

وقت خرمنش خوشه باید چید
وقت خرمن کے چاہیے خوشہ چینی ہو

پند سعدی بگوش جان بشنو
نصیحت سعدی کی کان دل سے سن

ره چنین است مرد باش و برو
راہ یہی ہے مرد دار ہو اور چل

بعد از تامل مصلحت آن دیدم که در نشیمن عزلت نشینم و دامن
پیچھے فکر کرنے اس بات کی مصلحت یہ دیکھی کہ بیچ بیٹھک تنہائی یا گوشہ نشینی کے بیٹھوں میں اور دامن

صحبت فراهم چینم و دفتر از گفتهای پریشان بشویم و من بعد پریشان نگویم بیت
صحبت سے چنیوں اور دفتر باتوں پریشانکی دھوؤں اور اس سے پیچھے پریشان باتیں نہ کہوں میں

زبان بریده بکنجی نشسته صم و بکم
زبان کٹا ہوا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا بہرا اور گونگا

به از کسی که نباشد زبانش اندر حکم
بہتر اس سے کہ ہووی زبان اسکی بیچ حکم کے

تا یکی از دوستان که در کجاوه همنشین من بودی و در حجره جلیس برسم قدیم
تا ایک دوستوں میں سے کہ بیچ کجاوے کے ہمنشیں میرا تھا اور بیچ حجرے کے پاس بیٹھنے والا ساتھ رسم قدیم

از در در آمد چندانکه نشاط ملاعبت کرد و بساط مداعبت گسترده جوابش نگفتم
کے دروازے سے آیا جتنا کہ خوش مزاجی اور خوش طبعی کی اور بچھونا بازی کرنیکا بچھایا جواب اس کا نہ کہا میں نے

و سر از زانوی تعبد بر نگرفتم رنجیده نگه کرد و گفت قطعه کنونت که
اور سر زانو کا عبادت سے نہ اٹھایا پس برہم ہو کر دیکھا اور کہا۔ اب تجھکو کہ

امکان گفتار هست بگوی ای برادر بلطف و خوشی که فردا چو پیک
طاقت بات کرنیکی ہے کہہ اے بھائی ساتھ مہربانی اور خوشی کے کہ کل جو قاصد اجل

اجل در رسد بحکم ضرورت زبان درکشی یکی از متعلقان منش بر
کا پہونچیگا۔ خواہ مخواہ زبان کو بند کرے گا کسی نے علاقہ داروں میرے میں سے اسکو اوپر

این واقعه مطلع گردانید که فلان عزم کرده است و نیت جزم که
اس واقعہ حال کے خبردار کیا کہ فلانے نے قصد کیا ہے اور نیت محکم کر

بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و
باقی عمر اعتکاف میں بیٹھے اور خاموشی اختیار کرے تو بھی اگر ہو سکے خیال اپنا لے اور

مجانبت پیش گرفتا بعزت عظیم و صحبت قدیم که دم بر نیارم و قدم
کنارہ آگے رکھ کہا قسم ہے بزرگی خدا کی اور قسم ہے صحبت قدیم کی کہ سانس نہ لونگا اور

بر ندارم مگر آنگه که سخن گفته شود بعادت مالوف و طریق معروف که آزردن
قدم نہ اٹھاؤنگا میں مگر اسوقت کہ بات کہی جاوے ساتھ عادت الفت کی گئی اور راہ پہچانی گئی کے

دل دوستان جهل است و کفارت یمین سهل خلاف رای صواب است و عکس
کہ آزردہ کرنا دل دوستوں کا نادانی ہے اور بدلہ قسم کا آسان ہے خلاف عقل نیک کے ہے اور الٹ

رای اولوالالباب ذوالفقار علی در نیام و زبان سعدی در کام قطعه
عقل صاحبوں دانائی کے کہ تلوار علی کی بیچ میان کے اور زبان سعدی کی تالو میں۔

زبان در دهان خردمند چیست زبان بیچ موہنہ عقلمند کے کیا ہے	کلید در گنج صاحب هنر کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کے
چو در بسته باشد چه داند کسی جب دروازہ بند ہو کیا جانے کوئی	که جوهر فروش است یا پیله‌ور کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

اگرچہ پیش خردمند خاموشی ادبست قطعہ
اگرچہ آگے خردمند کے خاموشی ادب ہے

بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی
لیکن بوقت مصلحت کے وہ بہتر ہے کہ بیچ باتوں کوشش کرے

دو چیز طیرہ عقلست دم فرو بستن
دو چیز سُبکی عقل کی ہے چپ رہنا

بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی
وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجملہ زبان از مکالمت او در کشیدن قوت ندشتم و روی از محادثت او
حاصل کلام کا زبان کلام کرنے اوسکے سے کھینچنا طاقت نرکھی میں۔ اور منہہ باتیں اوسکی سے

گردانیدن مروت ندانستم کہ یار موافق بود و دوست صادق بیت
پھیرنا جوانمردی کا نہ جانی میں کے کہ یار موافق تھا اور دوست سچا +

چو جنگ آوری با کسی در ستیز
جب جنگ لاوے تو ساتھ کسی کے بیچ لڑائی کے

کہ از وی گزیرت بود یا گریز
کہ اس سے چارہ تجھکو ہوے یا بھاگ جانا

بحکم ضرورت سخن گفتیم و تفرج کنان بیرون رفتیم در فصل ربیع
ساتھ حکم ضرورت کے بات کہی ہمنے و سیر کرتا ہوا باہر گیا میں بیچ فصل ربیع

کہ صولت برد آرمیدہ بود و اوان دولت ورد رسیدہ قطعہ
کے کہ شدت جاڑے کی نے آرام کیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہونچا +

اول اردی بہشت ماہ جلالی
اول مہینا کہ بہشت مہینہ جلالی کا

بلبل گویندہ بر منابر قضبان
بلبل بولنے والی اوپر منبر شاخوں کے

بر گل سرخ از نم اوفتادہ لآلی
اوپر گل سرخ کے شبنم سے پڑے ہوے موتی

ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شب را ببوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و
رات کو ایک باغ میں ساتھ ایک کے دوستوں سے اتفاق رات رہنے کا پڑا۔ ایک مکان خوش

خرم و درختان درہم گفتی کہ خردہ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ
سبز اور درخت گنجان گویا کہ ٹکڑے سبز شیشے کے اوپر خاک اسکی کے گرے ہیں اور ہار ثریا کا انگور اسکی سے

قطعہ روضة ماء نہرہا سلسال
باغ پانی نہروں اسکے کا جاری

دوحة سجع طیرہا موزون
باغ آواز جانوروں کا وزن دار

آن پر از لالہ ہای رنگارنگ
وہ بھرا ہوا لالوں رنگارنگ سے

وین پر از میوہ ہای گوناگون
اور یہ بھرا ہوا میووں طرح طرح سے

گسترانید فرش بوقلمون	بازدر سایهٔ درختانش
بچھایا فرش رنگ برنگ کا	ہوا سنے بیچ سائے درختوں اوسکے کے

بامدادان که خاطر باز آمدن برای نشستن غالب آمد دیدمش دامنی
صبح کو کہ ارادہ پھرنے کا اوپر تدبیر بیٹھنے کے غالب آیا۔ دیکھا میں نے اسکو دامن
گل و ریحان و سنبل و ضمیران فراہم آورده و آهنگ رجوع کرده گفتم گل بستان را
پھول اور ریحان اور سنبل اور ضمیراں کا جمع لایا اور ارادہ پھرنیکا کیا میں نے کہا گل باغ کے تئیں
چنانچه دانی بقای و عهد گلستان را وفای نباشد و حکیمان گفته اند هرچه نپاید
جیسا کہ جانتا ہے تو بقا اور زمانے باغ کے تئیں وفا نہیں ہے اور داناؤں نے کہا ہے جو چیز نہ رہے
دلبستگی را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برای نزهت ناظران و فسحت
اس کے ساتھ دل نہ باندھنا چاہیے کہا طریقہ کیا ہے کہا میں نے واسطے تازگی دیکھنے والوں کے اور کشادگی
حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن که باد خزان را بر ورق
حاضروں کے کتاب گلستاں سکتا ہوں میں تصنیف کرنی کہ باد خزاں کے تئیں اوپر ورق
او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیع را بطیش خریف مبدل
اوسکے ہاتھ ظلم کا نہ ہووے اور گردش زمانہ کی خوشحالی بہار کو بسبب سختی خزاں کی بدل

بچه کار آیدت ز گل طبقی ✤ از گلستان من ببر ورقی
کیا کام آوے تیرے گل سے ایک طبق۔ گلستاں میری سے لے جا ایک ورق

وین گلستان همیشه خوش باشد	گل همین پنج روز و شش باشد
اور یہ کتاب گلستاں ہمیشہ سرسبز رہے	گل یہ پانچ چھ روز رہے

حالی که من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت که الکریم
جس حال میں کہ میں نے یہ بات کہی دامن پھولوں کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے اولجھا کہ سخی نے
اذا وعد وفا فصلی در همان روز اتفاق بیاض افتاد و
جو وعدہ کیا وعدہ پورا کیا فصل دو اسی روز میں اتفاق لکھنے کا پڑا اور
در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسی که متکلمان را بکار آید و
بیچ خوبی صحبت داری کے اور آداب باہم گفتگو کرنیکے بیچ اس عبارت کے کہ کالموں کے تئیں
مترسلان را بلاغت افزاید فی الجمله هنوز از گلستان بقیتی مانده بود
اور منشیوں کو علمیت بڑھاوے حاصل کلام ابتک گل بوستاں سے کچھ باقی رہے تھے

که کتاب گلستان تمام شد — والله اعلم و احکم بالصواب

که کتاب گلستان تمام ہوئی — اور اللہ عالم تر ہے اور حاکم تر ہے بیچ نیکی کے

ذکر پادشاهزاده جهان سعد بن ابی بکر بن سعد نور الله قبره

ذکر بادشاہزادہ جہاں سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بن زنگی کا روشن کرے اللہ تعالیٰ قبر اسکی

و تمام آنگه شود بحقیقت که پسندیده آید در بارگاه جهان پناه سایه کردگار

اور تمام اسوقت ہو بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ آوے بیچ بارگاہ شاہجہاں سایہ خدا

پرتو لطف پروردگار و ذخیرهٔ زمان و کهف الامان المؤید من السماء

روشنی لطف پروردگار اور ذخیرہ زمان اور پناہ امن کا تائید کیا ہوا آسمان سے

المنصور علی الاعداء عضد الدولة القاهرة سراج

فتح مند کیا ہوا اوپر دشمنوں کے قوت بازو دولت غالب کا چراغ

الملة الباهرة جمال الانام مفخر الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم

مذہب روشن کا خوبی خلقت کا فخر اسلام کا سعد بیٹا اتابک بڑے کا

شاهنشاه المعظم مالک رقاب الامم مولی الملوک العرب و العجم سلطان البر

بادشاہ بادشاہوں بڑے کا مالک گردنوں امتوں کا صاحب بادشاہوں عرب اور عجم کا بادشاہ خشکی کا

والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام

اور تری کا وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا ابوبکر بیٹا سعد بیٹا زنگی کا

الله اقبالهما و ضاعف جلالهما و جعل الی کل خیر مآلهما بکرشمه

کرے اللہ تعالیٰ اقبال ان دونوں کا اور دو چند کرے بزرگیاں ان دونوں کی اور کرے ہر طرف نیکی کے مآل ان کا

لطف خداوندی مطالعه فرماید — قطعه

ساتھ مہربانی خداوندی کے پڑھنا فرماوے

گر التفات خداوندیش بیاراید

اگر توجہ خداوندی اسکی آراستہ کرے

نگارخانهٔ چینی و نقش ارژنگیست

اس کتاب کو تو نگارخانہ چین اور نقش ارژنگ ہے

امید هست که روی ملال در نکشد

امید یہہ ہے کہ منہہ رنجیدگی کا نہ کھینچے

ازین سخن که گلستان نه جای دلتنگیست

بحکم اسبات کے کہ گلستاں نہ جگہ دلتنگی کی ہے • خاص کر یہ ہے کہ دیباجہ

علی الخصوص که دیباچهٔ همایونش

مبارک اس کا

بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست

ساتھہ نام سعد بن ابی بکر سعد بن زنگی کے ہے۔

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ
تعریف سردار بڑے فخر الدین ابی بکر بیٹے ابی نصر کے دراز کرے اللہ عمر اوسکی

وبگیر عروس فکر من از بیجالی سر برنیارد و دیدہ یاس از پشت پای خجالت
دلہن فکر میرے کی بیجالی ہونیسے سر نہیں اوٹھاتی ہے اور آنکھ نو میدی کی پیٹھ پاوں شرمندگی سے
برندارد و در زمرہ صاحب نظران متجلی نشود مگر آنگہ کہ متحلی گردد بزیور
نہیں اوٹھاتی اور بیچ گروہ صاحب نظروں کے جلوہ کرنیوالی نہیں ہوتی مگر اسوقت کہ زیور والی ہووے
قبول امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سلطنت و مشیر
کے ساتھ زیور قبول امیر بڑے کے عالم عادل ظفر پایا گیا ہے اور یاری دیا گیا پشت پناہ سلطان
تدبیر مملکت کہف الفقرا ملاذ الغربا مربی الفضلا صحب الاتقیا
کا اور مشورہ دینیوالا تدبیر بادشاہی کا پناہ کی جگہ فقیروں کا جاے پناہ مسافروں کا پالنیوالا فاضلوں کا دوست
افتخار آل فارس یمین الملوک ملک الخواص بارک فخر الدولہ
پرہیزگاروں کا فخر کرنا اہل فارس کا سبب اسکی قوت ملک کا فرشتوں کی خصلت بزرگ فخر دولت
والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدۃ الملوک والسلاطین
اور دین کا فریادرس اسلام اور مسلمین سردار بنایا ہوا بادشاہوں کا اور شہزادوں کا
ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ واجل قدرہ
ابی بکر بیٹا ابی نصر کا دراز کرے اللہ عمر اوسکی اور بزرگتر کرے اسکی قدر
وشرح صدرہ وضاعف اجرہ کہ ممدوح اکابر آفاق است
اور روشن کرے سینہ اس کا اور زیادہ کرے اجر اسکا کہ صفت کیا گیا بزرگوں عالم کا ہے

ومجموع مکارم اخلاق شعر
اور جمع کیا گیا بزرگیوں خلقوں کا

ہر کہ در سایہ عنایت اوست
جو کوئی بیچ سایہ بخشش اسکی کے ہے

گنہش طاعت ست و دشمن دوست
گناہ اس کا طاعت ہے اور دشمن دوست ہے

بر ہر یک از سایر بندگان
اوپر ہر ایک کے سب بندوں سے

وحواشی خدمتے معین ست کہ اگر در اداے برخے
اور کنارہ بیٹھنے والوں مجلس کے سے ایک خدمت مقرر ہے کہ اگر بیچ ادا کرنیکے تھوڑی
ازان تہاون وتکاسل روادارند در معرض خطاب
اس سے ڈھیل اور سستی روا رکھیں اور بیچ جگہ بازپرس کے

آیند و در محل عتاب نگریان طائفه درویشان که شکر نعمت بزرگان
آدیں اور زیچ جگہ عضب کے نگراد پر گروہ ان فقیروں کے کہ شکر نعمت بڑی آدمیوں کا

واجبست و ذکر جمیل و دعای خیر و ادای چنین خدمتی در
واجب ہے اور بیاں بزرگ اور دعائے نیک اور ادا کرنا ایسی خدمت کا بیچ

غیبت اولیترست که در حضور آن بتصنع نزدیکست و این
گلے کے بہتر ہے نہ سامنے منہہ کے کیونکہ وہ ساتھ بناوٹ کے نزدیک ہے

از تکلف دور باجابت مقرون باد

اور یہ تکلیف سے دور ساتھ قبولیت کے نزدیک ہووے

قطعه

پشت دوتای فلک راست شد از خرمی
پشت ٹیڑھی آسمان کی سیدھی خوشی سے

تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را
تجھہ جیسا لڑکا پیدا ہوا ماں زمانے کے تئیں

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین
حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ کی

خاص کند بنده مصلحت عام را
خاص کرے ایک بندے کو واسطے مصلحت عام کے

دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست
دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص کہ نیکنام جیا

کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را
کہ پیچھے اس کے ذکر خیر زندہ کرے نام کو

وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل
تعریف تیری اگر کرے یا نہ کرے صاحب علم

حاجت مشاطه نیست روی دلارام را
حاجت حجام کی نہیں ہے منہہ دلارام کے تئیں

در تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت

بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشہ کا

تقصیر و تقاعدی که در مواظبت خدمت بارگاه خداوندی میرود بنابر آنست
تقصیر اور دیر یعنی سستی کرنا بیچ ہمیشگی خدمت بارگاہ جناب اپنے کے کہ جاتی ہے واسطے اسکے

که طائفه از حکمای هندوستان در فضائل بزرجمهر سخن همیگفتند باخر
کہ ایک طائفہ حکیماں ہندوستانی سے بیچ فضیلتوں بزرجمہر کے بات کہتے تھے آخر

جز این عیبش ندانستند که در سخن گفتن بطیست یعنی درنگ
سوا اس کے عیب اس کا نہیں جانتے کہ بیچ بات کرنے سست ہے یعنی دیر

بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر میباید بود تا وی تقریر سخنی کند
بہت کرتا ہے اور سننے والے کے تئیں بہت انتظار چاہیئے کھینچنا تا وہ بیان کرے

بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه کردن که چه گویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم
بزرجمہر نے سنا اور کہا اندیشہ کرنا کہ کیا کہوں میں بہتر ہے پشیمانی کھانے سے کہ کیوں کہا میں نے

نظم

سخندان پرورده پیر کهن
بات کا جاننے والا پلا ہوا بوڑھا پرانا

بیندیشد آنگه بگوید سخن
پہلے فکر کرتا ہے پھر سخن کہتا ہے

مزن بی تأمل بگفتار دم
مت مار بے تأمل بیچ بات کے دم

نکو گوی گر دیر گوئی چه غم
نیک کہہ اگر دیر سے کہیں تو کیا غم ہے

بیندیش آنگه برآور نفس
اندیشہ کر پھر برلا دم

وزان پیش بس کن که گویند بس
اور اس سے آگے بس کر کہ کہیں چپ رہ

بنطق آدمی بهتر است از دواب
ساتھ بولنے کے آدمی بہتر ہے چارپایوں سے

دواب از تو به گر نگوئی صواب
چارپایہ تجھ سے بہتر ہے جو نہ بولے تو درست

لیکن در نظر اعیان خداوندی عز نصره که مجمع اهل دل است و مرکز علمای
اسی طرح بیچ نظر سرداران حضرت خداوند کے کہ غالب ہے نصرت اسکی کہ جا جمع ہونے صاحبان دل کی اور مرکز

متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات بحضرت
بڑے علم کی اگر بیچ روانگی سخن کے دلیری کروں میں شوخی کیا ہوا ہونگا میں اور اسباب ناقص بیچ درگاہ

عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ پیش آفتاب
پیارے کے لایا اور کوڑی بیچ بازار جوہریوں کے قیمت جو کی بھی نہیں رکھتی اور چراغ آگے آفتاب کے

پرتوی ندارد و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید مثنوی
روشنی نہیں رکھتا اور منارہ بلند آگے پہاڑ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے

هر که گردن بدعوی افرازد ✤ خویشتن را بگردن اندازد ✤ سعدی افتاده ایست آزاده
جو کوئی کہ گردن دعوی سے بلند کرتا ہے - اپنے تئیں گردن کے بل ڈالتا ہے سعدی پڑا ہے اپنے تعلق

کس نیاید بجنگ افتاده ✤ اول اندیشه وانگهی گفتار ✤ پای بست آمده است و پس دیوار
کوئی نہیں آتا ساتھ جنگ پڑے ہوئے کے پہلے اندیشہ کر بعد ازاں بات کر پاؤں سے آیا ہے اور پیچھے دیوار

نخلبندی دانم ولی نه در بستان + شاهدی فروشم ولی نه در کنعان + لقمان را
باغبانی جانتا ہوں میں لیکن نہیں بیچ باغ کے معشوق بیچتا ہوں میں لیکن کنعان میں نہیں لقمان کو

گفتند حکمت از که آموختی گفت از نابینایان که تا جای نبینند پای ننهند
لوگوں نے کہا کہ حکمت کس سے سیکھی تو نے کہا اندھوں سے کہ جبتک جگہ نہیں دیکھتے پاؤں نہیں

قدم الخروج قبل الولوج ع
مقدم رکھہ تو باہر آنا اندر جانے سے

قطعه گرچه شاطر بود خروس بجنگ
اگرچہ چالاک ہوتا ہے مرغ بیچ لڑائی کے

گربه شیرست در گرفتن موش
بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے

مروت بیازمای وانگه زن کن
مردی اپنی آزما اسوقت عورت کر

چه زند پیش باز رویین چنگ
لیکن کیا کریگا آگے باز سخت پنجہ کے

لیک موشست در مصاف پلنگ
لیکن چوہے کی مثل ہے بیچ لڑائی چیتے کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای
لیکن بسبب بھروسے کشادگی خلق بزرگوں کی کہ آنکھ عیبوں زیردستوں کے سے چھپاتے ہیں اور بیچ ظاہر
جرائم کهتران نکوشند چندی بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات
کرنے گناہوں چھوٹوں کے نہیں کوشش کرتے ہیں ہاتھ ساتھ طریق مختصر کرنیکے نادرات اور مثالوں سے اور
و سیرت ملوک ماضی رحمهم الله علیه درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه
اور خصلت بادشاہوں گذرے ہوؤں کے سے رحمت اللہ تعالی کی انکو بیچ اس کتاب کے لکھا کیا ہمنے اور
برو خرج نمودیم موجب تصنیف کتاب این بود قطعه ماند
تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو اوپر اسکے خرچ کیا ہم نے سبب تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا۔ رہیگی
سالها این نظم و ترتیب + ز ما هر ذره خاک افتاده جایی + غرض نقشیست کز ما باز
کتنی برسوں یہ نظم اور ترتیب + ہم سے ہر ذرہ خاک کا پڑیگا جا بجا + غرض نقش ہے ایک کہ ہم سے یاد
ماند + که هستی را نمی‌بینم بقایی + مگر صاحبدلی روزی برحمت + کند در کار درویشان دعایی
رہے گا + کیونکہ زندگی اپنی کو نہیں دیکھتا ہوں میں قیام + شاید ایک صاحبدل ایک روز ساتھ رحمت کے کرے
امعان نظر در ترتیب کتاب و تهذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضه
غور کرنے نظر کیلئے بیچ درستی کتاب کے اور آراستہ کرنے بابوں کی مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تو اس باغ
غنا و حدیقه غلبا چون بهشت هشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر
درختوں گنجان اور باغ سرسبز کے تئیں مانند بہشت کی ساتھ آٹھ بابوں کے اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر
تا بملالت نینجامد + والله اعلم بالصواب و الیه المرجع والمآب
کے تا انجام ساتھ ملالت کے نہ ہووے اور اللہ جانتا ہے اوپر نیکوئی کے اور طرف اسکی ہے جاری رجوع اور جانا

باب اول در سیرت بادشاهان
باب پہلا بیچ خصلت بادشاہوں کے

باب دوم در اخلاق درویشان
باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

باب سوم در فضیلت قناعت باب چہارم در فوائد خاموشی
باب تیسرا اُس بیچ بزرگی قناعت کے باب چوتھا اُس بیچ فائدے چپ رہنے کے
باب پنجم در عشق و جوانی باب ششم در ضعف و پیری باب ہفتم
باب پانچواں بیچ عشق اور جوانی کے باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑھاپے کے باب ساتواں
در تاثیر تربیت باب ہشتم در آداب صحبت مثنوی
بیچ اثر کرنے تربیت کے باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

در آن مدت کہ ما را وقت خوش بود
اُس مدت میں کہ ہمارا وقت خوش تھا
مراد ما نصیحت بود و گفتیم
مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہم نے

ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود
کہ ہجرت رسول اللہ سے چھ سو چھپن برس تھا
حوالت با خدا کردیم و رفتیم
سپرد ساتھ خدا کے کیا ہم نے اور گئے ہم

باب اول در سیرت پادشاہان
باب پہلا بیچ خصلت بادشاہوں کے

حکایت پادشاہی را شنیدم کہ بکشتن اسیری اشارت کرد بیچارہ در آن حالت
ایک بادشاہ کو سنا میں نے کہ ایک قیدی کے مارنے کا اشارہ کیا بیچارہ اُس حالت
نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان
نومیدی کے بادشاہ کو گالی دینے لگا اور بیہودہ کہنا کہتے ہیں کہ جو کوئی ہاتھ جان سے
بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید بیت وقت ضرورت چو نماند گریز دست
دھوتا ہے جو کچھ بیچ دل کے رکھتا ہے کہتا ہے وقت ضرورت کے جب نہ رہا بھاگنا ہاتھ
بگیرد سر شمشیر تیز شعر اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ کَسِنَّورٍ مَغْلُوبٍ
پکڑ لیتا ہے سر شمشیر تیز کا جس گھڑی ناامید ہوتا ہے آدمی لمبی ہوتی ہے زبان اُس کی جیسا کہ بلی عاجز
یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ ملک پرسید کہ چہ میگوید یکی از وزرای نیک محضر گفت
ہوتی ہے حملہ کرتی ہے اوپر کتے کے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے وزیروں میں سے ایک نیک نے
ای خداوند ہمی گوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را
اے صاحب یہ کہتا ہے جو شخص کھانے والے ہیں غصے کے اور بخشنے والے ہیں آدمیوں کے بادشاہ کو
رحمت آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر کہ ضد او بود گفت ابنای
رحم آیا اس کے خون سے گذرا وزیر دوسرا کہ خلاف اُس وزیر اول کے تھا کہا بنائے

جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد
ہماری جنس کو لائق نہیں ہے کہ بیچ درگاہ بادشاہوں کے سوائے سچ کے بات کہیں اس نے بادشاہ کو گالی دی
و ناسزا گفت ملک روی ازین سخن درهم کشید و گفت آن دروغ وی پسندیده تر آمد
اور برا کہا بادشاہ نے منہ اس بات سے پھیرا اور کہا کہ وہ جھوٹ اس کا زیادہ تر پسند آیا
ازین راست که تو گفتی که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبثی و خردمندان
مجھکو اس سچ سے کہ تو نے کہا اس لیے کہ منہ اس جھوٹ کا بیچ ایک مصلحت کے تھا اور بنیاد اس سچ کی اوپر
گفته اند دروغ مصلحت آمیز به که راستی فتنه انگیز شعر هر که شاه آن کند
دانا لوگوں نے کہا ہے کہ جھوٹ مصلحت آمیز بہتر ہوتا ہے سچ فتنہ اٹھانے والے سے جو کوئی بادشاہ کہ
که او گوید حیف باشد که جز نکو گوید * این بکلمه بر طاق ایوان فریدون نوشته
کرے کہ جو وہ کہے حیف ہے کہ وہ شخص سوا بھلا کہے * اور اوپر طاق محل فریدون کے لکھا ہوا
بود مثنوی جهان ای برادر نماند بکس * دل اندر جهان آفرین بند و بس
تھا * جہان اسے بھائی رہتا نہیں ساتھ کسی کے * دل کو بیچ جہان پیدا کرنے والے کے مشغول کر اور
مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت * که بسیار کس چون تو پرورد و کشت * چو
مت کر تکیہ اوپر ملک دنیا کے اور پیٹھ * کہ بہت شخص اس نے تیرے جیسے پالے اور مار
آهنگ رفتن کند جان پاک * چه بر تخت مردن چه بر روی خاک *
جب قصد جانے کا کرے جان پاک کیا اوپر تخت کے مرنا اور کیا اوپر خاک کے

حکایت یکی از ملوک خراسان محمود سبکتگین را بخواب دید که جمله وجود
ایک نے بادشاہوں خراسان کے سے سلطان محمود سبکتگین کو بیچ خواب کے دیکھا کہ تمام
او ریخته بود و خاک شده مگر چشمانش که همچنان در چشمخانه همی گردید و نظر
بدن اوس کا پراگندہ ہوا اور خاک ہوگیا مگر آنکھیں اوسکی کہ ویسی ہی بیچ خانہ چشم کے پھرتی تھیں اور
همی کرد و سایر حکما از تاویل آن فرو ماندند مگر درویشی که بجا آورد و گفت که هنوز نگران
نظر کرتا تھا سب دانا تعبیر خواب کی سے حیران ہو گئے مگر ایک فقیر نے بجا لایا اور کہا کہ اب تک حیرت
است که ملکش با دگران است قطعه بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند
سے دیکھنے والی ہیں کہ ملک اوسکا ساتھ اوروں کے ہے بہت مشہور نامور نیچے زمین کے دفن
کز هستیش بروی زمین بر نشان نماند * آن پیر لاشه را که سپردند زیر خاک
کہ ہستی اونکی اوپر زمین کے ایک نشان بھی نہیں رہا اس بوڑھی لاش کو کہ سونپا نیچے خاک کے

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ✤ زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل ✤
خاک نے اوسکو ایسا کھایا کہ اوس سے ہڈی نہ رہی ✤ زندہ ہے مبارک نام نوشیروان کا ساتھ انصاف کے
گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند ✤ خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر ✤ زان پیشتر کہ
اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیروان نہ رہا ✤ ایک نیکی کر اے فلانے اور غنیمت گن عمر ✤ اس سے پہلے کہ
بانگ برآید فلان نماند ✤ حکایت ملکزادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش
آواز آوے کہ فلانا نہیں رہا ✤ ایک بادشاہزادہ کو سنا میں نے کہ چھوٹا تھا اور دبلا اور دوسرے بھائی
بلند و خوبروی ✤ باری پدر بکراہیت و استحقار درو نظر ہمی کرد ✤ پسر بفراست و استبصار
اوسکے بلند اور خوبصورت ✤ ایکبار باپ نے ساتھ کراہت اور حقارت کے اوسکیطرف نظر کی لڑکے نے ساتھ
بجای آورد و گفت ای پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند ✤ نہ ہرچہ بقامت مہتر بقیمت بہتر
دانائی اور بینائی کے دریافت کیا اور کہا اے باپ کوتاہ دانشمند بہتر ہے جاہل بلند سے ہر چیز کہ ساتھ قد
الشاۃ لطیفۃ و الفیل جیفۃ ✤ شعر ✤ اقل جبال الارض طور و انہ لاعظم
بکری حلال ہے اور ہاتھی مردار چھوٹے پہاڑوں زمین کے طور ہے اور تحقیق
عند اللہ قدرا و منزلا ✤ قطعہ ✤ آن شنیدی کہ لاغر دانا ✤ گفت
بڑا ہے نزدیک اللہ کے قدر و مرتبہ اوسکا ✤ وہ سنا ہے تو نے کہ دبلے دانا نے کہا
باری بابلہی فربہ ✤ اسپ تازی اگر ضعیف بود ✤ ہمچنان از طویلہ خر بہ ✤
ایکمرتبہ ساتھ ایک احمق موٹے کے ✤ گھوڑا تازی اگرچہ ضعیف ہو جاوے ✤ اسیطرح طویلہ کے خر سے
پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان برنجیدند ✤ رباعی ✤ تا مرد
باپ ہنسا اور سرداروں دولت نے پسند کیا اور بھائی اپنے جان سے رنجیدہ ہوئے ✤ جب تک مرد
سخن نگفتہ باشد ✤ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ✤ ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
نے بات نہ کہی ہو ✤ عیب اور ہنر اوسکا پوشیدہ رہتا ہے ✤ ہر جنگل میں گمان مت لیجا کہ خالی ہے ✤
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ✤ شنیدم کہ ملک را در آن قرب دشمنی صعب روی نمود ✤ چون
شاید کہ پلنگ سویا ہوا ہو ✤ سنا میں نے کہ بادشاہ کو اوس نزدیکی میں ایک سخت دشمن نے منہ دکھایا
لشکر از ہر دو طرف روی درہم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسیکہ بمیدان در آمد
جب لشکر دونوں طرف سے منہ سامنے لائے اور قصد لڑائی کا کیا پہلے جو کوئی میدان میں آیا وہ لڑکا
آن پسر بود و گفت ✤ قطعہ ✤ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ✤ آن
تھا اور کہا ✤ وہ نہیں ہوں میں کہ دن لڑائی کے دیکھے تو پیٹھ میری ✤ وہ ہوں میں

کاندر میان خاک و خون بینی سری * کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند

کہ درمیان خاک اور خون کے دیکھے تو ایک سر * جو شخص کہ لڑائی لاتا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا

روز میدان نه آنکه بگریزد بخون لشکری * این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنی چند

روز میدان کے نہ وہ شخص کہ بھاگتا ہے ساتھ خون لشکر * یہ کہا اور اوپر سپاہ دشمن کے مارا و تن کتنے

مردان کاری انداخت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت قطعه

آدمی کار آزمودہ کو مارا جب آگے باپ کے آیا زمین خدمت کی چومی اور کہا *

ای که شخص منت حقیر نمود * تا درشتی هنر نپنداری * اسب لاغر میان بکار آید * روز میدان

اے کہ جسم میرا تجھکو حقیر دکھائی دیا * ہرگز مت سمجھ کو ہنر جاسے تو کہ گھوڑا دبلا بیچ کام آتا ہے روز

نه گاو پرواری * آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک و جماعتی آهنگ گریز

میدان کے نہ بیل پلا ہوا * لاتے ہیں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور یہ تھوڑے اور ایک جماعت نے ارادہ

کردند پسر نعره زد و گفت ای مردان بکوشید تا جامه زنان نپوشید سواران را بگفتن او تهور زیادت

بھاگنے کا کیا لڑکے نے آواز ماری اور کہا اے مردو کوشش کرو تا جامہ عورتوں کا نہ پہنو سواروں کو ساتھ کہنے

گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که هم در آن روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشمش بوسید

اسکے دلیری زیادہ ہوئی اور یکبار حملہ کیا میں نے سنا کہ اسی روز دشمن پر فتح پائی باپ نے سر اور آنکھیں اسکی

و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولی عهد خویش گردانید برادرانش حسد بردند

چومیں اور گود میں لیا اور ہر روز نظر زیادہ کی تا کہ ولی عہد اپنا کیا بھائی اسکے حسد کرنے لگے

و زهر در طعامش کردند خواهرش از غرفه بدید دریچه بر هم زد پسر دریافت و دست از

اور زہر اسکے کھانے میں کی اسکی بہن نے بالاخانہ سے دیکھا اور پھاٹک کھڑکی کا مارا لڑکے نے

طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بی هنران جای ایشان گیرند

دریافت کیا اور ہاتھ کھانے سے کھینچا اور کہا مشکل ہے کہ ہنرمند مر جاویں اور بے ہنر جگہ انکی پکڑیں

شعر کس نیاید بزیر سایه بوم * ور همای از جهان شود معدوم * پدر را ازین حال آگهی

کوئی نہیں آتا نیچے سایہ الو کے * اگر ہما جہان سے ہووے نابود * باپ کو اس حال سے خبر

دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب بداد پس هر یکی را از اطراف بلاد حصه معین کرد

دی اسکے بھائیوں کو بلایا اور خوب سزا دی پس ہر ایک کو طرف شہروں کے سے حصہ پسند بدد

تا فتنه فرو نشست و نزاع برخاست که ده درویش در گلیمی بخسپند و دو پادشاه در اقلیمی

مقرر کیا تا فتنہ بیٹھا اور جھگڑا اٹھا کہ دس فقیر ایک گودڑی میں سو رہتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ملک میں

قطعه نیم نانی گر خورد مرد خدا * بذل درویشان کند نیمی دگر

آدھی روٹی گر کھاتا ہے مرد خدا کا صرف فقیروں کا کرتا ہے آدھی دوسری

هفت اقلیم ار بگیرد پادشاه * همچنان در بند اقلیمی دگر * حکایت طایفهٔ دزدان عرب

سات ولایت اگر پکڑے بادشاہ - ویسا ہی بیچ فکر ولایت دوسری کے ہے ایک گروہ عرب کے

بر سر کوهی نشسته بودند و منفذ کاروان بسته و رعیت بلدان از مکاید ایشان مرعوب و لشکر

اوپر ایک پہاڑ کے بیٹھا ہوا تھا اور راہ قافلے کی بند کی اور رعیت شہروں کی ان کے مکروں سے خوفناک

سلطان مغلوب بحکم آنکه ملاذی منیع از قلهٔ کوهی گرفته بودند و ملجأ و مأوای خود

اور لشکر بادشاہ کا عاجز بسبب اس کے کہ جای پناہ بلند چوٹی ایک پہاڑ کی پکڑی ہوئی تھی اور جای پناہ

ساخته مدبران ممالک آن طرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند که اگر این طایفه

اور جگہ رہنے کی اپنی کی تدبیر کرنیوالے ملک اس طرف کے بیچ دفع کرنے نقصان اسکے کے مشورت کی کہ

همین نسق روزگاری مداومت نماید مقاومت ممتنع گردد * مثنوی

اگر یہ گروہ اسیطرح ایک مدت ہمیشگی کریں برابری ساتھ انکے منع ہووے

درختیکه اکنون گرفتست پای * بنیروی شخصی بر آید ز جای

جس درخت نے اب پکڑی ہے جڑ ساتھ زور ایک شخص کے اکھڑے جگہ سے

وگر همچنان روزگاری هلی * بگردونش از بیخ بر نگسلی * سر چشمه شاید گرفتن ببیل *

اگر اسیطرح ایک مدت چھوڑ دے تو ساتھ گردوں کے اسکی نہیں جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا

چو پر شد نشاید گذشتن بپیل * سخن برین مقرر شد که یکی را بتجسس ایشان برگماشتند و

جب پر ہوا تو چاہیے گذرنا ہاتھی سے - بات اوپر اس کے ٹھیری کہ ایک شخص کو واسطے جاسوسی انکے کے مقرر کریں

فرصت نگاه میداشتند تا وقتیکه بر سر قومی رانده بودند و مقام خالی مانده تنی چند مردان

اور فرصت کو نگاہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اوپر ایک قوم کے دوڑے تھے اور جگہ رہنے کی خالی رہی

واقعه دیده و جنگ آزموده را بفرستادند تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهی که

چند آدمی کار دیدہ اور جنگ آزمودہ کو بھیجا تا بیچ گھاٹی پہاڑ کے چھپنے والے ہوئے رات کے وقت کہ

دزدان باز آمدند سفر کرده و غارت آورده و سلاح از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهادند

چور پھر آئے سفر کیے ہوئے اور لوٹ لائے ہوئے ہتھیار بدن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھ دیا

نخستین دشمنی که بر سر ایشان تاخت آورد خواب بود چندانکه پاسی از شب درگذشت

پہلے جو دشمن کہ اوپر سر ان کے دوڑا خواب تھی جتنا کہ ایک پہر رات سے گذرا

شعر قرص خورشید در سیاهی شد * یونس اندر دهان ماهی شد * مردان دلاور از کمینگاه

ٹکی آفتاب کی بیچ سیاہی کے گئی * یونس بیچ منہ مچھلی کے گیا * مرد دلاور گھات کی جگہ سے

بدر جستند و یکان یکان را دست بسته بامدادان بدرگاه ملک حاضر آوردند همه را بکشتن فرمود اتفاقا

کودے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر موڑ کے باندھا صبح کے وقت بیچ درگاہ بادشاہ کی حاضر لائے سب کو مارنے کا حکم کیا

در آن میان جوانی بود که میوهٔ عنفوان شبابش نورسیده و سبزهٔ گلستان عذارش نو دمیده یکی از وزیران

اتفاقا بیچ ان چوروں کے جوان ایک مرد تھا ابتدا جوانی اوسکی کا نیا پہنچا اور سبزہ رخسار اوسکی کا نیا جما ایک نے

پای تخت ملک را بوسه داد و روی شفاعت بر زمین نهاد و گفت این پسر هنوز از باغ زندگانی بر

وزیروں سے پائے تخت بادشاہ کو بوسہ دیا اور منہ بخشانیکا اوپر زمین کے رکھا اور کہا کہ یہ لڑکا ابھی باغ زندگانی سے پھل

نخورده است و از ریعان جوانی تمتع نیافته توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست که بخشیدن خون او

نہیں کھایا ہے اور اول جوانی سے برخوردار نہیں پائی توقع ساتھ کرم اور خلقوں آپکے کو وہ ہے کہ بخشنے خون اوسکے کا اوپر

بر بنده منت نهد ملک ازین سخن روی درهم کشید و موافق رای بلندش نیامد و گفت * پرتو نیکان نگیرد

بندے کے احسان رکھیں بادشاہ نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق عقل بلند اوسکی کے نہ آیا اور کہا روشنی

هر که بنیادش بد است * تربیت نااهل را چون گردکان بر گنبد است * نسل فساد اینان منقطع کردن

نیکوں کی نہیں پکڑتا جو شخص بنیاد اوسکی بد ہے * تربیت کرنا نالائق کو جیسے اخروٹ اوپر گنبد کی ہے * نسل اور بنیاد انکی قطع

اولی تر است که آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچه اش نگهداشتن کار خردمندان

کرنا بہتر زیادہ ہے کہ آگ کو بجھانا اور چنگاری کو چھوڑ دینا اور سانپ کو مارنا اور بچے اسکے کو نگاہ رکھنا کام

نیست قطعه ابر اگر آب زندگی بارد * هرگز از شاخ بید بر نخوری * با فرومایه روزگار

داناؤں کا نہیں ہے بادل اگر آب حیات برساوے ہرگز شاخ بید سے پھل نکھاوے تو ساتھ کمینے اصل کے زمانہ

مبر * کز نی بوریا شکر نخوری * وزیر این سخن بشنید و طوعا و کرها بپسندید و بر حسن رای ملک

مت کر کہ گنے کانیکی بوریا سے شکر نکھاوے تو * وزیر نے یہ بات سنی اور اکثر پسند کیا اور اوپر نیک رائی بادشاہ

آفرین خواند و گفت آنچه خداوند دام ملکه فرمود عین حقیقت است اگر در صحبت آن بدان تربیت

کے شاباش پڑھی اور کہا جو کچھ صاحب نے ہمیشہ ہو جیو ملک اونکا فرمایا بیچ حق ہے کہ اگر بیچ صحبت ان بدوں کے

یافتی طبیعت ایشان گرفتی و یکی از ایشان شدی اما بنده امیدوار است که بصحبت صالحان تربیت

خصلت اونکی پکڑتا اور ایک اون میں ہوتا لیکن بندہ امیدوار ہے کہ بیچ صحبت نیکبختوں کی پرورش پاوے

پذیرد و خوی خردمندان گیرد که هنوز طفل است و سیرت بغی و عناد آن قوم در نهاد او متمکن نشده و در حدیث است

کرے اور خو داناؤں کی پکڑے کہ ابھی لڑکا ہے اور خو نافرمانی اور دشمنی اس قوم کی بیچ اصل کے نہیں پہنچا ہے

زاده میشود بطریقهٔ اسلام پس والدین او یهودی میکنند یا نصرانی میکنند یا مجوسی میکنند ش ۱۲

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ

سب لڑکے پیدا ہوتے ہیں اوپر طریقہ اسلام کے اور ماں باپ اسکے یہودی کریں یا نصرانی یا مجوسی

قطعہ با بدان یار گشت ہمسر لوط ۰ خاندان نبوتش گم شد ۰ سگ اصحاب کہف روزے

بیٹا نوح علیہ السلام کا ساتھ بدوں کے بیٹھا ۰ خاندان پیغمبری اسکی کا گم ہوا ۰ کتے اصحاب کہف نے

چند ۰ پی نیکان گرفت مردم شد ۰ تا ملک از سر آزار او در گذشت و گفت بخشیدم

روز کتنے پیچھا نیکوں کا پکڑا آدمی ہوا ۰ تا بادشاہ سر آزار اوسکے ... گذرا اور کہا بخشا میں نے

اگرچہ مصلحت ندیدم رباعی دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد ۰ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ۰

اگرچہ مصلحت نہ دیکھی میں نے جانتا ہے تو کہ کیا کہا زال نے ساتھ رستم کے ۰ دشمن نہیں سکتے حقیر اور بیچارہ

دیدیم بسی کہ آب سرچشمہ خرد ۰ چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد ۰ فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند

دیکھا ہم نے کہ بہت پانی ہوتا چشمہ چھوٹے کا ۰ جبکہ بہت ہوا اونٹ اور بوجھ لیگیا ۰ حاصل کلام لڑکے کو ساتھ

و استاد ادیب را بتربیت او نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموخت و در نظر

ناز و نعمت کے پالا اور استاد ادب والا واسطے سکھانے اسکے مقرر کیا تا خوبی بات کرنے کی اور پھیرنا جواب کا

ہمگنان پسندیدہ آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمہ میگفت کہ تربیت عاقلان در و

سب کو پسند آیا ایکبار وزیر عادتوں اوسکی سے کچھ بادشاہ کے تھوڑا سا کہتا تھا کہ تربیت داناؤں کی

اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت بیت

اوس میں اثر کر گیا ہے اور نادانی قدیم کو پیدائش سے اوسکی باہر لیگئی بادشاہ کو اس بات سے ہنسی آئی اور کہا

عاقبت گرگزادہ گرگ شود ۰ گرچہ با آدمی بزرگ شود ۰ سالی دو برین بر آمد

آخر کو بھیڑیے کا جنا ہوا بھیڑیا ہوتا ہے ۰ اگرچہ ساتھ آدمی کے بزرگ ہوا ہو ۰ سال دو اوس سے

طائفہ اوباش محلت بدو پیوستند و عقد موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر

برآئے گروہ رندوں محلے کے ساتھ اوسکے ملے اور گرہ ساتھ نیکی کے باندھی تو بوقت فرصت کے

و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت بیقیاس برداشت و در مغارہ دزدان بجای پدر نشست

وزیر کو اور دونوں بیٹوں اسکے کو مارا اور دولت بہت اوٹھالی اور بیچ غار چوروں کی جگہ باپ کے بیٹھا

و عاصی شد ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت قطعہ شمشیر نیک ز آہن بد چون کند

اور گنہگار ہوا بادشاہ نے ہاتھ افسوس کا ساتھ دانتوں کے پکڑا اور کہا ۰ تلوار اچھی لوہے برے سے

کسی ۰ ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس ۰ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست

کسطرح بناوے کوئی نالائق ساتھ تربیت کے نہوے ای حکیم لائق ۰ مینہ کہ جو پاکیزگی طبیعت اسکی کے

در باغ لاله روید و در شوره بوم خس ❊ قطعه زمین شور سنبل بر نیارد ❊ درو تخم عمل ضایع

بیچ باغ کے لالہ جمتا ہی اور بیچ شورہ زمین کی گھاس ❊ زمین شور سنبل بر نہیں لگاتی ۔ اس میں

مگردان ❊ نکوئی با بدان کردن چنانست ❊ که بد کردن بجای نیکمردان ❊ حکایت سرهنگ زاده

بیچ کام کا ضایع نکر ❊ نیکی ساتھہ بدونکے کرنی ایسی ہی ❊ کہ بدی کرنا بیچ جگہہ نیکمردوں کی ❊ ایک سپاہی کے

را دیدم بر در سرای اغلمش که عقل و فهم و فراست زائد الوصف داشت و هم از عهد خردی

لڑکے کو دیکھا میں نے اوپر دروازہ اغلمش کے کہ عقل اور فہم اور دانائی زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور

آثار بزرگی در ناصیه او پیدا ❊ بالای سرش ز هوشمندی ❊ میتافت ستاره

نشان بزرگی کا بیچ پیشانی اوسکے کے ظاہر ❊ اوپر سر اوسکی کے ہوشمندی سے چمکتا تھا ستارہ

بلندی ❊ فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد که جمال صورت و معنی داشت و خردمندان

بلندی کا ❊ حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے کہ خوبی ظاہر اور باطن کو رکھتا تھا

گفته اند توانگری بهنرست نه بمال و بزرگی بعقلست نه بسال ❊ ابنای جنس او بر منصب او

اور داناؤں نے کہا ہی تونگری ساتھہ ہنر کے ہی نہ ساتھہ مال کے اور بزرگی ساتھہ عقل کے ہی نہ ساتھہ سال کے بہائی

حسد بردند و بخیانتی متهم کردند و در کشتن او سعی بیفایده نمودند ❊ ع دشمن چه کند

دشمنی کیے اور ساتھہ کسی گناہ کے تہمت زدہ کیا اور بیچ مارنے اوسکے سعی بیفایدہ کی ❊ دشمن کیا کری

چو مهربان باشد دوست ❊ ملک پرسید که موجب خصمی ایشان در حق تو

جب مہربان ہووے دوست ❊ بادشاہ نے پوچھا کہ سبب دشمنی انہوں کا بیچ حق تیرے کے

چیست گفت در سایه دولت خداوندی دام ملکه همگنانرا راضی کردم مگر حسود را

کیا ہے کہا بیچ سایہ دولت صاحب کے ہمیشہ ہووے ملک اوسکا سبکو راضی کیا میں نے ساتھہ اپنے مگر

که راضی نمیشود الا بزوال نعمت من ❊ دولت خداوند باقی باد ❊ قطعه توانم اینکه

دشمن کہ راضی نہیں ہوتی مگر اوپر دور ہونے دولت میری کے اور ساتھہ دولت صاحب کے ہووے نعمت

نیازارم اندرون کسی ❊ حسود را چکنم کو ز خود برنج درست ❊ بمیر تا برهی ای حسود

میری سکتا ہوں میں کہ نہ آزردہ کروں میں دل کسیکا ❊ دشمن کیا کروں کہ وہ آپ سی رنج میں ہی ❊ مر تا چھوٹ

کین رنجیست ❊ که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست ❊ قطعه شوربختان بآرزو

ای دشمن کہ یہ رنج ہی ❊ کہ رنج اوسکی سی سوائے ساتھہ موت کے نہ سکی چھوٹنا ❊ بدبخت ساتھہ آرزو کے

خواهند ❊ مقبلانرا زوال نعمت و جاه ❊ گر نبیند بروز شپره چشم

چاہتے ہیں ❊ صاحب اقبالونکو دور ہونا دولت اور مرتبہ کا ❊ اگر نہ دیکھے بیچ دن کے آنکھہ چمگادڑ

چشمۂ آفتاب را چه گناه + راست خواهی هزار چشم چنان + کور بهتر که آفتاب سیاه +

چشمۂ آفتاب کے تئیں کیا گناہ اسیح چاہے تو ہزار آنکھیں ایسی + اندھی بہتر ہے کہ آفتاب سیاہ

حکایت یکی را از ملوک عجم حکایت کنند که دست تطاول بمال رعیت

ایک بادشاہوں عجم سے بات کرتے ہیں کہ ہاتھ ظلم کا اوپر مال اور رعیت کے

دراز کرده بود و جور و اذیت آغاز تا بجایی که خلق از مکاید

دراز کیا تھا اور ظلم اور ایذا دینا شروع کیا اس حد تک کہ خلقت مکروں

فعلش بجهان برفتند و از کربت جورش راه غربت گرفتند چون

ظلم اسکے سے پراگندہ ہوئے اور رنج ظلم اسکے سے راہ مسافروں کی پکڑی جب

رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت و خزینه تهی ماند و دشمنان

رعیت کم ہوئی محصول بادشاہت نے نقصان قبول کیا اور خزانہ خالی رہا اور دشمنوں

طمع کردند و زور آوردند قطعه هر که فریادرس روز مصیبت خواهد + گو

نے طمع کی اور غلبہ کیا جو کوئی فریادرس روز مصیبت کے چاہے کہ

در ایام سلامت بجوانمردی کوش + بنده حلقه بگوش ار ننوازی برود +

بیچ زمانے سلامتی کے ساتھ جوانمردی کے کوشش کر + بندہ فرمانبردار اگر نہ سرفرازی کرے تو جاتا ہے

لطف کن لطف که بیگانه شود حلقه بگوش + باری در مجلس او کتاب شاهنامه

مہربانی بہت کر کہ بیگانہ غلام ہو جاوے ایکبار اوسکی مجلس میں کتاب شاہنامہ

میخواندند در زوال مملکت ضحاک و عهد فریدون وزیر ملک را پرسید که هیچ توان دانستن

پڑھتے تھے بیچ زوال سلطنت ضحاک اور زمانہ فریدون کے وزیر نے بادشاہ کو پوچھا کہ کچھ جانا جا سکتا ہے

که فریدون گنج و ملک و حشم نداشت چگونه مملکت برو مقرر شد گفتا شنیدی که خلقی بر او

کہ فریدون گنج اور ملک اور حشم نہ رکھتا تھا کسطرح سلطنت اوسکو میسر ہوئی کہا جیسا کہ سنا تو نے خلقت اوپر

متعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ای ملک چون گرد آمدن خلقی

اوسکے بسبب طرفداری کے جمع ہوئی اور مدد کی بادشاہی پائی کہا اے بادشاہ جب جمع ہونا خلق کا

موجب پادشاهی است تو خلق را برای چه پریشان میکنی مگر سر پادشاهی کردن نداری

سبب بادشاہی کا ہے تو خلق کو کس لئے خراب کرتا ہے تو شاید خیال بادشاہی کرنیکا نہیں رکھتا ہے

فرد همان به که لشکر بجان پروری + که سلطان بلشکر کند سروری

وہ بہتر ہے کہ لشکر کو جان سے پالے تو بادشاہ لشکر کے ساتھ بادشاہت کرتا ہے

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه و رعیت و لشکر چه باشد گفت پادشاہ را
بادشاہ نے کہا سبب جمع آنے سپاہ اور رعیت اور لشکر کا کیا ہووے کہا بادشاہ کو
کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند و ترا این ہر دو نیست
کرم چاہیے تو ساتھ اوسکے جمع آئیں اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت اوسکی کے بیخوف بیٹھیں اور تیرے
مثنوی نکند جور پیشہ سلطانی ٭ کہ نیاید ز گرگ چوپانی ٭ بادشاہی کہ
تئیں لیکن یہ دونوں نہیں کرے نہیں ظالم بادشاہی۔ کہ نہیں آتی ہی بھیڑیے سے چروائی جس بادشاہ
طرح ظلم فگند ٭ پای دیوار ملک خویش بکند ٭ ملک را پند وزیر ناصح موافق
نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا۔ جڑہ دیوار ملک اپنے کی کھودی۔ بادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبع
طبع مخالف نیامد روی ازین سخن درہم کشید و بزندان فرستاد بسی بر نیامد
مخالف کے نہ آئی اور منہہ اسکی بات سے برہم لایا اور قید خانہ میں بھیجا بہت دن نگذرے
کہ بنی عمان سلطان بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و
کہ بیٹے چچاؤں بادشاہ کیواسطے جھگڑا کرنیکے اوٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور
ملک پدر خواستند قومی کہ از دست تطاول این بجان رسیدہ بودند و پریشان
ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتھہ ظلم اسکے سے عاجز ہوئی تہی اور پریشان ہوئی
شدہ بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت
ہوئی اوپر اونہوں کے جمع آئی اور مدد کی تا ملک قبضہ اوسکے سے باہر گیا اور
و بر آنان مقرر شد مثنوی پادشاہی کو روا دارد ستم بر زیر دست
اوپر اونہوں کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز رکھے ظلم اوپر عاجز کے دوستدار
دوستدارش روز سختی دشمن زور آورست ٭ با رعیت صلح کن وز جنگ خصم
اوس کا روز سختی کے دشمن زبردست ہے٭ ساتھہ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن
ایمن نشین ٭ زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکرست فرد
سے بیخوف بیٹھ اسلیئے کہ بادشاہ عادل کو رعیت بجائے لشکر کے ہے
رحم بر زیردستان بخور زینہار ٭ بترس از زبردستی روزگار حکایت
غم زیردستوں کا کھا خواہ مخواہ ڈر زبردستی زمانے کی سے
بادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام ہرگز دریا ندیدہ بود
ایک بادشاہ ساتھہ غلام عجمی کے بیچ کشتی کے بیٹھا تہا اور غلام نے کبھی دریا کو نہیں دیکھا ہوا تہا

و محنت کشتی نیازموده گریه و زاری آغاز نهاد و لرزه بر اندامش افتاد و
اور محنت ناؤ کی نہیں آزمائی تھی رونا اور شور شروع کیا اور لرزہ اوپر بدن اوسکے کے پڑا
ملک را عیش ازو منغص بود که طبع نازک پادشاهان تحمل امثال این صورت
بادشاہ کو خوشی بسبب اوسکے کے بدل ہوئی کہ طبیعت نازک بادشاہوں کی بوجھ اوٹھانا ایسی باتوں کا
نه کند و چاره ندانست حکیمی در آن کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دهی
نہیں باندھتا ہے اور علاج نہ جانا ایک حکیم بیچ اوس کشتی کے تھا بادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوے
من او را بطریقی خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود
تو میں اسکو ایک حکمت سے چپ کر دوں کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی
تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطه خورد از آن پس مویش گرفتند
فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پھینک دیا اور کئی مرتبہ غوطے کھائے بعد ازاں بال اوسکے پکڑ کے
پیش کشتی آوردند بدو دست در سکان کشتی آویخت چون برآمد بگوشه بنشست
اور آگے کشتی کے لائے ساتھ دونوں ہاتھ کے بیچ ایوان کشتی کے لٹکایا اور جب باہر آیا بیچ گوشہ
و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید که چه حکمت بود گفت از اول محنت غرق
کے بیٹھا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا کہ کیا حکمت تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے
شدن ندیده بود و قدر سلامت کشتی ندانسته همچنین قدر عافیت کسی داند
کی نہ دیکھی تھی اور قدر سلامت ناؤ کا نہ جانا اور اسیطرح مرتبہ آرام کا وہ شخص جانتا ہے
که بمصیبتی گرفتار آید قطعه ای سیر ترا نان جوین خوش ننماید + معشوق
کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار آتا ہے اے آسودہ تجھے روٹی جو کی اچھی دکھلائی نہیں دیتی معشوق
منست آنکه بنزدیک تو زشت است + حوران بهشتی را دوزخ بود
میرا ہے وہ کہ نزدیک تیرے برا ہے حوران بہشتی کو دوزخ ہے
اعراف + واز دوزخیان پرس که اعراف بهشت است فرد فرق است
اعراف + اور دوزخیان سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہے فرق ہے
میان آنکه یارش در بر + با آنکه دو چشم انتظارش بر در حکایت یکی از ملوک
درمیان اس شخص کے کہ یار اس کا بیچ بغل کے + باوجود اس شخص کی کہ دو آنکھ اسکی اوپر دروازے کے
عجم رنجور بود در حالت پیری امید زندگانی قطع کرده که سواری از در درآمد
ایک بادشاہوں عجم سے بیمار تھا حالت بڑھاپے کی اور امید زندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار در...

وبشارت داد کہ فلان قلعہ را بدولت خداوندی گشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ
اور خوشخبری دی کہ فلانے قلعہ کو ساتھ اقبال حضور کے فتح کیا ہمنے اور دشمن قید ہوئے اور سپاہ
و رعیت آن طرف بجملگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سرد برآورد و گفت کہ این
اور رعیت اس طرف کی تمام حکم کی تابع ہوئی بادشاہ ایک سانس ٹھنڈی باہر لایا اور کہا یہ
مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت را قطعہ دریں امید بسر شد دریغ
خوشخبری مجھکو نہیں ہے بلکہ دشمنوں میرے کو ہے یعنی وارثان ملک کو قطعہ بیچ اس امید کے تمام ہوئی افسوس
عمر عزیز ❊ کہ آنچہ در دلم است از درم فراز آید ❊ امید بستہ برآمد ولی چہ فایدہ زانکہ ❊
افسوس عمر پیاری کہ جو چیز بیچ دل میرے کے ہے دروازہ میرے سے آگے آوے امید بندھی ہوئی بر آئی لیکن کیا فائدہ
امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید قطعہ کوس رحلت بکوفت دست اجل ❊ ای
امید نہیں ہے کہ عمر گذری ہوئی پھر آوے نقارہ کوچ کا بجایا اجل کے ہاتھ نے ❊ اے
دو چشمم وداع سر بکنید ❊ ای کف دست و ساعد و بازو ❊ ہمہ تودیع یکدگر
دو آنکھیں میری رخصت سر کو کرو ❊ ای ہتھیلی ہاتھ کی اور کلائی اور بازو ❊ تمام رخصت آپس میں
بکنید ❊ بر من افتادہ دشمن کام ❊ آخر ای دوستان گذر بکنید ❊ روزگارم بشد
کرو ❊ اوپر مجھ عاجز دشمن مقصود کے ۔ آخر اے دوستو گذر کرو ۔ زمانہ میرا گیا
بنادانی ❊ من نکردم شما حذر بکنید حکایت ۳۰ ہرمز را گفتند کہ از وزیران پدر چہ
ساتھ نادانی کے ۔ میں نے نہ کیا تم پرہیز کرو ❊ کہانی لوگوں نے ہرمز کو کہا باپ کے وزیروں سے
خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہی معلوم نکردم ولیکن یقین دانستم کہ
کیا گناہ دیکھا تو نے کہ قید فرمایا تو نے کہا کوئی گناہ دریافت نہیں کیا میں نے ولیکن ساتھ یقین کے
مہابت من در دل ایشان بیکران است و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم کہ
جانا میں نے کہ دہشت میری انکے دلوں میں بہت ہے اور اوپر قول میرے کے اعتبار پورا نہیں رکھتے ڈرتا ہوں
از بیم گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند قطعہ
کہ خوف نقصان اپنے سے قصد ہلاک میرے کا کریں پس قول حکیموں کو عمل کیا میں نے کہ انہوں نے کہا ہے
از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم ❊ وگر با چنو صد برآیی بجنگ ❊ از آن مار بر
اس شخص سے جو تجھسے ڈرے ڈر اے حکیم ❊ اگر ساتھ اس جیسے کے غالب ہو تو لڑائی میں ❊ اس سبب سے
پای راعی زند ❊ کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ ❊ نبینی کہ چون گربہ عاجز شود ❊
اور پاؤں ابالی کے کاٹتا ہے ۔ کہ ڈرتا ہے سر کو اسکے کوٹے ساتھ پتھر کے ۔ نہیں دیکھا تو نے کہ جب

بر آرد بچنگال چشم پلنگ ‖ **حکایت** بر بالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام
نکالتی ہے ساتھ پنجہ کے آنکھ چیتے کے ‖ اوپر سرہانے قبر یحییٰ پیغمبر علیہ السلام کے
معتکف بودم در جامع دمشق کہ یکی از ملوک عرب کہ بے انصافی منسوب
گوشہ بیٹھنے والا تھا میں بیچ مسجد دمشق کے کہ ایک بادشاہ عرب کے بادشاہوں میں بے انصافی کے منسو
بود در آمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست ‖ **فرد** درویش و غنی بندہ این خاک
تھا آیا اور نماز اور دعا کی اور حاجت چاہی ‖ فقیر اور دولتمند بندے اس خاک در کے
در اند ‖ آنانکہ غنی ترند محتاج ترند ‖ آنگاہ مرا گفت از آنجا کہ ہمت درویشانست
ہیں۔ وہ لوگ کہ دولتمند زیادہ ہیں محتاج زیادہ ہیں۔ اسوقت مجھ کو کہا بحکم اسکے کہ ہمت فقیروں کی ہے دعا
و صدق معاملہ ایشان خاطری ہمراہ من کنید کہ از دشمنی صعب اندیشناکم گفتمش بر
فقیروں کی ہے اور سچا معاملہ انکا ایک توجہ ساتھ میرے کرو کہ ایک دشمن سخت سے اندیشہ کرنیوالا ہوں میں نے کہا اسنے
رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نبینی ‖ **قطعہ** ببازوان توانا
اوسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر تا کہ دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھے تو۔ ساتھ بازوں زور آور
و قوت سر دست ‖ خطاست پنجہ مسکین ناتوان بشکست ‖ نترسد آنکہ بر افتادگان
اور قوت پنجہ کے خطا ہے پنجہ غریب اور ناتواں کا توڑنا۔ کیوں نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اوپر عاجزوں کے
نبخشاید ‖ کہ گر ز پای در آید کسش نگیرد دست ‖ ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم
رحم نہیں کرتا ہے۔ کہ اگر پاؤں سے گریگا کوئی نہ پکڑیگا ہاتھ۔ جس شخص نے کہ بیج بدی کا بویا اور امید
نیکی داشت ‖ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست ‖ ز گوش پنبہ برون آر و داد
نیکی کی رکھی۔ دماغ بیہودہ پکایا اور خیال جھوٹا باندھا۔ کان سے روئی باہر کر اور فریاد
خلق بدہ ‖ وگر تو می ندہی داد روز دادی ہست ‖ **مثنوی**
خلق کی دے اور اگر تو نہیں دیتا ہے فریاد ایک روز فریاد کا ہے۔
بنی آدم اعضای یکدیگر اند ‖ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند ‖ چو عضوی بدرد آورد روزگار
بیٹے آدم کے ہاتھ پاؤں ایک دوسرے کے ہیں کس لئے کہ بیچ پیدائش کے ایک اصل کے ہیں۔ جب ایک عضو
دگر عضوہا را نماند قرار ‖ تو کز محنت دیگران بیغمی ‖ نشاید کہ نامت نہند آدمی
کو درد دوسرے عضو کو نہیں رہتا قرار۔ تو کہ محنت اوروں سے بے فکر ہے تو۔ نہ چاہیے کہ نام تیرا رکھیں آدمی
حکایت درویشی مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش
ایک فقیر قبول کیا گیا دعا کا بیچ بغداد کے ظاہر آیا حجاج یوسف کو خبر کی بلایا اوسکو

وگفت دعای خیری بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بہر خدا این چہ

اور کہا دعاے خیر مجھ پر کر کہا اے خداوند جان اوسکی لے کہا واسطے خدا کے یہ کیا دعا

دعاست گفت این دعای خیرست ترا و جملہ مسلمانان را قطعہ ای زبردست زیردست

ہے کہا یہ دعا خیر ہے تجھکو اور سب مسلمانوں پر اے زبردست زیردست کے

آزار + گرم تا کی بماند این بازار + بچہ کار آیدت جہانداری + مردنت بہ کہ مردم آزاری

آزار دینے والے۔ گرم کب تک رہیگا یہ بازار + بیچ کس کام کے آوے تیری جہانداری + مرنا تیرا بہتر کہ

حکایت یکی از ملوک بے انصاف پارسائی را پرسید کہ کدام عبادت فاضلترست

مردم آزاری تو ایک نے بادشاہوں بے انصاف سے ایک فقیر کو پوچھا کہ کون سی عبادت بہتر ہے

گفت ترا خواب نیمروز تا دران یک نفس خلق را نیازاری قطعہ ظالمی را خفتہ دیدم

کہا تجھکو سونا دوپہر کا تو بیچ اس ایکدم کے خلق کو نہ آزار دیوے تو۔ ایک ظالم کو سوتا ہوا دیکھا میں نے

نیمروز + گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ + وانکہ خوابش بہتر از بیداریست +

دوپہر کو + کہا میں نے یہ فتنہ ہے خواب اسکو بہتر ہے + اور وہ شخص کہ سونا اس کا بہتر جاگنے سے

آنچنان بد زندگانی مردہ بہ + حکایت یکی را از ملوک شنیدم کہ شبی در عشرت روز

ہے ایسا بد زندگانی کا مرنا بہتر ایک بادشاہوں سے سنا میں نے کہ ایک رات بیچ صحبت داری کے

کردہ بود و در پایان مستی ہمی گفت بیت ما را بجہان خوشتر ازین یکدم نیست + کز نیک و

دور کیا ہوا تھا اور بیچ نہایت مستی کے کہتا تھا۔ ہم کو بیچ جہان کے خوشی زیادہ اس سے ایکدم نہیں ہے

بد اندیشہ و از کس غم نیست + درویشی برہنہ بسرما برون خفتہ بود گفت بیت ای آنکہ باقبال

کہ نیک اور برے سے اندیشہ اور کسی سے غم نہیں ہے۔ ایک فقیر جاڑے میں باہر سوتا تھا اور کہا اے وہ کہ برابر

تو در عالم نیست + گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست + ملک را خوش آمد صرہ ہزار دینار

اقبال تیرے کے بیچ عالم کے نہیں ہے قبول کیا میں نے کہ غم تجھکو نہیں ہے غم ہمارا بھی نہیں ہے۔ بادشاہ کو خوش آئی

از روزن بیرون کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ

بات اوسکی تھیلی ہزار دینار کی جھروکے سے باہر کی اور کہا دامن رکھ اے فقیر کہا دامن کہاں سے لاؤں میں کہ جامہ

ندارم ملک را بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی بر آن مزید کرد و پیش وے

نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو اوپر ضعف حال اوسکے کے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اوسکے زیادہ

فرستاد درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد بیت

کیا اور آگے فقیر کے بھیجا فقیر نے اس نقد و جنس کو تھوڑی مدت میں کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا

قرار در کف آزادگان نگیرد مال + نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال + در حالتیکہ

قرار بیچ ہاتہ آزادوں کے نہیں پکڑتا ہے مال + نہ صبر بیچ دل عاشق کے نہ پانی بیچ چھلنی کے اسحالمیں

ملک را پروای او نبود حالش بگفتند ملک بہم برآمد و روی از وی درہم کشید و ازینجا گفتہ اند

کہ بادشاہ کو پروا اسکی نہتی حال اسکا کہا بادشاہ غصہ میں آیا اور منہہ اس سے پہیر لیا اسجگہ سے کہا ہے

صاحب فطنت و خبرت را از حدت و صولت پادشاہان بر حذر باید بودن کہ غالب

صاحبوں دانائی اور ہوشیاری کے کو تیزی اور دبدبے بادشاہوں سے حذر میں چاہیے ہونا کہ اکثر

ہمت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکند مثنوی

ہمت انکی ساتہہ بڑے کاموں بادشاہی کے علاقہ کیلیے رہتی ہے اور برداشت زحمت نہیں خلق کی

حرامش بود نعمت پادشاہ + کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ + مجال سخن تا نبینی ز پیش

نہیں کرتے ہیں + حرام اس شخص کو ہے نعمت بادشاہ کی + کہ وقت فرصت کا نہیں رکھتا نگاہ + قدرت

بیہودہ گفتن مبر قدر خویش + گفت این گدای شوخ چشم مبذر را کہ چندین نعمت

بات کی جبتک نہ دیکہے ساتہہ بیہودہ کہنے کے مت لیجا اپنا تب بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول

بچندین مدت برانداخت براند کہ خزینہ بیت المال لقمہ مساکین است نہ طعمہ اخوان الشیاطین

خرچ کو کیا اتنی نعمت اتنی مدت میں ضایع کی نکالدو کہ خزینہ بیت المال کا لقمہ مسکینوں کا ہے نہ لقمہ شیطان

بیت ابلہی کو روز روشن شمع کافوری نہد + زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

کے بہائیوں کا جو احمق کہ روز روشن کو شمع کافوری رکہے + جلدی دیکہے تو کہ اس رات کو تیل نہوگا بیچ

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم کہ چنین کسان را وجہ کفاف

چراغ کے + ایک نے وزیر نصیحت کرنیوالوں سے کہا اے صاحب مصلحت وہ دیکہتا ہوں میں کہ ایسے آدمیوں کو

بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکنند اما آنچہ فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب

وجہ روزینہ کی تہوڑی تہوڑی جاتی کہیں تو نہ خرچ کریں فضول خرچی نکریں لیکن جو کچھہ فرمایا تو نے جہڑکی

ہمت نیست یکی را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن نظم

اور منع کرنیکی صاحب ہمت کے مناسب نہیں ہی ایک کو ساتہہ مہربانی کے امیدوار کرنا اور پہر نومیدی کے

بروی خود در طماع باز نتوان کرد + چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد قطعہ

ساتہہ پریشان کرنا اوپر منہہ اپنے کے دروازہ طمع کا کہولنا نہ سکے کرنا جب کہلا ساتہہ سختی کے بند نسکے کرنا

کس نبیند کہ تشنگان حجاز + بر لب آب شور گرد آیند + ہر کجا چشمہ بود شیرین

کوئی نہ دیکہے کہ پیاسے حجاز کے + اوپر کنارے پانی کہاری کے جمع آتی ہیں + جس جگہ چشمہ ہووے میٹھا

مردم و مرغ و مور گرد آیند حکایت یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت

آدمی اور چڑیاں اور چیونٹیاں جمع ہوتی ہیں ایک بادشاہوں اگلوں میں سے نگاہ رکھنے بادشاہی کے

سستی کردی و لشکر بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت بدادند

سستی کرتا اور لشکر کو سختی سے رکھتا ناچار ایک دشمن زبردست نے منہ دکھایا سب نے پیٹھ دی

مثنوی چو دارند گنج از سپاهی دریغ دریغ آیدش دست بردن بتیغ

اگر رکھے خزانہ کو سپاہی سے افسوس افسوس آوے اسکو ہاتھ لیجانا اور تلوار کے

چه مردی کند در صف کارزار که دستش تهی باشد و کار زار یکی از آنان که غدر

کیا مردانگی کرے صف جنگ میں جو ہاتھ اسکا خالی ہووے زمانہ سے ایک جن لوگوں نے دغا کی

کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دونست و بی سپاس و سفله و ناحق شناس که باندک

میرا دوست تھا ملامت کی میں نے اور کہا کمینہ ہے اور بے شکر اور کمینہ ناحق شناس تھوڑے سے

تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق سالیان در نوردی گفت اگر بکرم معذور داری

تغیر حال سے صاحب قدیم سے پھر گئے اور حق بہت برسوں کا لپیٹ دیا تونے کہا اگر کرم سے معاف کرو

شاید که اسپم بیجو بود و نمد زین بگرو و سلطان که بزر بر سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی

شاید کہ گھوڑا میرا بے جو تھا اور نمد زین میری گروی بادشاہ کہ ساتھ سپاہی کے بخیلی کرے اوسکے ساتھ سر سے جوانمردی

نتوان کرد فرد زر بده مرد سپاهی را تا سر بدهد وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم

نہ کیجئے زر دے مرد سپاہی کو تو سر دے اور اگر اوسکو زر نہ دے سر نہ دیگا عالم میں

حکایت یکی از وزرا معزول شده بحلقه درویشان در آمد برکت صحبت ایشان

ایک وزیر عہدہ سے موقوف ہو کر حلقہ فقیروں میں آیا اور برکت صحبت اونکی نے

درو سرایت کرد جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر بارو دل خوش کرد

اوسمیں تاثیر کی اسے خاطر جمع اوسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے دوسری دفعہ اوسکا دل خوش کیا

و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی به که مشغولی رباعی آنانکه بکنج عافیت

کام وزارت فرمایا اوس نے قبول نہ کیا اور کہا موقوفی بہتر ہے مشغولی سے وہ لوگ کہ گوشے آرام میں

بنشستند دندان سگ و دهان مردم بستند کاغذ بدریدند و قلم بشکستند

بیٹھ گئے دانت کتے کے اور منہ آدمیوں کا باندھا کاغذ پھاڑا اور قلم کو توڑا

وز دست زبان حرف گیران رستند ملک گفت هر آینه ما را خردمندی کافی باید

ہاتھ اور زبان عیب گیروں سے چھوٹے بادشاہ نے کہا کہ ہر طرح ہمکو عقلمند اچھا چاہیے

که تدبیر مملکت را شاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها تن در ندهد

که واسطے تدبیر بادشاہی کے چاہیے کہا وزیر نے نشان صاحب عقل کفایت کرنیوالا یہی کہ ایسے کاموں میں راضی نہووے

فرد همای بر سر مرغان از آن شرف دارد + که استخوان خورد و طایری نیازارد

ہما اوپر تمام جانوروں کے اس واسطے بزرگی رکھتا ہے کہ ہڈی کھاتا ہے اور جانور کو نہیں ستاتا

حکایت سیاه گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچه وجه اختیار افتاد گفت تا فضله

سیاہ گوش کو کہا کہ تجھکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئی کہا جو تا

صیدش میخورم و از شر دشمنان در پناه صولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنون که بظل

شکار اس کا کھاتی ہوں میں اور بدی دشمنوں سے بیچ پناہ دبدبے اسکے کے زندگانی کرتی ہوں میں کہا اسکو

حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقه خاصانت

اب بیچ سایہ حمایت اسکی کے آئی تو اور بیچ شکر نعمت اسکی کے اقرار کیا تو نے کسلیے نزدیکتر نہیں آتی تو کرے تجھکو

در آرد و از بندگان مخلصانت شمارد گفت از بطش وی همچنان ایمن نیستم فرد

خاص نہیں آتا اور بندوں اخلاص مندوں سے گنے کہا حملے اسکے سے ایسا بے خوف نہیں ہوں میں

اگر صد سال گبر آتش فروزد + اگر یکدم در او افتد بسوزد + افتد که ندیم حضرت سلطان را

اگر سو برس آتش پرست آگ کو روشن کرے جب یکدم بیچ اسکے پڑے جل جاوے اتفاق ہوتا ہے کہ مصاحب

زر بیاید و باشد که سر برود و حکما گفته اند که از تلون طبع پادشاهان بر حذر باید بودن

درگاہ بادشاہ کو زر ہاتھ آوے اور کبھی ہوتا ہے کہ سر جاوے حکیموں نے کہا ہے رنگارنگی طبیعت بادشاہوں سے پرہیز

که وقتی بسلامی برنجند و وقتی بدشنامی خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار هنر

میں چاہیے رہنا کہ ایک وقت سلام سے رنج ہوتے ہیں اور دوسرے وقت گالی دینے سے خلعت دیتے ہیں اور کہا ہے خوش طبعی

ندیمانست و عیب حکیمان فرد تو بر سر قدر خویش باش و وقار + بازی و ظرافت بندیمان

بہت ہنر وزیروں کا ہے اور عیب حکیموں کا تو اے دانشمند اوپر مرتبے اپنے کے رہ اور عزت + بازی اور خوش طبعی

بگذار حکایت یکی از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد که کفاف اندک

وزیروں پر چھوڑ ایک یار نے گلہ زمانہ ناموافق کا نزدیک میرے لایا کہ روزی تھوڑی رکھتا ہوں میں اور

دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقه نمی آرم و بارها در دلم آمد که باقلیمی دیگر نقل کنم تا در آن

قبیلہ بہت طاقت بوجھ فاقہ کی نہیں لاتا ہوں میں اور اکثر بیچ دل میرے کے آیا تھا کہ ولایت دوسری کے

صورت که زندگانی کنم کسی را بر نیک و بد من اطلاع نباشد بیت بس گرسنه خفت

کوچ کروں میں تا کہ بیچ اس صورت کی زندگانی کروں میں کسی کو اوپر نیک و بد میرے کے خبر نہووے بہت ہو سکے

کس ندانست که کیست + بس جان بلب آمد که برو کس نگریست + باز از شماتت اعدا

کسی نے نہ جانا کہ کون ہے۔ بہت جان اور لب کے آئی کہ اوپر اوسکے کوئی نہ رویا۔ پھر بدگوئی دشمن سے ڈرتا

برآنم که بطعنه در قفای من بخندند و سعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند

ہوں میں کہ ساتھ طعنے کے پیچھے میرے ہنسیں گے اور کوشش میری بیچ جورو اور لڑکوں کے اوپر بے مروتی کے حمل کرینگے

قطعه مبین آن بی حمیت را که هرگز + نخواهد دید روی نیک بختی + که آسانی گزیند خویشتن را

قیاس کریں اور کہینگے مت دیکھ اس بےحیا کو کہ ہرگز + نہ دیکھیگا منہہ نیک بختی کا۔ کہ اپنے لیے آرام قبول کرتا ہے اور اپنے

زن و فرزند بگذارد بسختی + و در علم محاسبه چنانچه معلوم ست چیزی دانم و اگر بجاه شما شغلی

جورو اور لڑکوں کو چھوڑے سختی میں۔ اور بیچ علم حساب کے جیسا کہ معلوم ہے کچھ جانتا ہوں اگر بسبب مرتبے

معین شود که موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم

تمہارے کے کوئی شغل مقرر ہووے کہ سبب جمعیت خاطر کے ہو تو باقی عمر شکر اسکے سے باہر آ نہ سکوں

گفتم عمل پادشاهی ای برادر دو طرف دارد امید و بیم یعنی امید نان و بیم جان افتادن خلاف رای

کہا میں نے کہ کام بادشاہ کا اے بھائی دو طرف رکھتا ہے امید اور دہشت یعنی امید روٹی کی اور دہشت جان کی اور

خردمندان باشد بدان امید متعرض این بیم شدن قطعه کس نیاید بخانه درویش +

دانا لوگوں کے ہووے اوس امید کے لیے بیچ اس دہشت کا ہونا۔ کوئی نہیں آتا ہے بیچ گھر فقیر کے

که خراج زمین و باغ بده + یا به تشویش و غصه راضی شو + یا جگربند پیش زاغ بنه گفت

کہ محصول زمین اور باغ کا دے۔ یا بیچ رنج اٹھانے اور غصہ کے راضی ہو۔ یا کلیجا آگے کوے کے رکھ

این موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد

کہا یہ موافق حال میرے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میرے کا نہ لایا تو نہیں سنا ہے کہ جو کوئی چوری اختیار کرے

دستش از حساب بلرزد فرد راستی موجب رضای خداست + کس ندیدم که گم شد از راه راست

ہاتھ اس کا نامردی سے کانپتا ہے۔ سچ بولنا سبب خوشنودی خدا کا ہے۔ کوئی نہیں دیکھا میں نے کہ گم

حکما گفته اند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان

رستے سیدھے سے۔ حکیم کہتے ہیں کہ چار آدمی چار آدمیوں سے رنجیدہ ہوویں۔ لچا یا رہزن بادشاہ سے اور چور

و فاسق از غماز و روسپی از محتسب آنرا که حساب پاک است از محاسبه چه باک قطعه مکن فراخ روی

نگہبان سے اور بدکار چغلخور سے اور فاحشہ یا بدکار قاضی سے جسکو کہ حساب پاک ہے محاسبے سے کیا خوف +

در عمل اگر خواهی + که وقت رفع تو باشد مجال دشمن تنگ + تو پاک باش و مدار ای برادر از کس باک +

مت کر کشادہ روی بیچ نوکری بادشاہ کے اگر چاہتا ہے تو۔ کہ وقت حساب دینے تیرے کے قدرت دشمن کی تنگ ہو + تو پاک

زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ + گفتم حکایت روباہ مناسب حال تست کہ دیدندش

مارتے ہیں کپڑے ناپاک کو دہوبی اوپر پتھر کے + کہا میں نے حکایت لومڑی کی مناسب حال تیرے ہے کہ

گریزان و بیخویشتن افتان و خیزان کسی گفتش کہ چہ آفت است کہ موجب چندین مخافت گفتا

دیکھا اسکو گرتی اور پڑتی اور بھاگتی ہوئی کسی نے کہا اسکو کیا آفت ہی کہ سبب اتنے خوف کا ہے کہا

شنیدہ‌ام کہ شتر را بسخرہ میگیرند گفت ای سفیہ ترا با شتر چہ مناسبت است و او را با تو چہ مشابہت

سنا ہے میں نے کہ شتر کو ساتھ بیگار کے پکڑتے ہیں کہا ای کمینہ ساتھ شتر کے تجھکو کیا نسبت ہی اور اسکو

گفتا خموش کہ اگر حسودان بغرض گویند کہ این شتر است گرفتار آیم کرا غم تخلیص من باشد

نیز ساتھ تیرے کیا تشبیہ ہے کہا چپ رہ اگر دشمن ساتھ غرض کے کہیں یہ شتر ہے اور گرفتار آ دیں کسکو غم چھوڑانے

کہ تا تفتیش حال من کند تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنین فضل

میرے کا ہو کہ تا کہولنا حال میرا کرے اور جب تک زہرمہرہ عراق سے لایا جاوے سانپ کا کاٹا مردہ ہووے تجھکو بھی

ست و دیانت و تقوی و امانت لیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان گوشہ نشین اگر

ہی بزرگی ہی اور دیانتداری اور پرہیزگاری لیکن بدگوی کرنیوالے بیچ گہات کے ہیں اور مدعیاں گوشہ بیٹہنے والے

آنچہ حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند و در معرض خطاب بادشاہ آئی و رآنحالت

وہ جو نیکوی فضیلت تیری کی ہے برخلاف اسکے بیان کریں اور تو بیچ بازپرس بادشاہ کے آوی تو بیچ اس حالت

کرا مجال مقالت باشد پس مصلحت آن بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گیری

کے کسکو قدرت بات کہنیکی ہو پس مصلحت وہ دیکہتا ہوں میں کہ ملک قناعت کو نگہبانی کرے تو اور چھوڑنا سرداری

فرد بدریا در منافع بیشمار است + اگر خواہی سلامت بر کنار است + رفیق این سخن بشنید

کا کہ تو بیچ دریا کے موتی نفع کے بہت ہیں + اگر چاہتا ہے تو سلامت اوپر کنارے کے ہے + یار نے یہ بات سنی

بہم برآمد و روی از حکایت درہم کشید و سخنہای رنجش آمیز گفتن گرفت کہ این چہ

اور غصے میں آیا اور موہنہ حکایت میری سے اپنا بہیچ کہینچا اور باتیں رنجش کی ملی ہوئی کہنا پکڑا کہ یہ

عقلست و کفایت و فہم و درایت قول حکما درست آمد کہ گفتہ اند دوستان

کیا عقل ہی اور بس کرنا ہے اور بوجھ اور دانائی بات حکیموں کی درست آئی کہ کہا ہے دوست

بزندان .... بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمنان دوست نمایند **قطعہ**

بیچ قید خانے کے کام آتے ہیں کسیلئے کہ اوپر دستارخوان کے سب دشمن دوست دکہلائی دیتے

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی + دوست

ہیں دوست مت گن اسکو کہ بیچ نعمت کے مارے + لاف یار ہونیکی اور بہائی چارے کا دم

آندم که گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی + و دیدم که متغیر میشود

اوس کو جانتا ہوں میں کہ پکڑے ہاتھ دوست کا + بیچ پریشانی اور عاجزی میں۔ دیکھا میں نے کہ آزردہ ہوتی

نصیحت من بغرض میشنوند نزدیک صاحب دیوان رفتم بسابقه معرفتیکه درمیان ما بود

اور نصیحت میری ساتھ دشمنی کے سنتا ہے نزدیک صاحب دفتر کے گیا میں ساتھ پہلی اس پہچان کے کہ درمیان ہمارے دونوں کے

صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی

کی تہی صورت حال اسکی کی کہی میں نے اور آدمیت و طلب حق اسکی بیان کی میں نے تا ساتھ ایک کام تہوڑی پر اسکو قائم

برین برآمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش را بپسندیدند کارش ازان درگذشت و

کیا کچھ مدت اس پر گذری پاکیزگی طبیعت اسکی کو دیکہا اور نیک تدبیر پسند کی کام اسکا اس سے گذرا اور ساتھ مرتبہ

بمرتبه بالاتر ازان ممکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت برسید و

بلند زیادہ اس سے متمکن کہ یہ والہ ہوا ایسا ہی ستارہ نیکبختی اسکی کا بیچ ترقی کے تہا تو اوپر بلندی خواہش کے

مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم ز کار بسته

پہنچا اور نزدیک درگاہ بادشاہ کا ہوا اور اعتبار والا ہوا اوپر سلامت حال اسکی کے خوشی کی میں نے اور کہا میں نے +

میندیش و دل شکسته مدار + که آب چشمه حیوان درون تاریکیست + الا لا یحزنن

کام بند سے ہو سی مت اندیشہ کر اور دل ٹوٹا نہ رکہہ + کہ پانی چشمہ آبحیات کا درمیان تاریکی کے ہی۔ خبردار سو نہ رو

اخو البلیة + فللرحمن الطاف خفیة + منشین ترش از گردش ایام که صبر

بہائی بلا کے پس واسطے خدا کے ہیں مہربانیاں پوشیدہ + مت بیٹھ کہتا گردش زمانے سے کہ صبر

گرچه تلخست ولیکن بر شیرین دارد + در آن قربت مرا با طایفه یاران اتفاق سفر افتاد

تلخ ہے ولیکن پہل میٹہا رکھتا ہے + بیچ اسوقت کے مجھکو ساتھ گروہ یاروں کے اتفاق سفر کا پڑا

چون از زیارت مکه باز آمدم بدو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت

جب زیارت مکہ معظمہ سے پھر آیا میں ایکدو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اسکا دیکہا میں نے پریشان اور بیچ

درویشان گفتم چه حالتست گفت آنچه تو گفتی طایفه حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند

شکل فقیروں کے میں نے کہا کیا حالت ہی کہا جیسا کہ کہا تو نے ایک گروہ نے حسد کیا اور ساتھ خیانت کے

ملک دام ملکه در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان صمیم از کلمه حق

مجھکو نسبت کیا اور بادشاہ نے ہمیشہ ہو جیو ملک اسکا بیچ کہولنے حقیقت اسکے پوچھنا نہایت نفرمایا اور یار پرانے

خاموش شدند و صحبت دیرین فراموش کردند قطعه نه بینی که پیش خداوند جاه +

حق سے چپ ہوے اور صحبت قدیم بہلا دیا۔ نہیں دیکہتا ہے تو کہ آگے صاحب مرتبہ کے

ستایش کنان دست بر سر نهند + اگر روزگارش در آرد ز پای + همه عالمش پای بر سر نهند +

صفت کرتے ہوئے ہاتھ اوپر سینہ کے رکھتی ہیں۔ اگر زمانہ اسکو گرا دے پانوں سے تمام عالم پاؤں

فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار شدم تا درین هفته که مژده سلامت حجاج برسید

اسکے سر پر رکھیں۔ حاصل کلام قسم قسم کے عذاب میں گرفتار رہا اسی ہفتہ میں کہ خوشخبری سلامتی حاجیوں کے

از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص کرد گفتم در آن نوبت اشارت من قبول

پہنچی تمہاری قید سے مجھکو خلاص کیا اور ملک میراث کا خاص کیا۔ کہا میں نے اس وقت کے اشارہ میرا قبول

نیامد که گفتم عمل پادشاهان چون سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم

نہ آیا کہ کہا میں نے کام بادشاہوں کا مانند سفر دریا کی ہے خطرناک اور فائدہ مند یا دولت لیتو یا ہاتھ

بمیری فرد یا زر بهر دو دست کند خواجه در کنار + یا موج روزی افکندش مرده بر کنار +

میں مرے تو۔ یا زر دونوں ہاتھ سے کرے صاحب بیچ گود کے + یا لہر ایک دن ڈالی اسکو مردہ اوپر کنارے کے

مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درون درویش بملامت خراشیدن و نمک بر جراحت پاشیدن

مصلحت نہ دیکھی میں نے زیادہ زخم فقیر کو ملامت سے چھیلنا اور نمک اوپر زخم کے چھڑکنا

برین کلمه اختصار کردم قطعه ندانستی که بینی بند بر پای + چو در گوشت نیامد پند مردم + دگر ره

اوپر ان باتوں کے تمام کیا میں نے نہ جانا تو نے کہ دیکھے تو قید اوپر پاؤں کی۔ جب بیچ کان تیرے کے نہ آئی نصیحت

گر نداری طاقت نیش + مکن انگشت در سوراخ کژدم + حکایت تنی چند از روندگان

آدمی کی پھر کبھی نہ طاقت ڈنک کی مت کر انگلی بیچ سوراخ بچھوے۔ ایک تن کتنی چلنے والوں سے

در صحبت من بودند ظاهر ایشان بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان در حق این طایفه حسن

بیچ صحبت میرے تھے ظاہر انکا صلاحیت سے آراستہ اور ایک کو بزرگوں سے بیچ اس گروہ کے خیال

ظن بلیغ بود و ادراری معین کرده تا یکی از اینان حرکتی کرد نامناسب حال درویشان ظن

نیک بہت تھا اور ایک روزینہ مقرر کیا یہاں تک کہ ایک نے ان میں سے نامناسب حال درویشوں کی ایک حرکت

آن شخص فاسد شد و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف ... گردانم آهنگ

کی گمان اس شخص کا بد ہوا اور بازار ان کا گھٹ گیا چاہا میں نے تو کسی طریق سے روزینہ یاروں کا پھر ہووے

خدمتش کردم دربانم رها نکرد و جفا کرد و معذورش داشتم که لطیفان گفته اند قطعه

قصد خدمت اسکی کیا میں نے دربان نے مجھکو نہ چھوڑا اور سختی کہا اسکو معذور رکھا میں نے کہ خوشطبعوں نے کہا ہے

در امیر و وزیر و سلطان را + بی وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب +

دروازے امیر اور وزیر اور بادشاہ کے۔ بے وسیلے کے مت پھر آس پاس۔ کتا اور دربان نے جو پایا غریب

این گریبان گرفت و آن دامن + چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ حال من بدانستند
یہ گریبان اس کا پکڑے وہ دامن + یہانتک کہ نزدیکوں درگاہ اس بزرگ کے اور حال میرا
و باکرامم در آوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرو بگذار که بنده
مہربانی اور ساتھ عزت کے لائے اور بڑا ایک مقام مقرر کیا۔ لیکن ساتھ فروتنی کے نیچے بیٹھا میں اور کہا
کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت الله الله چه جای این سخنست + قطعه گر بر سر و چشم ما
چھوڑ کہ بندہ کمینہ ہوں میں تا بیچ صف غلاموں کے بیٹھوں میں۔ کہا اس نے اللہ اللہ کیا جگہ اس بات کی ہے
نشینی + بارت بکشم که نازنینی + فی الجمله نشستم و از هر دری سخن پیوستم تا حدیث زلت
اور آنکھ کے بیٹھے تو + ناز تیرا کھینچوں کہ نازنین ہے تو - حاصل کلام کہ بیٹھا میں اور ہر ایک جگہ سے بات
یاران در میان آمد گفتم قطعه چه جرم دید خداوند سابق الانعام + که بنده در نظر خویش خوار
یہانتک کہ بات خطا یاروں کی درمیان میں آئی اور میں نے کہا۔ کیا گناہ دیکھا صاحب اگلی بخشش کرنیوالے نے
میدارد + خدای راست مسلم بزرگواری و حلم + که جرم بیند و نان برقرار میدارد + حاکم این
خوار رکھتا ہے + خدا کو ہی مقرر بزرگی اور حلیمی ہے۔ کیونکہ کہ گناہ دیکھتا ہے اور روٹی برقرار رکھتا
سخن را عظیم بپسندید و اسباب معاش یاران فرمود تا بر قاعدهٔ ماضی مهیا دارند و مؤنت
حاکم نے اس بات کو بہت پسند کیا اور اسباب زندگی کرنے یاروں کا فرمایا تاکہ اوپر قاعدہ گذشتہ کے
ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت ببوسیدم و عذر جسارت بخواستم و گفتم
ہوگئے موجود رکھیں اور روزینہ دنوں بیکاری کا پورا کریں۔ شکر نعمت کا کہا میں نے اور زمین خدمت کی چومی
قطعه چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید + روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ
اور کہا میں نے۔ جب کعبہ قبلہ کی حاجت ہوئی دور شہر سے - جاتے ہیں لوگ واسطے دیدار اسکے بہت
ترا تحمل امثال ما بباید کرد + که هیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ + حکایت ملکزاده گنج
تجھکو باربرداری ہم جیسے لوگوں کی چاہیئے کرنا + کیونکہ کوئی نہیں مارتا ہے درخت بے پھل کو پتھر
فراوان از پدر میراث یافت دست کرم برگشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاه
ایک بادشاہزادہ نے مال بہت باپ کی میراث سے پائی اور ہاتھ بخشش کا کھولا اور انصاف سخاوت کا دیا
و رعیت بریخت قطعه نیاساید مشام از طبلهٔ عود + بر آتش نه که چون عنبر ببوید + بزرگی
اور نعمت بہت اوپر سپاہ اور رعیت کے بخشش کی نہ آسودہ ہووے دماغ ڈبے عود کے
بایدت بخشندگی کن + که دانه تا نیفشانی نروید + یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش آغاز کرد
بزرگی چاہیئے تجھکو بخشش کر کیونکہ دانہ جبتک پریشان نہ کریگا نہ پیدا ہوگا - ایک نے ہمنشینوں سے

کہ ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوختہ اند و مصلحتے نہادہ دست ازین حرکت

کہ بادشاہوں اگلوں نے خاص کر اس نعمت کو ساتھ کوشش کے جمع کیا اور واسطے ایک مصلحت کے رکھا ہاتھ اس

کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش است و دشمنان از پس نباید کہ بوقت حاجت فرو مانی

حرکت سے کوتاہ کر کہ بہت سے آگے ہیں اور دشمن پیچھے سو نہ چاہیے کہ وقت حاجت کے شرمندہ ہو

باشند قطعہ اگر گنجے کنی بر عامیان بخش ۔ رسد ہر کدخدایرا برنجے ۔ چرا نستانی از ہر یک

اگر خزانہ کو کرے تو اوپر رعیت کے بخشش ۔ پہونچیگا ہر ایک کو ایک چاول ۔ کس لیے نہیں لیتا ہر ایک سے

جوی سیم ۔ کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے ۔ ملک را ازین سخن بہم آورد و مر او موافق طبعش

تو ایک جو بھر چاندی ۔ کہ اکٹھا ہو تجھ پر ہر روز ایک خزانہ ۔ بادشاہزادہ نے یہ سنا اور بہت سا بہم کرنا اور ناخوش ہوا

نیامد و مر او را زجر فرمود و گفت خداوند تعالی مرا مالک مملکت گردانیدہ است تا بخورم

نہ آیا اور اسکو جھڑکنا فرمایا اور کہا کہ صاحب بزرگ نے مجھ کو مالک بادشاہی کا کیا ہے تا کھاؤں اور بخشوں نہیں

و ببخشم نہ پاسبان کہ نگاہ دارم بیت قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

نہ چوکیدار کہ نگاہ رکھوں ہیں قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریاں گنج کی رکھتا تھا نوشیرواں

نمرد کہ نام نکو گذاشت حکایت آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صید

نہیں مرا کہ نام نیک چھوڑ گیا ۔ نقل کرتے ہیں کہ واسطے نوشیرواں عادل کے بیچ شکارگاہ کے شکار

کباب میکردند و نمک نبود غلامے بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت

کے ایک شکار کا کباب کرتے تھے اور نمک نہ تھا ایک غلام کو طرف گاؤں کی دوڑایا تو کہ نمک لاوے نوشیرواں نے کہا

بقیمت بستان تا رسمے نگردد و دہ خراب نشود گفتند ازین قدر چہ خلل زاید گفت بنیاد ظلم

ساتھ قیمت کے تا کہ ایک رسم نہ ہووے اور گاؤں اجاڑ نہ ہووے کہا اس اندازہ سے کیا خلل پیدا ہوگا کہا بنیاد ظلم

در جہاں اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد بر آن مزید کرد تا بدین غایت رسید

کی بیچ جہان کے تھوڑی ہی ہے اور جو کوئی کہ آیا اوپر اوسکے زیادہ کیا تو اس نہایت کو پہونچا

قطعہ اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی ۔ بر آورند غلامان او درخت از بیخ ۔ بہ پنج بیضہ

اگر باغ رعیت سے بادشاہ کھاوے ایک سیب ۔ اکھاڑیں غلام اوسکے درخت جڑ سے ۔ ساتھ پانچ انڈوں

کہ سلطان ستم روا دارد ۔ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ حکایت غافلے را شنیدم

کے بادشاہ ظلم روا رکھے ۔ ماریں سپاہی اسکے ہزار مرغ اوپر سیخ کے ۔ اگر وزیر کو سنا میں نے

کہ خانہ رعیت خراب کردی تا خزینہ سلطان آباد کند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ

کہ گھر رعیت کا خراب کرتا تھا اس لیے کہ خزانہ بادشاہ کا آباد کرے بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کوئی

خدای عز و جل را بیازارد تا دل خلقی بدست آرد خدا تعالی همان خلق را برو گمارد تا

خدا بزرگ و غالب کو آزردہ کرے اس لیئے کہ دل ایک خلق کا ہاتھ میں لاوے خدا تعالی اسی خلق کو اوسپر مقرر

دمار از روزگارش برآرد بیت آتش سوزان نکند با سپند + آنچه کند دود

کرتا ہے۔ تاکہ ہلاک کر ڈالے زمانے اسکے باہر لاوے۔ آگ جلانیوالی نہ کرے ساتھ سپند کے جسطرح کرے دہواں

دل مستمند + سر جمله حیوانات گویند که شیرست و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که شیر مردم

دل محتاج کا۔ سردار تمام حیوانوں کا کہتے ہیں کہ شیر ہے اور ذلیل جانوروں کا گدہا اور ساتھ اتفاق کے لدو گدہا

در مثنوی مسکین خر اگرچه بی تمیزست + چون بار همی برد عزیزست + گاوان و خران

شیر آدمی پھاڑنیوالے سی۔ غریب گدہا اگرچہ بے شعور ہے۔ جب بوجھ اٹھاتا ہے پیارا ہے۔ بیل اور گدہے

باربردار + به ز آدمیان مردم آزار + باز آمدم بحکایت وزیر غافل گویند ملک را

بوجھ اٹھانیوالے۔ بہتر آدمیوں ایذا دینے والے سے۔ پھر آیا میں اوپر ذکر وزیر غافل کے کہتے ہیں بادشاہ کو

طرفی از ذمائم اخلاق بقرائن معلوم گشت و در شکنجه کشید بانواع عقوبت بکشت

ایک طرف سی بری خلق اسکے کی ساتھ قرینے کے معلوم ہوئی بیچ شکنجے کے کھینچا اور ساتھ قسم قسم کے

قطعه حاصل نشود رضای سلطان + تا خاطر بندگان نجوئی + خواهی که خدای

عذاب کے مار ڈالا۔ حاصل نہیں ہوتی خوشنودی بادشاہ کی جبتک دل آدمیوں کا نہ ڈھونڈے تو چاہتا ہے

بر تو بخشد + با خلق خدای کن نکوئی + آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سر او گذشت

کہ خدا اوپر تیرے بخشش کرے۔ ساتھ خلق خدا کے کر نیکی۔ کہتے ہیں کہ ایک مظلوم ہوئیوں سے اوپر سر اوسکے کے

و در حال تباه وی تامل کرد و گفت قطعه نه هر که قوت بازوی منصبی دارد + بسلطنت بخورد

گذرا۔ بیچ حال اسکے کے تامل کیا اور کہا۔ نہ جو کوئی قوت بازو ایک منصب کی رکھتا ہے۔ ساتھ غلبہ کے

مال مردمان بگزاف + توان بحلق فرو بردن استخوان درشت + ولی شکم بدرد چون بگیرد

کہاوے مال لوگوں کا ساتھ بیہودگی کے۔ سکیئے بیچ حلق کے لیجانا ہڈی سخت کا۔ لیکن پیٹ پھاڑے

اندر ناف + بیت نماند ستمکار بد روزگار + بماند برو لعنت پایدار حکایت

جبکہ اٹکے بیچ ناف کے۔ نہ رہے ظالم بدروزگار۔ رہے اوپر اس کے لعنت ہمیشہ

مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه همی داشت

ایک آدمی ستانیوالیکی حکایت کرتے ہیں کہ ایک پتھر اوپر سر ایک نیک کے مارا فقیر کو طاقت بدلہ

تا زمانیکه ملک را بران لشکری خشم آمد و در چاه کرد درویش در آمد و سنگ بر سرش کوفت

نگاہ رکھا تا وقتیکہ بادشاہ کو اس لشکری پر غصہ آیا اور چاہ میں قید کیا فقیر آیا اور پتھر اسکے سر پر

گفت تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم و این همان سنگست که در فلان تاریخ بر سر من زدی

کہا تو کون ہی اور یہ پتھر کیوں مارا تو کہا کہ میں فلان ہوں اور یہ وہ پتھر ہے کہ جو فلانی تاریخ کی اوپر سر میرے پھینکے مارا

گفت چندین روزگار کجا بودی گفت از جاهت اندیشه میکردم اکنون که در چاهت دیدم فرصت غنیمت دانستم

کہا اتنے دن کہاں تہا تو کہا مرتبے تیرے سے اندیشہ کرتا تہا میں اب کہ کنوئیں میں تجھکو دیکہا فرصت کو غنیمت جانا

قطعه ناسزا را که بینی بختیار ٭ عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ چون نداری ناخن درنده تیز ٭ با بدان آن به

جو نالائق کو کہ دیکھے تو صاحب نصیب دانا وں نے سلام کیا اختیار جو نہ رکہی تو ناخن پھاڑنے والا تیز

که کم گیری ستیز ٭ هر که با پولاد بازو پنجه کرد ٭ ساعد مسکین خود را رنجه کرد ٭ باش تا دستش ببندد روزگار

جو کوئی کہ ساتھ ... لڑائی کی پس کسی نے ساتھ سخت بازو کے پنجہ کیا پنجہ غریب اپنے کو رنجیدہ کیا رہ اپنی صبر کر تو ہاتھ اس کا باندھے زمانہ

پس بکام دوستان مغزش برآر ٭ حکایت یکی از ملوک مرضی هایل بود که اعادت ذکر آن ناکردن اولی طایفه

پس ساتھ کام دوستوں کے مغز اسکا نکال ٭ ایک کو بادشاہوں سے ایک مرض ہلاک کرنیوالا تہا کہ تکرار ذکر اسکی کی

از حکمای یونان متفق شدند که مر این مرض را دوایی نیست مگر زهره آدمی که بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب

نکرنا بہتر ایک گروہ حکیموں یونان کے نے اتفاق کیا یہ ہو کہ تحقیق اس درد کا کوئی دوا نہیں مگر پتا ایک آدمی کا کہ اتنی

کردن دهقان پسری را یافتند بر آن صورت که حکما گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت

صفت کے موصوف ہو فرمایا طلب کرنا ایک گاؤں والے لڑکے کو پایا اوپر اس صورت کہ حکیموں نے کہا تہا باپ و ماں اسکی کو بلایا

بیکران خشنود گردانیدند و قاضی فتوی داد که یکی را از رعیت خون ریختن سلامت نفس پادشاه

اور ساتھ نعمت بہت کے خوش کیا اور قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک کا رعیت سے گرانا تندرستی ذات بادشاہ

روا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوی آسمان بر آورد و تبسم کرد ملک پرسید که در این حالت چه جای

کیواسطے روا ہوی جلاد نے ارادہ مارنیکا کیا لڑکا سر طرف آسمان کی بر لایا اور مسکرایا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت

خندیدنست گفت ناز فرزندان بر پدران و مادران باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه

میں کیا جگہ ہنسنے کی ہے کہا ناز لڑکونکا اوپر ماں باپ کے ہوتا ہے اور دعوی آگے قاضی کے لیجاتے ہیں اور انصاف

خواهند اکنون پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون سپردند و قاضی بکشتن فتوی داد و سلطان مصالح

بادشاہ سے چاہتے ہیں اب ماں باپ اوپر سبب مال دنیا کے مجھے خون کے تئیں سونپا اور قاضی نے واسطے مارنے میرے کے

خویش اندر هلاک من می بیند اکنون بجز خدای تعالی پناهی نمی بینم بیت پیش که بر آورم ز دستت

حکم دیا اور بادشاہ مصلحتیں اپنی بیچ ہلاک میرے کے دیکھتا ہے سوا خدای عزوجل کے پناہ نہیں دیکھتا ہوں میں

فریاد ٭ هم پیش تو از دست تو میخواهم داد ٭ سلطان را دل ازین

کسکے آگے تیرے سے فریاد لاؤں ہی آگے تیرے ہاتھ تیرے سے چاہتا ہوں میں داد - بادشاہ کے تئیں دل اس

سخن هم برآمد آب در دیده بگردانید گفت هلاک من اولیتر است که خون چنین طفلی بیگناه ریختن

سخن سے گھبرایا اور پانی بیچ دیدہ کے بھر لایا اور کہا ہلاک ہونا میرا بہتر ہے کہ خون ایسے لڑکے کا گرانا بیگناہ

ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمت بے اندازہ بخشید گویند هم در آن

سر اور آنکھیں اسکی چومی اور گود میں لیا اور چھوڑ دیا اور دولت بہت بخشی اور کہتے ہیں کہ اوسی ہفتہ

هفته ملک صحت یافت ＋ قطعه همچنان در فکر آن بیتم که گفت ＋ پیلبانی بر لب دریای نیل ＋ زیر پایت

میں تندرست ہو گیا ＋ ویسے ہی بیچ فکر اس بیت کے تہا کہ کہا ایک ہاتھیوان نے اوپر کنارے دریا نیل کے

گر بدانی حال مور ＋ همچو حال تست زیر پای پیل ＋ حکایت یکی از بندگان عمرو لیث

نیچے پاؤں تیرے کے اگر جانے تو حال چیونٹی کا ＋ ویسا ہی حال تیرا ہے نیچے پاؤں ہاتھی کے ＋ ایک بندہ عمرو لیث سے

گریخته بود کسان در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود و اشارت بکشتن کرد

بھاگا ہوا تھا اور لوگ پیچھے اسکے گئے اور پھر لائے وزیر کے تئیں ساتھ اوسکے ایک دشمنی تھی اشارہ واسطے مارنے

تا دیگر بندگان چنین فعل روا ندارند بنده سر پیش عمرو لیث بر زمین نهاد و گفت فرد هرچه رود

اوسکے کے کیا تو کہ دوسرے بندے ایسے فعل روا نہ رکھیں بندے نے سر آگے عمرو لیث کے رکھا اور کہا

بر سرم چو تو پسندی رواست ＋ بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست ＋ ولیکن بموجب آنکه پرورده نعمت این خاندانم

جو جاوے اوپر سر میرے جو تو پسند کرے روا ہے ＋ غلام کیا دعویٰ کرے واسطے صاحب کے ہی لیکن واسطے پرورش پانے

نخواهم که در قیامت بخون من گرفتار آیی اجازت فرما تا وزیر را بکشم پس آنگه بقصاص او بفرمای

میں نہیں چاہتا ہوں کہ بیچ قیامت کے بسبب خون کرنے میرے کے گرفتار آوے تو حکم فرما کہ میں وزیر کو مار ڈالوں پس

خون من ریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده گرفت وزیر را گفت چگونه مصلحت می‌بینی

اوسکے عوض اوسکے حکم دے خون گرانے میرے کا تو ساتھ حق کے تو مارے ＋ بادشاہ کے تئیں ہنسی نے پکڑا وزیر کو کہا کیا

گفت ای خداوند جهان مصلحت آن می‌بینم که از بهر خدا و صدقه گور پدر این را آزاد کنی

مصلحت دیکھتا ہے وزیر نے کہا اے صاحب جہان مصلحت دیکھتا ہوں کہ واسطے خدا کے اور صدقہ قبر باپ کے اسکو چھوڑ

تا مرا در بلایی نیفگند و گناه از منست و قول حکیمان معتبر که گفته‌اند قطعه چو کردی با کلوخ

دے تو تاکہ میری تئیں بلا میں نہ ڈالے اور گناہ میرا ہے اور قول حکیموں کا معتبر ہے کہ کہا ہے ＋ جب کی تو نے ساتھ ڈھیلا

انداز پیکار ＋ سر خود را بنادانی شکستی ＋ چو تیر انداختی بر روی دشمن ＋ چنان دان کاندر آماجش نشستی

مارنے والے کے لڑائی ＋ سر اپنے کو ساتھ نادانی کے توڑا تو نے ＋ جب تیر پھینکا تو نے طرف دشمن کے ＋ ایسا جان کہ بیچ نشانے

حکایت ملک زوزن را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را در مواجهه حرمت داشتی

اسکے کے بیٹھا ہی تو ＋ بادشاہ زوزن کے تئیں ایک وزیر تہا نیک نفس اور صاحب دل کہ سبھوں کو روبرو حرمت کرتا

و در غیبت نکو گفتی اتفاقاً از وی حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت

اور پیچھے بھی نیک کہتا اتفاقاً اس سے ایک حرکت بیچ نظر بادشاہ کے ناپسند آئی ملامت فرمائی اور

کرد سرہنگان بادشاہ بسوابق نعمت او معترف بودند بشکر آن مرتہن در مدت توکیلش رفق و ملاطفت

کیا پیادی بادشاہ کے بسبب نعمت اگلی کے اقرار کرنیوالے تھے اور رہن تھا اسکے کے گروی بیچ مدت سکی اوسکی

کردندی و زجر و معاقبت روا نداشتندی قطعہ صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ ترا در قفا عیب کند در

نرمی اور مہربانی کیا کرتے تھے اور جھڑک اور عذاب جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھہ دشمن کے اگر چاہتا ہے تو جسوقت کہ تیری

نظرش تحسین کن سخن آخر بدہان میگذرد موذی را سخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین کن

نہیں پیچھے پیچھے عیب بیچ نظر اسکی تعریف کر سخن آخر بیچ منہ کے گذرتا ہے ایذا دینے والیکو سخن اسکا کڑوا

آنچہ مضمون خطاب بود از عہدۂ بعضی بیرون آمد و بہ بقیتی در زندان بماند آوردہ اند کہ

اوسکا جو حکم تھا بادشاہ کے تھا عہدہ اوس سے تھوڑی سی باہر آیا اور ساتھہ باقی کے بیچ قید خانہ کے رہا نقل

یکی از ملوک نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار ندانستند و

کرتے ہیں کہ ایک بادشاہوں اطراف میں سے اسنے بیچ پوشیدگی کے پیغام اوسکو بھیجا کہ بادشاہ اس طرف کے قدر

بیعزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن اللہ خلاصہ بجانب ما التفاتی کند در رعایت

اور قدر ایسے بزرگوار کا نجانا اور بیعزتی کی اگر عقل عالی فلانے کے نیک کرے اللہ خلاصی اسکی طرف ہماری توجہ

خاطرش ہر چہ تمامتر سعی کردہ آید اعیان این مملکت بدیدار او مفتقرند و جواب این حرف

ہیچ نگہبانی خاطر اوسکی سے جو چیز کہ کامل ہے کوشش کی آوے اور سردار اس بادشاہی کے آرزو سے دیدار اسکے محتاج

را منتظر خواجہ چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید و در حال جوابی مختصر کہ اگر بر ملا افتد

ہیں جواب کے وزیر نے جو اوپر اسکے آگاہی پائی آفت سے اندیشہ کیا جلدی ایک جواب چھوٹا ساکہ اگر ظاہر

فتنہ نباشد بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان کہ برین واقف بود ملک را

فتنہ نہ ہووے اوپر پیٹھ ورق کے لکھا اور روانہ کیا ایک نے علاقہ داروں کے اوپر اسکے واقف تھا بادشاہ

اعلام کرد کہ فلان را کہ حبس فرمودہ با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بہم برآمد و کشف این خبر

کو کی کہ فلانے کو جس کہ قید کیا ہی اونے ساتھہ بادشاہان اطراف کے خط و کتابت رکھتا ہی بادشاہ خفا

فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت بخواندند نبشتہ بود کہ حسن ظن بزرگان بیش از فضیلت

ہوا اور دریافت اس خبر کا کیا قاصد کو پکڑا اور خط کو پڑھا لکھا تھا کہ نیک گمان بزرگوں کا زیادہ فضیلت

ماست و تشریف قبولی کہ فرمودہ اند بندہ را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکہ پروردہ نعمت

ہماری سے ہے اور خلعت قبول کا کہ فرمایا ہے بندہ کو نہیں طاقت قبول کرنے اسکے کی نہیں ہے موافق اسکے پالا

این خاندان است و ماند که با تغیر خاطری با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد و فوائد آنکه بجای

اس گھر آنکا ہو نہیں اور رہا ہے تھوڑی آزردگی خاطر کے ساتھ بادشاہ قدیم کے بیوفائی نہ کرے اور حق شناسی کا

نعمت هر دم کرمی + عذرش ار کند بعمری ستمی + ملک این سخن حق شناسی از خوش آمد خلعت

بیچ جگہ نعمت کے ہر دم ایک کرم۔ معاف اسکو رکھ جو کرے عمر میں ایک ظلم۔ بادشاہ کو خصلت حق شناسی اسکی خوش

و نعمت بخشید و عذر خواست که خطا کردم که ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت بنده در این حالت

آئی خلعت اور نعمت بخشی اور عذر چاہا کہ گناہ کیا میں نے کہ تجھکو بے قصور اور گناہ کے آزردہ کیا میں نے کہا اے صاحب

مر خداوند را خطائی نمی بیند بلکه تقدیر خداوند تعالی چنین بود که برین بنده را مکروهی

بندہ بیچ اسی حالت کے خاوند صاحب کے تئیں گناہ نہیں دیکھتا ہے بلکہ یہی تقدیر اللہ برتر کی ایسی تھی کہ خاص

رسد پس بدست تو اولیتر که سوابق نعمت برین بنده داری و ایادی منت و

اس بندہ کو برائی پہونچے پس تیرے ہاتھ سے ہی بہتر کہ اگلی نعمت اوپر اس بندہ کے رکھتا ہے تو اور ہاتھ احسان کے اور

گفته اند مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + که نه راحت رسد ز خلق نه رنج + از خدا

داناؤں نے کہا ہے + اگر آزار تجھکو پہونچے خلق سے مت رنج کر کہ نہ خوشی خلق سے پہونچے نہ رنج + خدا سے

دان خلاف دشمن و دوست + کین دل هر دو در تصرف اوست + گرچه تیر از کمان همیگذرد +

جان خلاف دشمن اور دوست کا۔ کہ دل دونوں کا بیچ اختیار اسکے ہے + اگرچہ تیر کمان سے گذرتا ہے

از کماندار بیند اهل خرد + حکایت یکی را از ملوک عرب شنیدم که با متعلقان همیگفت که

کماندار سے دیکھتا ہے صاحب عقل کا۔ کہانی ایک بادشاہ عرب سے سنا میں نے کہ ساتھ متعلقوں کے

مرسوم فلان را چندانکه هست مضاعف کنید که ملازم درگاهست و مترصد فرمان و دیگر خدمتگاران

کہتا تھا کہ تنخواہ فلانے کی جتنی ہے دو چند کرو کہ نوکر درگاہ کا ہے اور انتظار رکھنے والا حکم کا اور دوسرے

بلهو و لعب مشغول اند و در ادای خدمت متهاون صاحبدلی بشنید فریاد و خروش از نهادش برآمد

ساتھ کھیل کود کے مشغول اور بیچ ادا کرنے خدمت کے سستی کرنیوالے ہیں ایک صاحبدل نے سنا اور فریاد اور شور

پرسیدندش که چه دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاه خدای تعالی همین مثال دارد

پوچھا اسکو کیا دیکھا تو نے کہا مرتبے بندوں کے بیچ درگاہ خدا برتر کے بھی یہی مثال رکھتے ہیں

فرد دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه + سوم هر آینه در وی کند بلطف نگاه قطعه

دو صبح دم اگر کوئی آوے بیچ خدمت بادشاہ کے + تیسری صبح کو خواہ مخواہ اسکی طرف کرے مہربانی

مهتری در قبول فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمانست + هر که سیمای راستان

کی نگاہ۔ سرداری بیچ قبول کرنے حکم کے ہے + چھوڑ دینا حکم کا دلیل بےنصیبی کی ہے + جو کوئی پیشانی سچوں کی

بنارود + مصرع چو بستان نرود + حکایت ظالمی را حکایت کنند که هیزم درویشان
رکھتا ہے - مصرع خدمت کا اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہے + کہانی ایک ظالم کے تئیں نقل کرتے ہیں کہ لکڑیاں
خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلی برو گذر کرد و گفت بیت ماری تو که هر کرا
فقیروں کی ساتھ ظلم کے خریدتا اور دولتمندوں کے تئیں دیتا ساتھ گران قیمت کے ایک صاحبدل اوسپر گذر کیا
بینی بزنی + یا بوم که هر کجا نشینی بکنی قطعه زورت ار پیش میرود با ما + با خداوند غیب‌دان
کہا کہ تو سانپ ہے کہ جسکو دیکھتا ہے تو ڈستا ہے یا الو کہ جس جگہ بیٹھتا ہے تو کھودتا ہے زور تیرا اگر آگے جاتا ہے ساتھ ہمارے
نرود + زورمندی مکن بر اهل زمین + تا دعائی بر آسمان نرود + حاکم از گفتن او برنجید
ساتھ خداوند غیب جاننے والے کے نجاوے گا + زورمندی مت کر اوپر صاحب زمین کے + تا ایک دعا اوپر آسمان کے نجاوے حاکم کہنے
وروی از نصیحت او درهم کشید و بر او التفات نکرد تا شبی آتش مطبخ در انبار هیزمش افتاد
اسکے سے آزردہ ہوا اور منہہ نصیحت اسکی سے درہم کھینچا + اور ساتھ اسکے مہربانی نہ کی تو ایک رات کو آگ باورچیخانہ کی بیچ
و سایر املاکش بسوخت و ز بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً همان شخص
ڈھیر لکڑیوں کے پڑی اور تمام مال اسکا جلا دیا اور بچھونے نرم سے اسکو اوپر راکھ کے بٹھایا اتفاقاً وہی شخص
بروی بگذشت دیدش که با یاران همی‌گفت ندانم کاین آتش از کجا در سرای من افتاد
اوپر اسکے گذرا دیکھا اسکو کہ ساتھ رفیقوں کے کہتا تھا نہیں جانتا ہوں میں کہ آگ کہاں سے بیچ گھر میرے
گفت از دود دل درویشان قطعه حذر کن ز دود درونهای ریش + که ریش درون
پڑی کہا دہوئیں دل فقیروں کے سے + پرہیز کر دہوئیں دل زخمی سے - کہ زخم اندر کا آخر کو
عاقبت سر کند + بهم بر مکن تا توانی دلی + که آهی جهانی بهم بر کند + لطیفه بر تاج کیخسرو نوشته
اوبھر آتا ہے + پریشان مت کر جہانتک ہو سکے تجھ دل کسیکا + کہ ایک آہ جہانکو زیر و زبر کرتی ہے - ایک لطیفہ اوپر تاج کیخسرو کے لکھا تھا
بود + چه سالهای فراوان و عمرهای دراز + که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت + چنانکه دست
کیا کئی سال بہت اور کیا عمر لمبی + کہ خلقت اوپر سر ہمارے اوپر زمین کے چلیگی گذری + جیسا کہ ہاتھوں
بدست آمدست ملک بما + بدستهای دگر همچنین بخواهد رفت حکایت یکی در صنعت
ہاتھ آیا ملک طرف ہمارے + بیچ ہاتھوں دوسروں کے اسیطرح جائیگا - ایک شخص بیچ پیشے کشتی پکڑنے
کشتی گرفتن سر آمده بود سیصد و شصت بند فاخر دانستی و هر روز بنوعی از آن کشتی گرفتی مگر گوشه
کے غالب آیا تھا تین سو ساٹھ پیچ بزرگ جانتا تھا اور ہر روز اس میں سے ساتھ ایک طرح کے پکڑتا مگر گوشہ
خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت سیصد و پنجاه و نه بندش درآموخت مگر یکی
دل اسکے کا ساتھ جمال ایک شاگرد کے میل رکھتا تھا تین سو پچاس اور نو پیچ اسکو سکھلائے مگر ایک

حیف لفظ عربیست بمعنی ظلم و در فارسی بمعنی دریغ مستعمل شود ۱۲
طرح بمعنی انداخته شده ۱۲
بهم بر مکن یعنی پریشان مکن ۱۲
برهان قاطع

بندکه در تعلیم آن دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجمله پسر در قوت و صنعت سرآمد و کسی را

داؤ کہ جسکے سکھلانے میں دور ڈالتا تہا اور دیر کرتا حاصل کلام لڑکا بیچ قوت اور پیشہ کے غالب آیا اور

در زمان او با او امکان مقاومت نبودی تا بحدیکه پیش ملک آن روزگار گفته بود که استاد را فضیلتیکه

کسیکو نہیں ہے بیچ زمانے اوسکی کے ساتھ اسکی قدرت لڑنیکی نتھی یہانتک کہ آگے بادشاہ اوس زمانیکے کہا تہا کہ استاد

بر منست از روی بزرگیست و حق تربیت وگرنه بقوت ازو کمتر نیستم و با او بصنعت برابرم

کو بزرگی اوپر میرے ہے از روی بزرگی کے ہے اور حق سکھلانیکا ورنہ ساتھ قوت کے اوس سے کمتر نہیں ہوں اور لیکن پیشہ میں اوس

ملک را این سخن دشوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع ترتیب کردند ارکان دولت

بادشاہ کو یہ بات سخت آئی فرمایا تا کہ کشتی کریں ایک مقام درست کیا اور سردار دولت کے اور

و اعیان حضرت و زورآوران روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست درآمد بصدمتیکه اگر کوه

سردار درگاہ کے اور زور آور تمام زمین کے حاضر ہوئے لڑکا مانند ہاتھی مست کے آیا ساتھ اس دھکے کے

رویین بود از جای برکندی استاد دانست که جوان بقوت ازو برترست بدان بند غریب که

کہ اگر پہاڑ پیتل کا ہوتا جگہ سے اکھاڑتا استاد نے جانا کہ جوان ساتھ قوت کے اس سے زیادہ ہے ساتھ اوس داؤ

ازوی نهان داشته بود با وی درآویخت پسر دفع آن ندانست بهم برآمد استاد او را از

کے کہ اوس سے پوشیدہ رکھتا تہا ساتھ اوسکے لپٹا یا لڑکا دور کرنا اس کا نجانتا تہا اور گھبرایا اوستاد

زمینش بدو دست بالای سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را

زمین سے اسکو ساتھ دونوں ہاتھوں کے اوپر سر کے لیگیا اور اوپر زمین کے مارا شور خلق سے اوٹھا بادشاہ نے فرمایا

خلعت و نعمت دادن پسر را زجر فرمود و ملامت کرد که با پرورنده خویش مقاومت کردی

اوستاد کے تئیں خلعت اور نعمت دینا پس لڑکے کے تئیں جھڑکی فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنیوالے

و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی زمین استاد بقوت بر من دست نیافت بلکه مرا از علم

کے برابری کی اور غالب نہوا تو کہا ای بادشاہ روی زمین کے ساتھ زور آوری کے اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میرے تئیں

کشتی دقیقه مانده بود و همه عمر از من دریغ میداشت امروز بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت

علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھ سے افسوس رکھتا تہا آج کے روز ساتھ اس باریکی کے اوپر میرے

از بهر چنین روزی نگه میداشتم که زیرکان گفته اند دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی

غالب آیا واسطے ایسے روز کے نگاہ رکھتا تہا میں کہ داناؤں نے کہا ہے دوست کو اتنی قوت مت دے

کند تواند نشنیده که چه گفت آنکه از پرورده خویش جفا دید

قطعه

کہ جو دشمنی کرے نہ کر سکے نہیں سنا ہے تو نے کیا کہا اس نے کہ پالے ہوئے اپنے سے ظلم دیکھے

یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانہ نکرد + کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت

یا وفا خود نہی بیچ عالم کے۔ یا شاید کسی نے بیچ اس زمانہ کے نہ کی کسی نے نہ سیکھا علم تیر کا مجھسے کہ آخر کو مجھے نشانہ

نشانہ نکرد حکایت درویشی مجرد بگوشہ صحرائی نشستہ بود پادشاہی برو بگذشت

آخر کو نشانہ نہ کیا۔ کہانی ایک فقیر بیچ گوشے کے بیٹھنے والا ایک جنگل کے گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک بادشاہ اوپر اوسکے

درویش از انجا کہ فراغ ملک قناعت است بدو التفات نکرد سلطان از انجا کہ سطوت

گذرا فقیر اس جگہ سے کہ فراغت ملک قناعت میں ہی۔ اوپر اوسکے مہربانی نہ کی بادشاہ اس جگہ سے کہ

سلطنت است برنجید و گفت این طائفہ خرقہ پوشان امثال حیوانند اہلیت و

دبدبہ سلطنت کا ہے خفا ہوا۔ اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والوں کا مانند چارپاؤں کے ہی اولیاقت

آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت ای جوانمرد سلطان روئے زمین بر تو گذر کرد

اور آدمیت نہیں رکھتے ہیں وزیر نزدیک اسکی آیا اور کہا ای جوانمرد بادشاہ روئے زمین نے اوپر تیرے گذر کیا

خدمتی نکردی و شرط ادب بجا نیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد

ایک خدمت نہ کی تو نے اور شرطیں ادب کی نہ بجا لایا تو کہا بادشاہ کو کہو تو تا امید خدمت کی اوسکسی سے

کہ توقع نعمت از او دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک

رکھے کہ امید نعمت کی اوسکے رکھی اور دوسرے پہچان کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے

قطعہ پادشاہ پاسبان درویش است + گرچہ نعمت بفر دولت اوست + گوسپند از برای

بندگی بادشاہ کے + بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہے۔ اگرچہ حکم اس کا ساتھ دبدبہ دولت کی ہے۔ بکری واسطے

چوپان نیست + بلکہ چوپان برای خدمت اوست + قطعہ یکی امروز کامران بینی + دیگری را

اہالی کے نہیں ہے + بلکہ اہالی واسطے خدمت اوسکی کے ہے + ایک کو آج کے روز مقصود پایا ہوا دیکھو تو دوسرے

دل از مجاہدہ ریش + روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاہی و

کا دل کوشش کے سبب سے زخمی۔ روز تھوڑے صبر کر تو کہا کہ خاک مغز سر کا سوچنے والیکا۔ فرق بادشاہی

بندگی برخاست + چون قضای نبشتہ آمد پیش + گر کسی خاک مردہ باز کند + ننماید توانگر از

اور بندگی کا اوٹھا جب قضا لکھی ہوئی آ گئی۔ جو کوئی خاک مردے کی پھر کرے۔ نہ پہچانے دولتمند

درویش + ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنائی بکن گفت آن ہمی خواہم کہ دگر

درویش سے۔ بادشاہ کے تئیں کہنا درویش کا معتبر آیا کہا مجھسے ایک آرزو کر کہا وہ چاہتا ہوں میں کہ

بارہ زحمت من ندہی گفت مرا پندی دہ گفت دریاب کنون کہ نعمت ہست بدست

دوسری بار رنج مجھے نہ دے کہا میرے تئیں ایک نصیحت دے کہا پہچان کہ اب دولت بیچ ہاتھ کے

کین دولت و ملک میرود دست بدست + حکایت یکی از وزرا پیش ذوالنون مصری رفت

کہ یہ دولت اور ملک جاتا ہے ہاتھوں ہاتھ + ایک وزیر ذوالنون مصری کے آگے گیا

و همت خواست که روز و شب بخدمت سلطان مشغولم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان

اور دعا چاہی کہ دن رات بیچ خدمت بادشاہ کے مشغول رہتا ہوں نیکی اور بھلائی اوسکی کے امیدوار اور عذاب

ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدای عز و جل را چنین پرستیدمی که تو سلطان را از جملهٔ صدیقان

اوسکے سے ڈرتا ہوں ذوالنون رویا اور کہا اگر میں خدای عز و جل کے تئیں ایسی عبادت کرتا جیسے کہ تو بادشاہ کو

بودمی قطعه گر نبودی امید راحت و رنج + پای درویش بر فلک بودی + گر وزیر

گروہ صدیقوں سے ہوتا میں + جو نہ ہوتی آرزو خوشی اور رنج کی + پاؤں فقیر کے اوپر آسمان کے ہوتا

از خدا بترسیدی + همچنان کز ملک ملک بودی + حکایت پادشاهی بکشتن بیگناهی

جو وزیر خدا سے ڈرتا + جیسا کہ بادشاہ سے فرشتہ ہوتا + ایک بادشاہ نے واسطے مارنے ایک بیگناہ کی

اشارت کرد گفت ای ملک موجب خشمی که ترا بر منست آزار خود مجوی که این عقوبت بر

اشارہ کیا کہا کہ اے بادشاہ سبب غصہ کا کہ تیرے تئیں اوپر میرے ہے آزار اپنا مت ڈھونڈ کہ یہ عذاب

من بیک نفس سر آید و بزه آن بر تو جاوید بماند + قطعه دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و

اوپر میرے ایک دم میں گذر جاویگا اور گناہ اوسکا اوپر تیرے ہمیشہ رہیگا + زمانہ زندگی کا مانند ہوا جنگل کے گذرا

خوشی و زشت و زیبا بگذشت + پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد + بر گردن او بماند و بر ما بگذشت

تلخی و خوشی اور برا اور اچھا گذرا۔ جانا ظالم نے ظلم اوپر ہمارے کیا + بیچ گردن اوسکی کے رہا اور اوپر

ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او گذشت + حکایت وزرای نوشیروان در مهمی

ہمارے گذرا۔ بادشاہ کے تئیں نصیحت اوسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اوسکے سے گذرا + وزیر نوشیرواں کے

از مصالح مملکت اندیشه همیکردند و هر یک از ایشان دگرگونه رای همی زدند و ملک

بیچ ایک سخت کام کے مصلحتوں بادشاہی سے اندیشہ کرتے تھے اور ہر ایک اونمیں دوسری طرح تدبیر

همچنان تدبیری اندیشه کرد بزرجمهر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نهانش گفتند

مارتا تھا۔ اور بادشاہ نے بھی ایک تدبیر اندیشہ کی بزرجمہر کے تئیں تدبیر بادشاہ کی اختیار کی

رای ملک را چه مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کارها معلوم نیست

انکو کہا تدبیر بادشاہ کے تئیں کیا زیادتی دیکھی تو نے اوپر فکر اتنے حکیموں کے کہا واسطے اس کے کہ

و رای همگنان در مشیت است که صواب آید یا خطا پس موافقت

انجام کار معلوم نہیں کہ تدبیر سبھوں کی بیچ ارادہ الہی کے ہے کہ درست آوے یا غلط پس موافقت

رای ملک اولیتر ست تا اگر خلاف صواب آید بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم
تدبیر بادشاہ کی معتبر زیادہ ہے اسواسطے جو برعکس درستی کے آدمی بسبب تابعداری کرنیکے غصہ کرنیسے بادشاہ کے بچ رہیگا

که گفته اند شعر خلاف رای سلطان رای جستن * بخون خویش باشد دست شستن
کہ کہا ہے برخلاف عقل بادشاہ کے تدبیر ڈھونڈھنا۔ ساتہہ خون اپنے کے ہووے ہاتھ دھونا

اگر شه روز را گوید شب است این * بباید گفت اینک ماه و پروین حکایت شیادی گیسو بافت
اگر بادشاہ دن کو کہے کہ یہ رات ہے * چاہیئے کہنا یہ ہے اب چاند اور تارے * ایک مکار نے گیسو بنے

یعنی علویست و با قافله حجاز بشهر در آمد و چنان نمود که از حج می آید و قصیده پیش ملک
گویا کہ علوی ہوں اور ساتہہ قافلہ مکہ معظمہ کے بیچ شہر کے آیا اور ایسا ظاہر کیا کہ حج سے آتا ہے اور ایک قصیدہ

برد و دعوی کرد که من گفته ام و از حج می آیم ملک نعمتش داد و نوازش فرمود و یکی
آگے بادشاہ کے لایا اور دعوی کیا کہ میں نے کہا ہے نعمت اسکو دی اور تعظیم کی اور بخشش بہت فرمائی ایک

از ندمای حضرت پادشاه که در آن سال از سفر دریا آمده بود گفت من او را عید اضحی در بصره
ہمنشینوں درگاہ بادشاہ کی سے بیچ اس سال کے سفر دریا سے آیا تہا کہا میں نے اس کو عید قربان کے دن بیچ بصرہ

دیدم که حاجی نیست دیگری گفت من او را میشناسم که پدرش نصرانی بود در ملاطیه پس او شریف
معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ہے دوسرے نے کہا میں اسکو پہچانتا ہوں کہ اس کا باپ نصرانی تہا بیچ ملاطیہ کے لوگوں کے جانا

نیست و شعرش را در دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند چندین دروغ در هم
کیسید نہیں ہے اور اسکے شعر کو بیچ دیوان انوری کے پایا بادشاہ نے فرمایا مارو اور دور کرو اسکو اتنا جھوٹ

گفته است گفت ای خداوند روی زمین سخنی باندست در خدمت بگویم اگر راست نباشد بهر عقوبت که
کیوں کہا۔ اے صاحب تمام زمین کے ایک بات رہی ہے بیچ خدمت کے کہوں اگر سچ نہو بیچ ہر عذاب کے کہ چاہے

خواهی سزاوارم گفت آن چیست قطعه غریبی گرت ماست پیش آورد * دو پیمانه آبست و
تو لائق اسکے ہوں کہا وہ کیا ہے * ایک مسافر اگر تیرے پاس چھاچھ لاوے۔ دو پیالے پانی ہے اور ایک

یک چمچه دوغ * اگر راست میخواهی از من شنو * جهاندیده بسیار گوید دروغ * ملک را خنده گرفت
چمچہ لسی * اگر سچ چاہتا ہے تو مجھ سے سن * جہان دیکھا ہوا بہت کہتا ہے جھوٹھ * بادشاہ کو ہنسی آئی کہا

گفت ازین راست تر سخن تا عمر او باشد نگفته است فرمود تا آنچه مامول است مهیا دارند و بال
اس سے سچ بہت کوئی بات جتنی عمر اسکی ہوئی ہے نہ کہی ہے فرمایا جو کہ امید کیا گیا اس کا ہو موجود کریں اور

خوشی او را گسیل کنند حکایت یکی از پسران هارون رشید پیش پدر آمد خشم آلود که فلان
ساتہہ دل کی خوشی کے اسکو رخصت کریں ایک لڑکوں ہارون رشید سے آگے باپ کے آیا غصہ ہو کہ میرے تئیں

سرهنگ زاده دشنام مادر داده بود هارون الرشید ارکان دولت را گفت جزای چنین کسی چه باشد یکی

سپاہی کے بیٹے نے گالی ماں کی دی ہارون رشید نے سرداروں دولت کو کہا کہ بدلہ ایسے آدمی کا کیا ہے ایک نے

اشارت بکشتن کرد و یکی بزبان بریدن و دیگری بمصادرت و نفی هارون گفت ای پسر کرم

اشارہ واسطے مار دینے کے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنے کے اور دوسرے نے واسطے ڈانڈ لینے کے اور نکال دینے کے

آنست که عفو کنی و اگر نتوانی تو نیز دشنام مادر ده چندانکه از حد درنگذرد پس آنگه ظلم از طرف

ہارون نے کہا اے بیٹے بخشش وہ ہے کہ معاف کرے تو اور اگر نہ کر سکے تو تو بھی اسکو گالی ماں کی دے یہانتک کہ ظلم شروع

تو باشد و دعوی از قبل خصم قطعه نه مردست آن بنزد خردمند + که با پیل دمان پیکار جوید +

سے نہ گذری پس اسوقت ظلم طرف تیری سے ہووے اور دعوی طرف دشمن کی ہو نہ مرد وہ نزدیک دانا کے کہ ساتھ

بلی مرد آنکس است از روی تحقیق + که چون خشم آیدش باطل نگوید حکایت با طایفه بزرگان

ہاں مرد وہ شخص ہے اصل میں کہ جب غصہ آوے اسکو بیہودہ نہ کہے کہانی ساتھ ایک گروہ

بکشتی نشسته بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابی در افتادند یکی از بزرگان

بزرگوں کے بیچ ناو کے میں بیٹھا تھا ایک ناو پیچھے ہمارے ڈوبی دو بھائی بیچ ایک بھنور کے پڑے ایک نے

گفت ملاح را که بگیر این هر دو را که بهر یکی پنجاه دینارت بدهم ملاح در آب رفت تا یکی را برهانید آن

بزرگوں سے ملاح کو کہا کہ پکڑ ان دونوں کو عوض ہر ایک کے پچاس دینار تجھکو دونگا میں ملاح بیچ پانی کے گیا تو ایک

دیگر هلاک شد گفتم بقیت عمرش نمانده بود ازین سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در آن دیگر تعجیل

کو چھڑایا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا میں نے باقی عمر اوسکی نہ رہی تھی اس سبب سے بیچ اوسکے سستی کی تو نے اور اس

ملاح بخندید و گفت آنچه تو گفتی یقین است و سببی دیگر هست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من

دوسرے کی جلدی ملاح ہنسا اور کہا یہ جو کہا تو نے یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہے کہا میں نے وہ کیا ہے خواہش خاطر

برهانیدن این یکی بیشتر بود که وقتی در بیابانی مانده بودم مرا بر شتری نشانده و از دست آن دگر

میری ساتھ چھوڑانے اس ایک کے بہت زیادہ تھی کہ ایک وقت جنگل میں تھا میں مجھکو اوپر ایک اونٹ کے

تازیانه خورده بودم در طفلی گفتم صدق الله تعالی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ و

بٹھایا اور ہاتھ اس دوسرے کے کوڑا کھایا تھا میں بیچ طفلی کے کہا میں نے سچ کہا اللہ بزرگ نے جو شخص کرتا ہے کام

مَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا قطعه تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راه خارها باشد +

اور جو شخص بدی کرتا ہے پس اوپر اوسکے ہے۔ جبتک سکے تو دل کسیکا مت چھیل۔ کہ بیچ اس راہ کے کانٹے ہوں

کار درویش مستمند بر آر + که ترا نیز کارها باشد حکایت دو برادر یکی خدمت سلطان کردی

کام فقیر آرزومند کا نکال۔ کہ شاید تجھکو بھی کام ہو۔ دو بھائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا

دیگری بسعی بازوی خود باری این توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمتی نکنی تا از مشقت

دوسرا ساتھہ کوشش بازو کے کہاتا تھا ایک مرتبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کو کیوں خدمت نہیں کرتا ہے تو تا محنت

کار کردن برہی گفت تو چرا کاری نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی کہ خردمندان

کے کام کرنیسے چھوٹے تو کہا تو کیوں کام نہیں کرتا تا تو خواری خدمت سے خلاصی پاوے۔ کہ داناؤں نے

گفتہ اند کہ نان خود خوردن و نشستن بہ کہ کمر زرین بخدمت بستن حیث بدست آہک

کہا ہے کہ روٹی اپنی کہانا اور بیٹھنا بہتر کہ پٹکا زرین بیچ خدمت کے باندھنا۔ ساتھہ ہاتھ کے

تفتہ کردن خمیر + بہ از دست بر سینہ پیش امیر + قطعہ عمر گرانمایہ درین صرف شد + تا چہ

چونہ کا گرم کرنا خمیر۔ بہتر ہے ہاتھہ اوپر سینہ کے آگے امیر کے + عمر بیش قیمت اسی میں خرچ ہوئی

خورم صیف چہ پوشم شتا + ای شکم خیرہ بنانی بساز + تا نکنی پشت بخدمت دوتا حکایت

تا کیا کہاوے گرمی میں اور کیا پہنوے جاڑے میں۔ ای پیٹ بہوکے ساتھہ ایک روٹی کے موافقت کر تا نکرے تو

کسی مژدہ پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم کہ فلان دشمن ترا خدا تعالی برداشت گفت

کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کے لیگیا۔ اور کہا سنا کہ فلانے دشمن تیرے کو خدا تعالی نے اوٹھا یا۔

ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت فرد اگر بمرد عدو جای شادمانی نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی

کہا کچھہ سنا تو نے کہ مجکو چھوڑا۔ اگر مرا دشمن جگہ خوشی کی نہیں ہے۔ کہ زندگی ہماری بھی ہمیشہ

نیست حکایت گروہی حکما در بارگاہ کسری بمصلحتی سخن ہمیگفتند و بزرجمہر کہ مہتر

نہیں ہے۔ ایک گروہ حکیموں کا بیچ بارگاہ نوشیروان کے ایک مصلحت کیلئے بات کہتے تھے۔ اور بزرجمہر کہ

ایشان بود خاموش بود سوال کردند کہ با ما درین بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیران

سردار انکا تہا چپ تہا سوال کیا اسکو کہ ساتھہ ہمارے بیچ اس گفتگو کے کیوں بات نہیں کرتا تو۔ کہا وزیر مانند

بر امثال اطبا اند و طبیب دوا ندہد مگر سقیم پس چون بینم کہ رای شما بر صوابست مرا بر سر آن

حکیموں کے ہیں اور طبیب دوا نہیں دیتا ہے مگر بیمار کو پس جب میں دیکھتا ہوں میں کہ تدبیر تمہاری اوپر راستی کی ہے

سخن گفتن حکمت نباشد مثنوی چو کاری بے فضول من بر آید + مرا در وے

میرا اوپر اس بات پر بات کہنا حکمت نہووے۔ جو ایک کام بغیر بولنے میرے نکلے بر آوے۔ مجھکو بیچ اوسکے

سخن گفتن نشاید + وگر بینم کہ نابینا و چاہست + اگر خاموش بنشینم گناہست

بات کہنا نچاہیے۔ اور اگر دیکھوں میں کہ اندہا اور کنواں ہے۔ اگر چپ رہوں یا بیٹھوں میں گنہ ہے۔

حکایت ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد گفت بخلاف آن طاغی کہ بغرور

ہارون رشید کو جب ملک مصر کا سلامت ہوا۔ کہا اوپر خلاف اس حد سے گذرنیوالے کے کہ بغرور

ملک مصر دعوی خدائی کرد نہ بخشیم این ملک را الا بخسیس ترین بندگان آوردہ اند سیاہی داشت

ملک مصر کے دعوی خدائی کا کہیا نہ بخشونگا میں اس ملک کو مگر ساتھ کمترین بندے کے ایک حبشی رکھتا تھا

عقل و درایت و نا بجائی بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر

کہتے ہیں کہ عقل اور دانائی اسکی ایک جگہ نہ تہی کہ ایک گروہ دہقانوں مصر کا گلہ اسکے پاس لائے کہ ہم نے روئی بوئی

کنار نیل و باران بیوقت آمد تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم گفت مثنوی

تہی اوپر کنارے نیل کے اور مینہ بیوقت برسا اور تباہ ہوگئی اس نے کہا چاہیے تہا پشم بونا حکیم و شاعر

اگر روزی بدانش بر فزودی + ز نادان تنگ روزی تر نبودی + بنادان آنچنان روزی رساند

نے کہا اگر روزی دانائی پر زیادہ کرتا + نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہوتا - ساتھ نادانوں کے ایسی

کہ دانا اندران حیران بماند مثنوی بخت و دولت بکاردانی نیست + جز بتائید آسمانی

کہ دانا لوگ اس میں حیران رہیں - نصیبا اور دولت ساتھ کام جاننے کے نہیں ہے سوائے مدد آسمان کے نہیں

نیست + کیمیا گر بغصہ مردہ و رنج + ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج + اوفتادست در جہان بسیار

ہے - کیمیا گر ساتھ غصے کے رہتا ہے اور رنج کے - احمق نے بیچ اجاڑ کے پایا خزانہ + پڑ رہے بیچ جہان کے

بی تمیز ارجمند و عاقل خوار حکایت یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردہ خواست تا در

بہت بے عقل صاحب درجہ اور عقلمند اور خوار + ایک کے بادشاہوں سے لونڈی چین کی لائے چاہا تو بیچ

حالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد مر او را بسیاہی بخشید

حالت مستی کے ساتھ اسکے جمع ہووے لونڈی نے منع کیا - بادشاہ بیچ رنج کے گیا اور خاص کر اسکو بخشا

واش کہ لب زبرینش از پرہ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بگریبان فرو هشتہ ہیکلی کہ صخر جنی

حبشی کہ ہونٹ اوپر کا اسکے نتھنی ناک سے گذرا تھا اور نیچے کا اسکا گریبان سے نیچے لٹکا ایسی شکل تہی کہ صخر

از طلعتش برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدی فرو گوئی تا قیامت زشت روئی

جن دیکھنے اسکے سے بہاگتا تھا اور چشمہ گندہ کا بغل اسکی سے بدبو کرتا تھا - کہتے تو قیامت تک بدشکل

بر و ختم ست و بر یوسف نکوئی + قطعہ شخصے نہ چنان کریہ منظر + کز زشتی او خبر توان داد

منہ ہوتا - اوپر اسکے ختم ہے اور اوپر یوسف کے خوبصورت - کوئی شخص کہ ایسا نہیں بدشکل کہ بدبوئی اسکی

گند بغلش نعوذ باللہ + مردار بآفتاب مرداد + آوردہ اند کہ دران مدت سیاہ را نفس

سے خبر دے سکیں اور ... ایک بغل پناہ اللہ کی جیسے مردار ہوتا بیچ مہینے بہادوں کے کہتے ہیں بیچ اس

طالب بود و شہوت غالب مہرش بجنبید مہرش بر داشت بامدادان کہ ملک

مدت کے حبشی کو نفس کی خواہش ہوئی اور شہوت غالب تہی آتش اسکی بہڑکی اور محبت اسکی تو صبح کیوقت بادشاہ

کنیزک را بصحبت و منافقت حکایت نگفتند بخشم بگرفت فرمود تا سیاه را با کنیزک استوار

لونڈی سے کچھ نہیں ڈھونڈا اور نہ پایا لوگوں نے اس سے کہا غصہ پکڑا اور فرمایا تو حبشی کے تئیں ساتھ لونڈی کے

ببندند و از بام جوسق بقعر خندق در اندازند یکی از وزرای نیک محضر آنجا بود روی

محکم باندھیں اور کوٹھے بلندی سے بیچ نگہبان خندق کے ڈالیں ایک وزیر بیرون نیک خصلت اس جگہ موںہہ

شفاعت بر زمین نهاد و گفت سیاه بیچاره را درین خطائی نیست که سایر بندگان بنوازش

شفاعت کا اوپر زمین کے کہا اور کہا حبشی بیچارہ کو اسمیں خطا نہیں ہے کہ تمام بندے ساتھ سرفراز

خداوندی متعودند گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چه شدی که من اورا افزون تر

صاحبی کے عادت کئے گئے ہیں کہا اگر بیچ مباشرت اوسکی کے ایک رات دیر کرتا کیا ہوتا کہ میں اسکو زیادہ تر

از بہای کنیزک دلداری کردمی گفت ای خداوند آنچه فرمودی معلوم است لیکن نشنیدی که حکما گفته اند

قیمت لونڈی سے دیتا کہا اے صاحب جو کچھ فرمایا تو نے معلوم ہے پر نہیں سنا ہے کہ حکیموں نے

بیت

تشنہ سوختہ بر چشمہ حیوان چو رسید + تو مپندار کہ از پیل دمان

کہا ہے بیچ اس معنے کے + پیاسا جلا ہوا بیچ چشمہ روشن کے جب پہونچا + تو مت جان کہ ہاتھی مست

اندیشد + ملحد گرسنہ در خانہ خالی بر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد +

سے اندیشہ کرے + مشرک بھوکا بیچ گھر خالی کے بہر خوان + عقل باور نہیں کرتی کہ ماہ رمضان سے

ملک را این لطیفہ پسند آمد و گفت اکنون سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را

بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کو واسطے تیرے بخشا میں نے لونڈی کو کیا کروں میں کہا لونڈی

ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردہ سگ ہم اورا شاید قطعہ ہرگز او را بدوستی مپسند + کہ رود جای

بھی ساتھ حبشی کے بخش کہ جھوٹھا ہی اس کا اسی کے تئیں چاہیے ہرگز اوسکو بیچ دوستی کے مت پسند کر

ناپسندیدہ + تشنہ را دل نخواہد آب زلال + نیم خوردہ دہان گندیدہ +

کہ جاوے جگہ ناپسندیدہ۔ پیاسے کو دل نچاہے پانی میٹھا + جوٹھا موںہہ گندہ دہن کا +

حکایت سکندر رومی را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب را بچہ گرفتی کہ ملوک پیشین را خزاین

سکندر رومی کو پوچھا شہروں مشرق اور مغرب کو کس طرح لیا تو نے کہ بادشاہوں

و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود چنین فتحی میسر نشد گفت بعون خدای عز و جل

اگلے کو خزانہ اور عمر اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تہا۔ اور ایسی فتح ایک میسر نہوئی کہا ساتھ مدد

ہر مملکتی را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسوم خیرات گذشتگان

خدا غالب اور بزرگ کے جس ملک کو کر لیا میں نے رعیت اسکی کو نہ آزردہ کیا میں نے اور رسم نیکوں گذری ہوئی

باطل نکردم نام پادشاہان خبر بہ نیکوئی نبردم قطعہ این ہمہ ہیبت چو می بگذرد + بخت
برباد نہ کی بیٹھنے اور نام بادشاہوں کا سوائے نیکی کے نہ لیگیا ہیں یہ سب ہیچ ہے جو گذرتا ہے نصیبا اور تخت
تخت و امر و نہی و گیر و دار + نام نیکان رفتگان ضائع مکن + تا بماند نام نیکت پایدار
اور حکم اور منع اور پکڑ لینے اور دے ہر نیکیا۔ نام نیک گئے ہوؤں کا تباہ مت کر۔ تا رہے تیرا نام نیک بیرقائم

باب دوم در اخلاق درویشان

باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چگوئی در حق فلان عابد کہ دیگران
ایک نے بزرگوں سے کہا ایک فقیر کے تئیں کیا کہتا ہے تو بیچ حق فلانے عابد کے کہ دوسروں نے
در حق وی بطعنہ سخنہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی
بیچ حق اسکے کے ساتھ طعنہ کے باتیں کہی ہیں کہا او پر ظاہر اسکے کے عیب نہیں دیکھتا ہوں میں اور باطن اسکے
دانم قطعہ ہر کرا جامہ پارسا بینی + پارسا دان و نیک مرد انگار + ور ندانی کہ در نہانش چیست
غیب نہیں جانتا ہوں میں + جس کسیکا جامہ پرہیزگاری کا دیکھے تو۔ پارسا جان اور نیک مرد معلوم کر۔ اگر نجانے تو
محتسب را درون خانہ چہ کار + حکایت درویشی را دیدم کہ سر بر آستان کعبہ
اسکے کے کیا ہے۔ کوتوال کو بیچ گھر کے کیا کام + ایک فقیر کو دیکھا میں نے کہ سر اوپر دہلیز کعبہ
ہمی مالید و ہمی نالید کہ یا غفور و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید قطعہ عذر تقصیر خدمت
کے ملتا تھا اور روتا تھا کہ اے گناہ بخشنے والے اور رحم کرنیوالے تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل سے کیا آوے عذر
آوردم + کہ ندارم بطاعت استظہار + عاصیان از گناہ توبہ کنند + عارفان از عبادت
تقصیر خدمت کا لایا ہوں کہ نہ رکھا میں ساتھ بندگی کے مدد۔ گنہگار گنہ سے توبہ کرتے ہیں عارف بندگی سے
استغفار + عابدان جزای طاعت خواہند و بازرگانان بہای بضاعت من بندہ
استغفار کرتے ہیں۔ عابد بدلہ بندگی کا چاہتے ہیں + اور سوداگر مول پونجی کا۔ میں بندہ
امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت اصنع بی ما انت اہلہ
امید لایا ہوں۔ نہ بندگی ساتھ گدائی کے آیا ہوں میں نہ ساتھ سوداگری کے کر تو ساتھ میرے وہ چیز کہ لائق
بیت گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم + بندہ را فرمان نباشد ہرچہ فرمائی بر آنم +
گر ماری تو اور اگر بخشے منہ اور سر اوپر دہلیز کے ہوں میں + بندے کے تئیں حکم نہو جو کچھ فرماوے تو اوپر اسکے
قطعہ بر در کعبہ سائلی دیدم + کہ ہمی گفت و میگریستی خوش + من نگویم کہ طاعتم بپذیر + قلم عفو بر گناہم کش
ہوں میں۔ اوپر دروازہ کعبہ کے ایک سائل دیکھا میں نے کہ کہتا تھا اور روتا تھا خوش نہیں کہتا میں کہ بندگی

کشش + قطعه خلق در ملک خدا از همه جنسی باشد + صالحان حرم و گبر بدر گه باز ندیم + هر کسی را عملی

کہ ہیچ + خلق بیچ ملک خدا کے سب جنس سے ہوتی ہے + اے بنیاد بخشش پکڑو کہ ہم رند ہیں + جس کسی کو

هست و امیدی دارد + ما گدا ایم درین ملک نه بازرگانیم حکایت عبدالقادر گیلانی

عمل ہے اور امید رکھتا ہے + ہم فقیر ہیں اس ملک میں نہ سوداگر ہیں ہم + کہانی عبدالقادر گیلانی کو

را دیدیم رحمة الله علیه در حرم کعبه روی بر حصبا نهاده بود میگفت ای خداوند بخشای و اگر

دیکھا میں نے رحمت ہو اللہ کی اوپر اوسکے بیچ خانہ کعبہ کے منہ اوپر سنگریزہ کے رکھا تھا اور کہتا تھا

مستوجب عقوبتم مرا روز قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان شرمسار نباشم قطعه روی

اے صاحب بخشش کر اور اگر لائق عذاب کے ہوں میں تو بیچ قیامت کے اندھا اوٹھانا بیچ منہہ نیکوں کے شرمندہ نہ ہوں میں

بر خاک عجز میگویم + هر سحرگه که باد می آید + ای که هرگز فرامشت نکنم + هیچت از بنده یاد می آید

منہہ پر خاک عاجزی کے کہتا ہوں میں ہر صبح کے وقت کہ ہوا آتی ہے + ایک ہرگز بھلاتا تجھے نکروں میں + کچھ تم کو بندے سے

حکایت دزدی بخانه پارسائی در آمد چندانکه طلب کرد چیزی نیافت

یاد آتی ہے ایک چور بیچ گھر ایک فقیر کے آیا جتنا کہ طلب کیا کچھ نہ پایا۔ دلتنگ ہوا

دلتنگ شد پارسا خبر شد گلیمی که بران خفته بود در راه دزد انداخت تا محروم نشود قطعه

فقیر کو خبر ہوئی وہ گودڑی کہ اس پر سوتا تھا بیچ رستہ چور کے ڈالی تو کہ محروم نجاوے

شنیدم که مردان راه خدا + دل دشمنان هم نکردند تنگ + ترا کی میسر شود این مقام + که

سنا میں نے کہ مرد راہ خدا کے بندے۔ دل دشمنوں کا نہیں کرتے تنگ + تجھکو کب میسر ہو مقام

با دوستانت خلافست و جنگ + مودت اهل صفا چه در روی و چه در قفا نه چنان کز پست عیب

کہ ساتھ دوستوں کے تیرے خلاف ہے اور لڑائی + دوستی اہل صفا کی کیا ظاہر میں اور کیا پیچھے میں ایسی کہ پیچھے

گیرند و پیشت میرند فرد در برابر چو گوسفند سلیم + در قفا همچو گرگ مردم در فرد

تیرے عیب پکڑیں اور آگے تیرے مریں۔ برابر میں مانند بکری کے سلامت پیچھے میں مانند بھیڑیے آدمی

هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد + بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد حکایت

کھانیوالے کے۔ جو کوئی عیب اون کا آگے تیرے لاوے اور گنے۔ بیشک عیب تیرا آگے اوروں کے لیجاویگا

تنی چند از روندگان متفق سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم

چند آدمی سالکوں سے اتفاق کر کے واسطے سیر کرتے تھے اور شریک رنج اور خوشی کے چاہا میں نے کہ رفاقت

موافقت نکردند گفتم از کرم اخلاق بزرگان بدیعست روی از مصاحبت درویشان

کروں نہیں موافقت کی انہوں نے کہا میں نے بخشش اور خلق بزرگوں کا عجیب ہے منہہ صحبت اس فقیر کی سے

گر نه بینی فایده و دریغ آمدن که من از نفس خویش اینقدر قوت و سرعت همی شناسم که در

پھیرنا اور فائدہ افسوس رکھنا اسواسطے کہ نہیں سمجھ ذات اپنی کے اسقدر قوت اور چالاکی پہچانتا ہوں میں

خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار خاطر شعر اِن لَّم اَکُن رَاکِبَ الْمَوَاشِی +

کہ بیچ خدمت مردونکے یار شوخ اور مبارک ہوؤں میں بوجھ خاطر کا اگرچہ نہیں ہوں میں سوار ہونیوالا چار پایے کا

اَسْعی لَکُم حَامِلَ الْغَوَاشِی + یکی از ایشان گفت ازین سخن که شنیدی دلتنگ مدار که درین

کوشش کرونگا میں واسطے تمہارے اور اٹھانیوالا ہوں زین پوش اپنا ایک نے انمیں سے کہا اس سخن سے جو کہ سنا تو نے دلتنگ

روزها دزدی بصورت درویشان بر آمده بود و خود را در سلک صحبت ما منتظم کرده شعر چه

مت رکھ کہ بیچ ان دنوں کے ایک چور صورت فقیروں کی بنا تہا اور اپنے تئیں بیچ لڑی صحبت ہماری کے پرو لیا۔ کیا جانتے

دانند مردم که در جامه کیست + نویسنده داند که در نامه چیست + از آنجا که سلامت حال درویشان است

ہیں آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے۔ لکھنے والا جانتا ہے کہ بیچ خط کے کیا ہے۔ بحکم اسکے کہ سلامت حال

گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند مثنوی صورت حال عارفان دلق است

فقیروں کے سے گمان نہ کیا انہوں نے کوئی اسکی کلا لیگئے اور ساتھ یاری کے قبول اسکو کیا۔ ظاہر حال فقیروں کا گدڑی ہے

اینقدر بس چو روی در خلقست + در عمل کوش هرچه خواهی پوش + تاج بر سر نه و علم بر دوش +

اتنا ہی کافی ہے جب منہ خلقت کیطرف ہے۔ بیچ عمل نیک کے کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن۔ تاج اوپر سر رکھ

ترک دنیا و شهوتست و هوس + پارسائی نه ترک جامه و بس + در قزاگند مرد باید بود + بر مخنث

اور علم اوپر کاندھے کے۔ چھوڑنا دنیا اور شہوت کا ہے اور حرص کا۔ پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا اور فقط۔ بیچ چلتے کے مرد

سلاح جنگ چه سود + روزی تا بشب رفته بودیم و شبانگه بپای حصار خفته که دزد

اوپر مخنث کے ہتھیار لڑائی کے کیا فائدہ۔ ایک روز رات تک چلے گئے تھے ہم اور رات کیوقت نیچے ایک قلعہ کے سوئے

بی توفیق ابریق رفیق برداشت که بطهارت میروم و بغارت میرفت فرد پارسا بین که خرقه

کہ چور بیتوفیق نے چھاگل یار کی اٹھائی کہ واسطے ضرورت پھرنیکے جاتا ہوں میں اور ساتھ لوٹ کے لیگیا۔ فقیر کو دیکھ

در بر کرد + جامه کعبه را جل خر کرد + چندانکه از نظر درویشان غایب شد برجی برفت

کہ گودڑی بیچ بغل کے کی + جامہ کعبہ کو جھول گدہے کی کی۔ یہانتک کہ نظر فقیروں کے سے غائب ہوا برج میں

و درجی بدزدید تا روز روشن شد آن تاریک مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته

گیا اور ایک ڈبہ چرایا روز روشن ہوا وہ اندھیرے کا چلنے والا ایک تھوڑی راہ گیا تھا اور یار بیگنہ

بامدادان همه را بقلعه در آوردند و بزندان کردند از آن تاریخ ترک صحبت گفتیم

سوئے ہوئے۔ فجر کیوقت سبکو بیچ قلعہ کے لے آئے اور مارا اور بیچ قیدخانے کے کیا اس تاریخ سے ترک صحبت کی ہم

وطریق عزلت گرفتیم قطعه چو قومی یکی بیدانشی کرد + نه که را منزلت ماند نه مه را

اور راہ گوشہ نشینی کی پکڑی ہم نے + جب قوم سے ایک نے نادانی کی + نہ چھوٹے کو مرتبہ رہا ہے نہ بڑے کو

نمی بینی که گاوی در علفزار + بیالاید همه گاوان ده را + گفتم سپاس و منت خدا عز و

نہیں دیکھتا ہے تو ایک بیل چراگاہ میں + آلودہ کرے تمام بیلوں گاؤں کو۔ کہا میں نے شکر اور احسان خدا

جل که از فواید درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت جدا از صحبت افتادم بمعنی یکبارگیست

غالب بزرگ کو کہ فائدوں فقیروں کے سے بے نصیب نہیں اگرچہ بیچ ظاہر کی صحبت سے جدا پڑا میں ساتھ اس

گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید مثنوی

بات کے کہ کہا تو نے فائدہ مند ہوا میں اور میرے سب جیسے لوگوں کو تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کے آتی

بیک ناتراشیده در مجلسی + برنجد دل هوشمندان بسی + اگر برکه پر کنند از گلاب + سگی در وی

ساتھ ایک احمق کے بیچ ایک مجلس کے + رنجیدہ ہوتے ہیں دل ہوشمندوں کا بہت۔ اگر حوض پر کریں گلاب سے

افتد شود منجلاب حکایت زاهدی مهمان پادشاهی بود چون بطعام بنشستند

ایک کتا اس میں پڑے ہو وے خراب + ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا جب وے کھانے سے بیٹھے تھوڑا

کمتر از آن خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر از آن کرد که عادت او بود

اس سے کھایا کہ ارادہ اس کا تھا اور جب وے نماز کے لئے اٹھے زیادہ اس سے کی جو کہ عادت اس کی

تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند فرد ترسم نرسی بکعبه ای اعرابی + کین راه

تھی۔ اسواسطے کہ گمان نیکی کا بیچ حق اوسکے کے زیادہ کریں۔ ڈرتا ہوں میں کہ نہ پہنچیگا تو کعبہ میں اے اعرابی

که تو میروی بترکستانست + چون بمقام خود آمد سفره خواست تا تناولی کند پسری داشت

کہ یہ راہ جاتا ہے تو ترکستان کی ہے + جب بیچ مقام اپنے کے آیا دسترخوان چاہا لئے کہ تھوڑا سا کھا

صاحب فراست گفت ای پدر در مجلس سلطان طعام نخوردی گفت در نظر ایشان

ایک لڑکا رکھتا تھا صاحب عقل اس نے کہا اے باپ بیچ مجلس بادشاہ کے کھانا نہ کھایا تو نے کہا

چیزی نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که چیزی نکردی که بکار آید قطعه

نظر اون کے کچھ نہ کھایا میں نے کہ کام دیں۔ اوس نے کہا کہ نماز کو بھی پھر پڑھ کہ کچھ نہیں کیا تو نے کہ کام میں آ

ای هنرها نهاده بر کف دست + عیبها برگرفته زیر بغل + تا چه خواهی خریدن ای مغرور

اے ہنروں کو رکھا ہوا اوپر ہتھیلی ہاتھ کے + عیبوں کو پکڑا ہے نیچے بغل کے۔ تو کیا چاہتا ہے خریدنا

روز درماندگی بسیم دغل + حکایت یاد دارم که در ایام طفولیت

اے مغرور دن عاجزی کے ساتھ چاندی کھوٹی کے + یاد رکھتا ہوں میں کہ بیچ ایام لڑکپن

متعبد بودم و شبخیز و مولع زهد و پرهیز باشی در خدمت پدر رحمة الله علیه نشسته بودم

عبادت کرنیوالا تھا میں اور رات کا اٹھنے والا اور حرص کرنیوالا زہد اور پرہیز کا تا ایک رات بیچ خدمت باپ کے رحمت اللہ

همه شب دیده بر هم نبسته و مصحف عزیز در کنار گرفته طایفه گرد ما خفته پدر را گفتم

اور تمام رات آنکھیں آپس میں بند کی اور قرآن پیارا بیچ گود کے لیا ہوا اور ایک گروہ گرد ہمارے سوتی تھی تو باپ کو کہا اپنے

ازین جماعت یکی سر بر نمیدارد که دوگانه بگزارد چنان خواب غفلت برده اند که گوئی

اس جماعت سے ایک سر نہیں اٹھاتا کہ دو رکعت نماز ادا کرے ایسی خواب غفلت کی لے گئے ہیں کہ کہے تو

نخفته اند که مرده اند گفت جان پدر اگر تو نیز بخفتی از آن به که در پوستین خلق افتی

نہیں سوتے ہیں بلکہ موئے ہوئے ہیں کہا اے جان باپکی اگر تو بھی سوتا اس سے بہتر کہ بیچ عیب خلق کے پڑتا

قطعه نبیند مدعی جز خویشتن را + که دارد پرده پندار در پیش + گرت چشم خدا بینی

نہیں دیکھتا ہے مدعی سوای اپنے کے کہ رکھتا ہے پردہ گمان کا آگے + اگر تجھکو آنکھ خدا دیکھنے کی

ببخشند + نبینی هیچ کس عاجزتر از خویش + حکایت یکی را از بزرگان بمحفلی اندر همی

بخشیں نہ دیکھے تو عاجز زیادہ اپنے سے کسیکو۔ ایک کو بزرگوں نے بیچ ایک مجلس کے تعریف

ستودند و در اوصاف جمیلش مبالغه همی کردند سر بر آورد و گفت من آنم که من دانم

کرتے تھے اور بیچ صفتوں خوبی اسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اٹھایا اور کہا میں وہ ہوں کہ میں جانتا ہوں

شعر کُفِیتَ اذَیً یَا مَنْ یَعُدُّ مَحَاسِنِی + عَلَانِیَتِی هٰذَا وَلَمْ تَدْرِ بَاطِنِی قطعه

میں کفایت کیا گیا ہے تو ایذا کیلئے اے وہ شخص کہ شمار کرتا ہے نیکیاں میری یہ ہیں ظاہر میرا یہ ہے اور دریافت کیا

شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست + وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش + طاوس را که بنقش

ذات میری بیچ آنکھ خلق کے خوب ہے جانظر ہے۔ اور بدی باطن کی سے ہو نہیں شرمندگی کا رکھا ہوا آگے۔

نگاریست خلق تحسین کنند او خجل از زشت پای خویش حکایت یکی از صلحای

مور کو ساتھ نقش و نگار کے بے لوگ تعریف کرتے ہیں اور وہ شرمندہ پاؤں زبون اپنے سے) ایک اولیاء اللہ

لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات او مشهور بجامع دمشق در آمد

لبنان سے کہ بزرگی اسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات اسکی مشہور طرف دمشق

بر کنار برکه کلاسه طهارت میساخت پایش بلغزید بحوض در افتاد و بمشقت

کے آیا اور پر کنارے حوض کلاسہ کے وضو کرتا تھا پاؤں اسکا کانپا اور بیچ حوض کے گرا

بسیار ازان جایگه خلاص یافت چون از نماز بپرداختند یکی از جمله اصحاب گفت

اور ساتھ محنت بہت کے اسجگہ سے خلاص ہونا پایا جب نماز سے فارغ ہوئے ایک نے تمام یاروں سے کہا

مرا مشکلیست اگر اجازت پرسیدنست گفت آن چیست گفت یاد دارم که شیخ بر روی دریای
مجھکو ایک مشکل ہے جو حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر کنارے
مغرب برفت و قدمش تر نشد امروز چه حالت بود که درین قامتی آب از هلاک چیزی
دریای مغرب کے گیا اور قدم اس کا تر نہوا آج کے روز کیا حالت تھی کہ بیچ اسقدر پانی کے مرنے سے
نمانده شیخ درین فکرت زمانی برفت پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت نشنیده که سید
کچھ نرہا شیخ بیچ اس فکر کرنیکے ایک ساعت نیچے کیا پیچھے فکر بہت کے سر اوٹھایا اور کہا نہیں سنا
عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِی مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ
ہے تو نے کہ سردار عالم نے درود ہو اللہ کا اوپر اونکے کہا واسطے میرے ساتھ خدا کی ایک وقت ہے نہیں گنجائش ہے بیچ
مُرْسَلٌ و نگفت علی الدوام وقتی چنین بودی که بجبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر وقت
اور نہ نبی جو بھیجے گئے ہیں۔ اور نہ کہا ہمیشہ کے ایک وقت ایسا ہوتا تھا کہ ساتھ جبرئیل و میکائیل کے نہ مشغول
با حفصه و زینب درساختی مُشَاهَدَةُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّی وَالْاِسْتِتَارِ مینمایند و میربایند
اور دوسرے وقت ساتھ حفصہ اور زینب کے صحبت کرتے۔ دیکھنا بزرگونکا درمیان روشنی اور پوشیدگی
فرد دیدار مینمائی و پرهیز میکنی + بازار خویش و آتش ما تیز میکنی ق اُشَاهِدُ
کے ہے۔ دکھلاتے ہیں اور چھپاتے ہیں۔ دیدار دکھلاتا ہے تو اور پرہیز کرتا ہے تو۔ بازار اپنا اور آگ ہماری تیز
مَنْ اَهْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَةٍ + فَیَلْحَقُنِی شَانٌ اَضَلُّ طَرِیْقًا + یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ
دیکھتا ہوں میں اس شخص کو اور دوست رکھتا ہوں میں بغیر وسیلے کے پس لاحق ہوتا ہے مجھکو کہ گم کرتا ہوں میں راہ۔ روشن کرتا
یُطْفِی بِرَشَّةٍ + کَذَالِكَ تَرَانِی مُحْرَقًا وَغَرِیْقًا + مثنوی یکی پرسید زان گم کرده
ہوں آگ کو پس وہ بجھاتا ہے ساتھ چھینٹوں پانی کے۔ ایسا ہی دیکھتی تو مجھے سوختہ اور غرق۔ ایک نے پوچھا اوس گم
فرزند + که ای روشن گهر پیر خردمند + ز مصرش بوی پیراهن شنیدی + چرا در چاه کنعانش
کئے فرزند سے کہ اے روشن ذات بوڑھے عقلمند۔ مصر سے اس کی بو پیرہن کی سنی تو نے کیوں بیچ چاہ
ندیدی + بگفت احوال ما برق جهانست + دمی پیدا و دیگر دم نهانست + گهی بر
کنعان کے نہ دیکھا تو نے کہا احوال ہمارا مانند بجلی کو دنے والی کی ہے۔ ایک دم ظاہر اور دوسرے دم پوشیدہ ہے
طارم اعلی نشینیم + گهی بر پشت پای خود نبینیم + اگر درویش بر حالی بماندی + سر دست از
کبھی اوپر بلند محل کے بیٹھتا ہوں میں کبھی اوپر پشت پاؤں اپنے کے نہیں دیکھتا ہوں میں۔ اگر فقیر اوپر ایک حال کے رہتا تو ہاتھ
دو عالم برفشاندی + حکایت در جامع بعلبک وقتی کلمه همی گفتم
دونوں عالم سے جھاڑتا۔ کہانی۔ بیچ مسجد بعلبک کے ایک وقت کلمہ کہتا تھا میں

بطریق وعظ با جمعی افسرده دل مرده راه از عالم صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفس

ساتھ راہ نصیحت کے ساتھ ایک گروہ سست اور دلمردہ کے عالم ظاہر سے بیچ عالم معنے کی نہ لیگیا دیکھا میں نے

در وی نمیگیرد و آتش من در هیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم تربیت ستوران و آئینه داری در محلت

کہ دم میرا اثر نہیں کرتا اور آگ میری بیچ لکڑی گیلی کے اثر نہیں کرتی افسوس آیا مجھکو سکھلانا جانوروں کو

کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسله سخن دراز در معنی این آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ

اور شیشہ پکڑانا اندھونکے لیکن دروازہ حقیقت کا کھلا تھا اور زنجیر بات کی لمبی بیچ معنے اس آیت کے۔ ہم قریب

مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد سخن بجائی رسانیده که گفتم قطعه دوست نزدیکتر از من بمن است

ہیں طرف اسکی رگ گردن سے۔ بات بیچ اسجگہ کے پہونچائی کہ کہا میں نے۔ دوست نزدیک بہت مجھے

وین عجب تر که من از وی دورم + چکنم با که توان گفت که او + در کنار من و من مهجورم

طرف میری سے۔ یہ تعجب زیادہ کہ میں اس سے دور ہوں۔ کیا کروں کس ساتھ کہہ سکیے کہنا کہ وہ۔

من از شراب این سخن مست بودم و فضاله قدح در دست که رونده بر کنار مجلس گذر

اور میں اس سے دور ہوں۔ میں اس باتکے شراب سے مست تھا اور جوٹھا پیالہ کے بیچ ہاتھ کے کہ ایک

کرد و دور آخر در وی اثر کرد و نعره زد که دیگران بموافقت وی در خروش آمدند

سالک اوپر کناری مجلس کے گذرا اور دور آخر نے بیچ اسکے اثر کیا اور نعرہ مارا دوسر ساتھ موافقت

و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان الله دوران با خبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور

کے آئے اور کچے مجلس کے بیچ جوش کے۔ کہا میں نے پاک ہے اللہ دور ساتھ خبر کے بیچ حضور کے اور نزدیک

قطعه فهم سخن چون نکند مستمع + قوت طبع از متکلم مجوی + فسحت میدان ارادت بیار + تا بزند

نزدیک ہے دور۔ سمجھنا بات کا جب نکرے سننے والا۔ قوت طبع کی کلام کرنے والے سے ڈھونڈھ کشادگی

مرد سخنگوی گوی حکایت شبی در بیابان مکه از بیخوابی پای رفتنم نماند سر بنهادم

تاکہ مارے مرد بات کہنے والا گیند۔ ایک رات بیچ جنگل کے بیخوابی سے پاؤں چلنے والے میرے رہ گئے سر رکھا

و شتربان را گفتم دست از من بدار قطعه پای مسکین پیاده چند رود + کز تحمل ستوه شد

میں نے اور شتربان کو کہا میں نے ہاتھ مجھسے رکھ۔ پاؤں مسکین پیادے کا کب تک چلے کہ بار برداری سے

بختی + تا شود جسم فربهی لاغر + لاغری مرده باشد از سختی + گفت ای برادر حرم

عاجز ہوا اونٹ۔ جب تک ہووے جسم موٹا دبلا مرا ہوا ہووے سختی سے۔ کہا ای بھائی

در پیش است و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی نشنیده که گفته اند بیت

کعبہ آگے ہے۔ اور چور پیچھے۔ اگر گیا تو لیگیا تو اور اگر سویا تو مرا تو اور نہیں سنا تو نے کہ کہا ہے

خوش است زیر مغیلان براہ بادیہ خفت + شب رحیل ولی ترک جان بباید گفت حکایت

خوش ہے نیچے ببول کے راہ جنگل کے سونا۔ رات کوچ کی لیکن ترک جان کی چاہیے کہنا۔ کہانی

پارسائی را دیدم بزخم پلنگ گرفتار و بہیچ دارو بہ نمیشد مدتہا دران رنجور بود

ایک فقیر کو دیکھا پھنسا ہوا بیچ زخم کے کہ زخم چیتے کا کھایا اور کوئی دوا سے اچھا نہ ہوتا تھا مدتوں

وشکر خدای عز و جل علی الدوام گفتی پرسیدندش کہ شکر چہ میگوئی گفت شکر آنکہ

بیچ اس درد کے رہا اور شکر خدا تعالیٰ بزرگ کا ہمیشہ کہتا تھا پوچھا اسکو کہ شکر کیوں کہتا ہے تو کہا شکر

بمصیبتی گرفتارم نہ بمعصیتی قطعہ گر مرا زار بکشتن دہد آن یار عزیز + تا نگوئی کہ در آندم

اوس کا کہ بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں نہ بیچ گناہ کے۔ اگر مجھ لاغر کو ساتھ مارنے کے حکم دیوے یار پیارا۔ ہرگز

غم جانم باشد + گویم از بندہ مسکین چہ گنہ صادر شد + کو دل آزردہ شد از من غم آنم

غم جان کا مجھکو ہووے۔ کہوں کہ اس بندہ غریب سے کیا گناہ ظاہر ہوا۔ کہ دل آزردہ ہوا مجھ سے غم اسکا

باشد بلی مردان خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نبینی کہ یوسف صدیق در آنحال

مجھکو ہووے۔ ہاں مرد خدا مصیبت کو اوپر گناہ کے اختیار کرتے ہیں۔ نہ دیکھا تو کہ یوسف صدیق

گفت قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ حکایت درویشی را

نے بیچ اسی حال کے کیا کہا۔ کہا یوسف نے ای پروردگار میرے زندان دوست تر ہے طرف میری اس چیز

ضرورتی روی نمود گلیمی از خانہ یاری بدزدید حاکم فرمود کہ دستش را ببرند صاحب

طرف ... ایک فقیر کو ضرورت آئی۔ ایک گودڑی یار کے گھر سے چرائی اور خراج کی حاکم نے فرمایا

گلیم شفاعت کرد کہ من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو از حد شرع فرو نگذارم

... صاحب گودڑی نے بخشا ... میں اسکو چھوڑا۔ کہا ساتھ شفاعت تیرے کے تعزیر شرع

گفت آنچہ فرمودی راست گفتی ولیکن از مال وقف چیزی بدزد قطعش

کی نہ چھوڑونگا میں۔ کہا جو کچھ فرمایا تونے سچ ہے ... کوئی مال خیرات سے ایک چیز چراوے

لازم نیاید کہ الفقیر لا یملک ہرچہ درویشانراست وقف ... حاکم ازو

کاٹنا اسکا لازم نہ آوے خیراتی مال نہیں ملک کسیکا جو کچھ کہ فقیروں کا ہے خیرات ... حاکم نے

دست بداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہان بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی

اوس سے ہاتھ اوٹھایا اور ملامت کرنا پکڑا۔ کہ جہان اوپر تیرے تنگ آیا تھا کہ چوری نہ کی تونے

خانہ چنین یاری گفت ای خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانہ دوستان

مگر گھر ایسے یار کے ... کہا ای صاحب نہیں سنا تونے کہ کہا ہے گھر دوستوں کا

بر در دشمنان مکوب شعر چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده + دشمنان را پوست گیر

چوکہٹ اور دروازہ دشمنوں کا مت کوٹ + جب بیچ سختی کے رہے تو تن اپنا ہاتھ عاجزی کے مت دے + دشمنوں کی کہال

دوستان را پوستین حکایت یکی از پادشاهان پارسائی را دید گفت هیچت از ما یاد

کھینچ ڈال اور دوستوں سے جو کچہ پاس ہے دے ہو ایک بادشاہوں نے ایک فقیر کو دیکہا کہا تجہکو کچہ ہم سے یاد

می آید گفت بلی وقتیکه خدا را فراموش میکنم فرد هر سو دود آنکس ز بر خویش براند +

آتا ہے کہا ہاں جس وقت کہ خدا کے تئیں بہلاتا ہوں میں ۔ ہر طرف دوڑتا ہے وہ کہ اسکو دروازہ اپنے سے نکال دیتا

وانرا که بخواند بدر کس ندواند حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاهی را در

ہے اور اس کو بلاتا ہے بطرف کسی دروازے کے نہیں دوڑاتا ہے ایک نے نیکوں سے بیچ خواب کے دیکہا ایک

بهشت و پارسائی را در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب

بادشاہ کو بیچ بہشت کے اور پرہیزگار کو بیچ دوزخ کے پوچھا کہ سبب درجوں اسکے کا کیا ہے اور سبب

درکات آن چه که مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد که این پادشاه بارادت درویشان

فروتری اسکی کیا کہ آدمی برخلاف اسکے پہچانتے ہیں آواز آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتہہ خواہش کرنے فقیروں کے

در بهشت و این پارسا بتقرب پادشاهان در دوزخ قطعه دلقت بچه کار آید و تسبیح و مرقع +

بیچ بہشت کے اور یہ فقیر بسبب قرب کے پادشاہوں کے بیچ دوزخ کے ۔ گدڑی تیری بیچ کس کام کے آتی ہے اور

خود را ز عملهای نکوهیده بری دار + حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست + درویش صفت

اپنے آپ کو برے کاموں سے پاک رکہ + حاجت ساتہہ ٹوپی برکی کے رکھنا تجہکو لازم نہیں ہے + درویش

باش و کلاه تتری دار حکایت پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از کوفه بدر آمد و همراه

کی مانند رہ اور ٹوپی ترکی رکہہ کہانی ایک پیادہ سر اور پاؤں ننگا ساتہہ قافلہ حجاز کے کوفے سے باہر

ما شد نظر کردم معلومی نداشت خرامان همی رفت و میگفت قطعه نه باشتر سوارم نه چو

اور ساتہہ ہمارے ہوا نظر کی میں نے اور خوراک نہ رکھتا تہا خوش رفتار جاتا تہا اور کہتا تہا ۔ نہ اوپر اونٹ کے

اشتر زیر بارم + نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم + غم موجود و پریشانی معدوم ندارم

سوار ہوں میں مانند اونٹ کی نیچے بوجہہ کے ہوں میں ۔ نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا ہوں میں ۔ غم ہستی

نفسی میزنم آسوده و عمری بسر آرم + اشترسواری گفتش ای درویش کجا میروی

اور پریشانی نیستی کی نہیں رکہتا ہوں میں ۔ ایک دم مارتا ہوں میں آسودہ اور عمر گذرانتا ہوں میں ۔ ایک اونٹ سوار نے

برگرد که بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نهاد و برفت چون

پہر جا کہ کہاں جاتا ہے پہر کر ساتہہ سختی کے مرے گا نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکھا اور گیا

بخانه محمود رسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فرود آمد و گفت ع

بیچ گھر محمود کے پہنچے ہم دولتمند کے تئیں موت آ گئی پہنچی فقیر اوپر سرہانے اسکے کے نیچے آیا اور کہا

ما بسختی نمردیم و تو بر بخت نمردی بیت شخصی همه شب بر سر بیمار گریست +

ہم ساتھ سختی کے نہ مرے اور تو اوپر دولت کے مرا تو۔ ایک شخص تمام رات بیمار کے سر پر رویا

چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست قطعه ای بسا اسپ تیز رو که بماند + که خر لنگ

جب دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا۔ ای بہت گھوڑے تیز چلنے والے کہ رہے کہ گدھا لنگڑا

جان بمنزل برد + بسکه در خاک تندرستان را + دفن کردیم و زخم خورده نمرد +

جان بیچ منزل کے لیگیا۔ بہت اتفاق ہوا کہ تندرستونکو دفن کیا ہم نے اور زخم کھایا ہوا نمرا

حکایت عابدی را پادشاهی طلب کرد اندیشید که داروی بخورم تا ضعیف شوم

ایک عابد کو ایک بادشہ نے بلایا اندیشہ کیا کہ ایک دوا کھاؤں میں تو ناتوان ہوؤں میں

تا مگر اعتقادی که در حق من دارد زیادت کند آورده که داروی قاتل بود بخورد و بمرد

تا اعتقاد کہ بیچ حق میرے کے رکھتا ہے زیادہ کرے نقل کرتے ہیں کہ دوا قتل کرنیوالی تھی کھائی

قطعه آنکه چون پسته دیدمش همه مغز + پوست بر پوست بود همچو پیاز + پارسایان

اور مرا۔ وہ شخص کہ مانند پستہ کی دیکھا میں نے اسکو تمام مغز۔ چمڑا اوپر چمڑے کے مانند پیاز کی [illegible]

روی در مخلوق + پشت بر قبله میکنند نماز + فرد چون بنده خدای خویش خواند +

روبرو خلق کے۔ پشت طرف قبلے کے کرتے ہیں نماز۔ جب بندہ خدا اپنے کو یاد کرے

باید که بجز خدا نداند حکایت کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس

چاہیے کہ سوا خدا کے کسیکو نجانے۔ کہانی ایک کاروانکو بیچ زمین یونان کے چوروں نے مارا اور نعمت

بردند بازرگانان گریه و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را شفاعت آوردند و فایده

بہت لیگئے سوداگروں نے رونا و زاری بہت کی اور خدا اور پیغمبر کو بخشلانے کیلئے لائے۔ فائدہ

نبود شعر چو پیروز شد دزد تیره روان + چه غم دارد از گریه کاروان + لقمان حکیم

نکیا۔ جب فتح مند ہوا چور اندھیرے جانیوالا۔ کیا غم رکھے رونے قافلے سے۔ لقمان حکیم

اندران کاروان بود یکی گفتش از کاروانیان اینان را مگر نصیحتی کنی و موعظت گوئی

بیچ اس قافلے کے تھا ایک نے کہا۔ کمو قافلہ والوں سے ان کو مگر ایک نصیحت کرے تو اور نصیحت

که طرفی از مال ما دست بدارند که دریغ باشد چندین نعمت که ضایع شود

کہے تو شاید کہ تھوڑا سا مال ہمارے سے ہاتھ رکھیں کس واسطے کہ افسوس ہووے اتنی نعمت کہ ضائع ہووے

گفت دریغ کلمهٔ حکمت با ایشان گفتن قطعه آهنی را که موریانه بخورد + نتوان برد
کہا افسوس کلمہ حکمت کا ہووے ساتھ اونکے کہنا - اس لوہے کو کہ زنگ کہا گیا
ازو بصیقل زنگ + با سیه دل چه سود گفتن وعظ + نرود میخ آهنی در سنگ +
نہ سکے لیجانا اوس سے ساتھ صیقل کے زنگ - ساتھ سیاہ دل کے کیا فائدہ کہنا نصیحت - نہ جاوے میخ
قطعه بروزگار سلامت شکستگان دریاب + که جبر خاطر مسکین بلا بگرداند + چو سائل از
روزگار سلامت میں ٹوٹے ہوؤں کو پہچان - کہ جوڑنا دل مسکین کا بلا کو پھیر دیتا ہے - جب سوال کرنیوالا
تو بزاری طلب کند چیزے + بده وگرنه ستمگر بزور بستاند + حکایت چندانکه مرا شیخ
تجھسے ساتھ نرمی کے طلب کرے ایک چیز - دے وگرنہ ظالم زبردستی لیویگا - جسقدر کہ مجھے شیخ
ابوالفرج بن جوزی رحمة الله علیه ترک سماع فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت
بزرگ ابوالفرج بیٹا جوزی کا رحمت خدا کی اوپر اوسکے ہو واسطے چھوڑنے راگ کے اور بیچ تنہا گوشہ نشینی
کردی عنفوان شبابم غالب آمدی و هوا و هوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدمی چند برفتمی
کے اشارت کرتے - زمانہ جوانی میرا کا غالب آیا تھا اور حرص اور خواہش آرزو والی خواہ مخواہ بخلاف عقل
و از سماع و مخالطت حظی برگرفتمی چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی فرد قاضی ار با ما نشیند
اور راگ اور بیٹھنے سے خوشی پکڑتا تھا جب نصیحت شیخ کی مجھکو یاد آتی کہتا ہیں - قاضی اگر
برفشاند دست را + محتسب گر می خورد معذور دارد مست را + تا شبی بمجمع قومی رسیدم
ساتھ ہمارے بیٹھے جھاڑے ہاتھ کو - محتسب اگر شراب پیوے معذور رکھے مست کو - تا ایک رات
که در میان مطربی دیدم بیت گوئی رگ جان میگسلد زخمهٔ ناسازش + ناخوشتر از
بیچ جماعت اہل قوم کے پہنچے ہم درمیان ایک مطرب کو دیکھا میں نے - کہو تو رگ جان کی کاٹتا ہے
آوازهٔ مرگ پدر آوازش + گاهی انگشت حریفان ازو در گوش و گهی بر لب که خاموش +
زخم نا موافق اوسکا - زیادہ خراب آواز موت باپ کے آواز سے اوسکے - کبھی انگلی یاروں کی اوس سے بیچ کان کے
شعر نهاج الی الصوت الاغانی لطیبها + وانت مغن ان سکت نطیب +
اور کبھی اوپر لب کے کہ چپ - اوٹھتے ہیں ہم طرف آواز راگ گانیوالوں کی واسطے خوشی کی - اور تو ایسا گانیوالا ہے
نظم نبیند کسی در سماعت خوشی + مگر وقت رفتن که دم در کشی + مثنوی چون در آواز آمد آن
اگر چپ رہے تو خوش ہیں ہم - نہ دیکھے کوئی بیچ راگ تیرے کے خوشی - مگر وقت جانیکے کہ چپ رہے تو - جب بیچ آواز کے
بربط سرای + کدخدا را گفتم از بهر خدای + پنبه ام در گوش کن تا نشنوم + یا دری بکشای
آیا وہ بربط بجانیوالا - صاحب گھر کو کہا میں نے واسطے خدا کے - روئی میرے کان میں کر تا نہ سنوں میں یا دروازہ

تا بسحرگه هم فی الجمله باستظهار یاران بموافقت کردم شبی بچند محنت بروز آوردم

تا باہر جاؤں میں حاصل کلام واسطے خاطر یارونکے موافقت کی میں نے اور ایک رات بیچ کتنی محنت کے

مؤذن بانگ بیهنگام برداشت + نمیداند که چند از شب گذشتست +

بیچ ویسکے لایا ہیں ۔ بانگینے بانگ بیوقت اٹھائی ۔ نہیں جانتا ہے کہ کتنی رات سے گذری ہے

درازی شب از مژگان من پرس + که یکدم خواب در چشمم نگشتست + بامدادان

درازی رات کی پلکوں میری سے پوچھ ۔ کہ ایک ساعت خواب بیچ آنکھوں میرے کے نہیں ہوئی + صبح دم

بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر گشادم و پیش مغنی نهادم و در کنار گرفتم

ساتھہ حکم مبارک کے ایک پگڑی سر سے اور ایک دینار کمر سے کھولا مینے اور آگے گانیوالے کے رکھا مینے اور بیچ

و بسی شکر گفتم یاران ارادت من در حق وی خلاف عادت دیدند و بر خفت عقلم

گود کے لیا میں نے اور بہت شکر کیا مینے یاروں نے خواہش میری بیچ حق اسکے کی خلاف عادت کے دیکھی اور اوپر

نهفته بخندیدند یکی از آن میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز که این حرکت

سبکی عقل میری کے پوشیدہ ہنسے ایک نے اس درمیان سے زبان طعنہ کی دراز کی اور ملامت کرنا شروع کیا کہ

مناسب رای خردمندان نکردی خرقه مشایخ بچنین مطربی دادن که همه عمرش درمی

مناسب عقل دانائوں کے نہ کی تو نے اور گدڑی بزرگوں کی ساتھہ ایسے ڈوم کے دینا کہ تمام عمر اوسکی ایک پیسہ

در کف نبوده است و قراضه در دف + مطربی دور ازین خجسته سرای + کس دوبارش

بیچ ہاتھ کے نہوا ہی اور ریزہ زر کا بیچ دف کے + ایک مطرب دور اس مبارک گھر سے ۔ کسی نے دو مرتبہ

ندیده در یک جا + راست چون بانگش از دهن برخاست + خلق را موی بر بدن برخاست + مرغ

اسکو دیکھا بیچ ایک جگہ کے سچ ہی جب آواز اوسکی منہہ سے اٹھی خلقت کو بال اوپر بدن کے کھڑے ہوے ۔

ایوان ز هول او بپرید + مغز ما خورد و حلق خود بدرید + گفتم زبان تعرض مصلحت آنست

جانور محل کا دہشت اسکی سے بھاگا مغز ہمارا لیگیا اور گلا اپنا پھاڑا ۔ میں نے کہا زبان طعنے کی مصلحت

که کوتاه کنی بحکم آنکه مرا کرامت این شخص ظاهر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان

وہ ہی کہ کوتاہ کرے تو ساتھہ حکم اوسکے کہ کرامت اس شخص کی معلوم ہوئی کہا مجھے اوپر کیفیت اسکی

تا همچنین تقرب نمایم و بر مطایبت که کرده استغفار کنم گفتم بعلت آنکه شیخ اجلم

واقف کر تاکہ ایسی نزدیکی کروں میں اور اوپر خوش طبعی کے کہ کی میں نے توبہ کروں میں کہا مینے سبب اسکے کہ شیخ

بارها بترک سماع فرموده است و مواعظ بلیغ گفته و در سمع قبول

بزرگ نے کئی مرتبہ مجھکو ترک سرود سننے کی فرمائی ہے ۔ اور نصیحتیں بہت کیں اور بیچ گوش قبول کے

سن نیایدہ تا ہر شب کہ مرا طالع میمون و بخت ہمایون بدین بقعہ رہبری کرد چہ بدست
میرے کے نہ آئیں تو آج کی رات کہ میرے تئیں نصیب مبارک نے بیچ اسجگہ کے راہ لیجانا کیا اور بیچ
این توبہ کردم کہ بقیت زندگانی گرد سماع و مخالطت نگردم قطعہ آواز خوش از کام
ہاتھ اس کے نبوا لیکے توبہ کی بیٹنے کہ باقی عمر گرد راگ و اختلاط کے نہ پہرونگا میں۔ آواز خوش تالو
و دہان و لب شیرین + گر نغمہ کند و نکند دل بفریبد + در پردہ عشاق و نہاوند و حجاز است
اور منہہ اور لب شیرین سے۔ اگر گاتا کرو گر نکرے دل فریفتہ ہوتا ہے اگر پردہ عشاق اور نہاوند اور حجاز
از حنجرہ مطرب بد و مرده نزید حکایت لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از
گلے مطرب بد کہ نہیں زیب ناک ہوتا۔ لقمان کو کہا کہ ادب کس سے سیکھا تو نے کہا بے ادبون
بی ادبان ہرچہ از ایشان در نظر ناپسند آمد از فعل آن پرہیز کردم قطعہ نگویند از سر بازیچہ
جو کچھ ان سے بیچ نظر کے ناپسند آیا کرنے اسکے سے پرہیز کیا میں نے۔ نہیں کہتے سر کھیل کے
حرفی + کزان پندی نگیرد صاحب ہوش + وگر صد باب حکمت پیش نادان + بخوانند آیدش
ایک حرف۔ کہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتا ہے صاحب ہوش کا۔ اگر سو باب حکمت کا نادان کے آگے
بازیچہ در گوش حکایت عابدی را حکایت کنند کہ شب دہ من خوردی تا سحر ختمی
اوسکو کہیل سیچ کانون کے۔ ایک عابد کی بات کرتے ہیں کہ رات کو دش سیر کہاتا تہا اور صبح تک
صاحبدلی بشنید و گفت اگر نیمہ نان بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر بودے قطعہ
ایک ختم کرتا تہا ایک صاحبدل نے سنا اور کہا اگر آدہی روٹی کہاتا اور سوتا بہت اس سے بزرگ تر ہوتا
اندرون از طعام خالی دار + تا درو نور معرفت بینی + تہی از حکمتی بعلت آن کہ
پیٹ کہانے سے خالی رکہہ۔ تاکہ بیچ اسکے نور معرفت کا دیکہے تو۔ خالی حکمت سے ہے بسبب اسکے
کہ پری از طعام تا بینی حکایت بخشایش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ
کہ بہرا ہے تو کہانے سے ناک تک۔ رحمت اللہ کی ایک گم ہوے کو بیچ گناہونکے چراغ مدد کے
داشت تا بحلقہ اہل تحقیق در آمد بیمن قدم درویشان و صدق نفس ایشان ذمایم اخلاق
والا آگے راہ کے رکہا تا بیچ گہیرے صاحب تحقیق کے آیا ساتہہ برکت قدم فقیرونکے اور سچائی ذات
اوبحماید مبدل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبان طاعنان در حق وے
انکی کے بزبان خواسکی کے ساتہہ بہلائیونکے بدلا گیا دست حرص سے چہوٹا کیا اور زبان طعنہ
ہمچنان دراز کہ بقاعدہ اولست و زہد و صلاحش نامعول فہ و بعذر توبہ توان
کرنیوالونکی بیچ حق اسکے ویسیطرح لمبی کہ اوپر قاعدہ پہلے کے ہے اور زہد اور نیکی اسکی بے اعتماد۔

رستن از عذاب خدای + دلیک تنی آن زبان مردم است + طاقت جور زبانها

چھوٹنا عذاب خدا کے سے۔ ابتک نہ سکے زبان آدمی سے خلاص ہونا۔ طاقت ظلم زبانوں کی نہ لایا

نیاوردم و شکایت پیش پیر طریقت بردم و گفتم از زبان مردم در رنجم جوابش داد کہ شکر

اور شکایت آگے پیر طریقت کے لیگیا اور کہا زبان آدمیونکی سے بیچ رنج کے ہوں میں جواب اُس کا دیا کہ

این نعمت چگونہ گزاری کہ بہتر از آنی کہ می پندارندت قطعہ چند گوئی کہ بداندیش و

شکر اس نعمت کا کسطرح گذارے تو کہ بہتر اوس سے ہے کہ گمان کرتے ہیں تجھکو کبتک کہیگا تو کہ بدسوچنے والے اور

حسود + عیب گویان من مسکینند + گہ بخون ریختنم برخیزند + گہ بدخواستنم بنشینند +

بخیل عیب کہنے والے مجھ غریب کے ہیں کبھی واسطے خون گرانے میرے کے اٹھتے ہیں کبھی واسطے برا چاہنے میرے کے بیٹھتے

نیک باشی و بدت گوید خلق + بہ کہ بد باشی و نیکت بینند + لیکن مرا حسن ظن خلائق

نیک ہووے تو اور برا تجھکو کہے خلقت۔ بہتر کہ برا ہووے تو اور نیک تجھے دیکھیں۔ لیکن مجھکو کہ خوبی گمان خلق کی

در حق من بکمالست و من در عین نقصان روا باشد اندیشہ کردن و تیمار خوردن شعر

بیچ حق میرے کے بہت ہے اور میں بیچ نہایت نقصان کے روا ہووے اندیشہ کرنا اور غم کھانا +

اِنّی لَمُستَتِرٌ مِن عَینِ جِیرَانِی + وَاللّٰہُ یَعلَمُ اِسرَارِی وَ اِعلَانِی + قطعہ در بستہ بروی

تحقیق میں چھپنے والا ہوں آنکھ ہمسایوں سے۔ اور اللہ جانتا ہے پوشیدہ میرا اور ظاہر میرا۔ دروازہ

خود ز مردم + تا عیب نگسترند ما را + در بستہ چہ سود عالم الغیب + دانای نہان و آشکارا حکایت

بند کیا اوپر منہہ کے آدمیوں کے اسواسطے کہ عیب نہ بچھادیں ہمارے۔ دروازہ بند کیا ہو کیا فائدہ اور جاننے والے غیب کا دانا پوشیدہ

پیش یکی از مشایخ گلہ کردم کہ فلان در حق من بفساد گواہی داد است گفت بصلاحش

آگے ایک بزرگوں سے گلہ کیا میں نے کہ فلانے نے بیچ حق میرے کے ساتھ فساد کے گواہی دی ہوئی ہے کہا اُسکا نیکی

خجل کن بیت تو نیکو روش باش تا بدسگال + بہ نقص تو گفتن نیابد مجال + چو آہنگ

کے سے شرمندہ کر۔ تو نیک چال ہو تا دشمن ساتھ نقص تیرے کے کہنا نہ پاوے طاقت۔ جب آواز بربط

بربط شود مستقیم + کی از دست مطرب خورد گوشمال حکایت یکی را از مشایخ پرسیدند کہ حقیقت

کی ہو درست۔ کب ہاتھ گویّے سے کہاوے گوشمال۔ ایک کو مشائخ سے پوچھا کہ

تصوف چیست گفت ازین پیش طائفہ بودند در جہان بصورت پراگندہ بمعنی جمع

اصل بات تصوف کی کیا ہے کہا اس سے آگے ایک گروہ تہا بیچ جہان کے بیچ ظاہر کے پراگندہ

و اکنون خلقی اند بظاہر جمع و بباطن پراگندہ قطعہ چو ہر ساعت از تو بجای

اور معنے میں جمع اور اب ایک خلق ہے ظاہر میں جمع اور باطن میں پریشان جب ہر گھڑی تجھہ سے بیچ

رفته ز دل - به تنهائی اندر صفائی نبینی - ورت مال و جاه است و زرع و تجارت

جاوے دل - بیچ تنہائی کے صفائی نہ دیکھے تو + اگرچہ تجکو مال اور مرتبہ ہے اور کھیت اور سوداگری

چو دل با خدایست خلوت نشینی حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب رفته بودم و سحر در کنار بیشه

جب دل ساتھ خدا کے ہے گوشہ بیٹھنے والا ہے تو - یاد رکھتا ہوں کہ ایک رات کو بیچ ایک قافلے کے تمام رات چلا تھا میں

خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود سحرگاهان نعره برزد و راه بیابان گرفت یک نفس

سو رہا ایک دیوانہ کہ بیچ اس سفر کے ساتھ ہمارے تھا صبح کے وقت نعرہ مارا اور راہ جنگل کی پکڑا اور ایکدم آرام

آرام نیافت چون روز شد گفتمش آنچه حالت بود گفت بلبلانرا دیدم که بنالش درآمده بودند

نہ پایا جب دن ہوا کہا میں نے اسکو وہ کیا حالت تھی کہا بلبلوں کو دیکھا میں نے کہ بیچ رونے کے آئی ہیں

از درخت و کبکان از کوه و غوکان در آب و بهایم از بیشه اندیشه کردم که مروت نباشد همه در

درخت سے اور چکور پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور چارپائے جنگل سے اندیشہ کیا میں نے کہ مروت نہیں کہ سب

تسبیح و من در غفلت بیکار باشد قطعه دوش مرغی بصبح مینالید + عقل و صبرم ببرد و طاقت و

بیچ تسبیح کے اور میں بیچ غفلت کے کہاں جائز ہو - کل ایک جانور صبح کو روتا تھا عقل اور صبر میرا

هوش + یکی از دوستان مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم که ترا +

لیگیا طاقت اور ہوش - ایک دوست مخلص کو - شاید آواز میری پہنچی بیچ گوش کے کہا اعتبار

بانگ مرغی چنین کند مدهوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان و من خاموش +

نکیا میں نے تجھکو آواز ایک جانور کی ایسی کرے مست - کہا میں نے یہ شرط آدمیت کی نہیں مرغ تسبیح

حکایت وقتی در سفر حجاز طایفه جوانان صاحبدل همراه ما بودند همدم و همقدم وقتها

پڑھنے والے اور میں چپکا - ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانوں صاحبدل کا ہمراہ ہمارے تھا -

زمزمه بکردندی و بیتی محققانه بگفتندی و عابدی در سبیل منکر حال درویشان

ساتھ سفر کے اکثر وقت خوش آواز کرتے تھے اور بیت حقیقت والونکی بات کہتے تھے اور ایک عابد منکر

بود و بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم بنخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب بدر آمد

فقیروں کے تھا اور بیخبر درد انکے سے تا پہونچے ہم بیچ باغ کھجوروں بنی ہلال کے ایک لڑکا سیاہ قبیلہ

آوازی برآورد که مرغ از هوا درآورد و اشتر عابد را بینداخت و راه بیابان گرفت

عرب سے باہر آیا اور ایک آواز بلند کی کہ چڑیا ہوا سے گری اور اونٹ نے عابد کو ڈالا اور رستہ بیابان کا

برفت گفتم ای شیخ آوازی در حیوان اثر کرد و ترا همچنان تفاوت نمیکند رباعی

لیا اور چلا کہا میں نے ای شیخ بیچ حیوان کے اثر کیا اور تیرے تئیں ویسی ہی تفاوت نہیں کرتی

دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست

جانے تو کہ کیا کہا مجھکو اس بلبل صبح کی نے تو تحقیق آدمی ہی اگر عشق سے بیخبر ہے - اونٹ ساتھ شعر عرب

و طرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری + شعر وَعِندَ هُبُوبِ النّاشِراتِ عَلَی الحِمَی

کے بیچ حالت کے اور خوشی کے + اگر مزا نہیں ہے تجھکو ٹیڑھی طبع کا جانور ہے تو - اور نزدیک چلنے ہوا کے

تَمِیلُ غُصُونُ البَانِ لَا الحَجَرُ الصَّلدُ + نظم بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست + دلی

اوپر مرغزار کے میل کرتی شاخیں بان کی نہ پتھر سخت - ساتھ ذکر اوسکے ہے جو کچھ دیکھتے تو بیچ شور کے

داند درین معنی کہ گوش ست + نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست + کہ ہر خاری بتسبیحش

ہے - اگر جانے بیچ ان معنی کے کہ کوئی کان ہے - نہ بلبل اوپر پھول کے تسبیح پڑھنے والی ہے - بلکہ ہر ایک کانٹا بیچ

زبانیست حکایت یکی را از ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامی نداشت وصیت کرد

تسبیح اسکی کے زبان دار ہے - ایک کو بادشاہوں سے مدت عمر کی آخر ہوئی اور قائم مقام نہ رکھتا تھا یہ وصیت

کہ بامدادان نخستین کسیکہ از در شہر در آید تاج شاہی بر سر وی نہند و تفویض مملکت بوی کنید

کی کہ صبح کیوقت پہلے جو کوئی کہ دروازہ شہر سے آوے تاج بادشاہی کا اوپر سر اوسکے کے رکھو اور سونپنا بادشاہی

اتفاقاً اول کسیکہ در آمد گدائی بود ہمہ عمر لقمہ اندوختہ و رقعہ دوختہ ارکان دولت

اتفاقاً پہلا جو شخص کہ آیا ایک کنگال تھا تمام عمر اوسنے لقمہ جمع کیئے اور ٹکرے سیئے ہوے سرداران دولت

و اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن بدو کردند

کے اور سردار درگاہ کے وصیت بادشاہ کی بجا لائے اور سونپنا کنجیوں قلعوں اور خزانوں کا ساتھ اسکے

مدتی ملک راندتا بعضی امرای دولت گردن از اطاعت او بپیچیدند و ملوک از

کیا اور ایک مدت بادشاہی کی تو تھوڑے امیروں دولت کے نے بندگی اسکی سے گردن پھیری اور بادشاہ

ہر طرف بمنازعت خاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و رعیت

ہر طرف سے واسطے جھگڑا کرنیکے اوٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا حاصل کلام سپاہ اور رعیت

بہم بر آمدند و برخی طرف بلاد از قبضۂ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ خاطر

غصے میں آئے اور تھوڑا سا طرف شہروں کے قبضۂ اختیار اوسکے سے گیا فقیر اس حال سے خراب خاطر رہتا

ہمی بود تا یکی از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آمد و در

تھا تو ایک دوستوں قدیم اسکے سے کہ بیچ حالت درویشی کے یار اوسکا تھا سفر سے پھر آیا اور بیچ

چنان مرتبہ دیدش گفت منت خدایرا عز و جل کہ گلت از خار بر آمد و بخت بلند

ایسے مرتبے کے دیکھا اسکو کہا احسان خدا کو کہ غالب اور بزرگ ہے کہ پھول تیرا کانٹے سے باہر آیا اور نصیب بلند

رہبری کرد و اقبال و سعادت یاوری + بدین پایہ رسیدی اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًا

رہبری کی اور اقبال اور نیکبختی نے یاری کی تو ساتھ اس مرتبہ کو پہنچا۔ تحقیق ساتھ تنگی کے

شگوفہ گاہ شگفتہ ست و گاہ خوشیدہ + درخت وقتی برہنہ ست و وقت پوشیدہ

شگوفہ یعنی کلی کبھی کھلی ہے اور کبھی خشک + درخت ایکوقت ننگا ہے اور ایک وقت ڈھکا

گفت ای عزیز تعزیتم گوئی کہ جای تہنیت نیست اگرچہ تو دیدی غم نانی و اشتم دلم

کہا اے عزیز ماتم پرسی میری کہیے تو کیونکہ جگہ مبارکبادی کی نہیں ہے جس وقت کہ دیکھا تو نے غم ایک روٹی

جہانی مثنوی اگر دنیا نباشد دردمندیم + و گر باشد بمہرش پای بندیم + بلای

غم ایک جہان کا + اگر دنیا نہو دردمند ہیں ہم۔ اور اگر ہو ساتھ محبت اسکی کے قید میں ہم۔ کوئی

جہان آشوب تر زین نیست + کہ رنج خاطر ست ار نیست ور ہست قطعہ مطلب گر توانگری خواہی

اس جہان سے زیادہ رنج والی نہیں ہے کہ رنج دل کا ہے اگر ہے اور اگر نہیں ہے۔ مت چاہ اگر دولت

جز قناعت کہ دولتیست ہنی + گر غنی زر بدامن افشاند + تا نظر در ثواب او نکنی

چاہے تو سوای قناعت کے کہ دولت ہے گوارا۔ اگر دولتمند زر ساتھ دامن کے جھاڑے۔ ہرگز نظر اس

کز بزرگان شنیدہ ام بسیار + صبر درویش بہ کہ بذل غنی + فرد اگر بریان کند بہرام

ثواب میں نکرے تو۔ کہ بزرگوں سے سنا میں نے بہت۔ صبر فقیر کا بہتر ہے نہ کہ خرچ دولتمند کا۔ اگر

نہ چون پای ملخ باشد ز موری حکایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز

کرے بہرام گور ایک گور خر کا۔ نہ مانند پاوں ٹکڑے ٹڈی کے ہو چیونٹی سے۔ حضرت ابوہریرہ راضی ہو اللہ

بخدمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آمدی فرمود یا اَبَا هُرَیرَةَ زُرنِی غِبًّا تَزدَد

ہر روز بیچ خدمت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آتا تھا فرمایا ای ابوہریرہ زیارت کر میری ایک

حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود و صاحبدلان گفتہ اند بدین خوبی کہ آفتاب

تاکہ زیادہ ہووے دوستی۔ یعنی ہر روز مت آ تا کہ محبت زیادہ ہو اور صاحبدلاں نے کہا ہے کہ ساتھ اس

شنیدہ ام کہ او را دوست گرفتہ و عشق آوردہ گفت برای آنکہ ہر روز بتوانش دید مگر در زمستان

خوبی کے کہ آفتاب ہے نہیں سنا ہم نے کہ اسکو کسی نے دوست پکڑا ہو اور عشق لایا ہو اسواسطے کہ ہر روز سکتے اسکو دیکھ

کہ محجوب و محبوب شعر بدیدار مردم شدن عیب نیست + ولیکن نہ چندانکہ گویند

مگر بیچ جاڑے کے کہ حجاب کیا گیا ہے اور دوست + واسطے دیکھنے آدمیوں کے جانا عیب نہیں۔ ولیکن نہ اتنا کہ کہیں

بس + اگر خویشتن را ملامت کنی + ملامت نباید شنیدن ز کس حکایت یکی را

پس۔ اگر اپنے تئیں ملامت کرے تو۔ ملامت نچاہیے سننا کسی سے۔ ایک کے تئیں

... بخشش منی بسیار حاصل شود ۱۲

از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبط آن نداشت پس بے اختیار
بزرگوں سے ہوا مخالف بیچ پیٹ کے پیچ کرنا پکڑا اور طاقت سنبھالنے کی نہ رکھتا تھا پھر بے اختیار
از وی صادر شد گفت ای دوستان مرا در آنچہ کردم اختیاری نبود و بزہی بر من ننوشتند
اس سے ظاہر ہوئی۔ کہا اے فقیر و بیٹے اس میں کیا کیا اختیار نہ تھا اور گناہ اوس کا اوپر میرے
و راحتی بوجود من رسید شما بکرم معذور دارید شعر شکم زندان بادست ای خردمند +
نہ لکھنا اور خوشی بیچ شکم میرے کے پہونچی تم ساتھ بخشش کے معاف رکھو۔ پیٹ قیدخانہ ہوا کا ہے
ندارد ہیچ عاقل باد در بند + چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل + کہ باد اندر شکم بارست بر دل
ے دانا۔ نہیں رکھتا ہے کوئی عقلمند ہوا بیچ قید کے جب ہوا اندر پیٹ کے پیچ کرے چھوڑ دیں کہ ہوا
بیت حریف گران جان ناسازگار + چو خواہد شدن دست پیشش مدار +
اندر پیٹ کے ایک بوجھ ہے اوپر دل کے۔ یار سخت جان ناموافق جب چاہے جانا ہاتھ آگے اسکے مت
حکایت از صحبت یاران دمشقم ملالتی پدید آمدہ بود سر در بیابان قدس
رکھ۔ کہانی صحبت یاروں دمشق سے مجھکو ایک خفگی پیش آئی تھی سر بیچ جنگل قدس
نہادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکہ اسیر فرنگ شدم و در خندق طرابلس با جہودانم
کے رکھا میں نے اور ساتھ حیوانوں کے دوستی پکڑی یہانتک کہ قید فرنگ کا ہوا میں بیچ خندق
بکار گل داشتند یکی از روسا حلب کہ سابقہ معرفت درمیان ما بود گذر کرد و بشناخت
جہودوں کے مجھکو بیچ کام مٹی کے رکھا ایک سرداروں حلب سے کہ اگلی پہچان درمیان ہمارے تھی گذر کیا او
گفت اینچہ حالتست گفتم چہ گویم شعر ہمیگریختم از مردمان بکوہ و بدشت + کہ از
پہچانا۔ کہا یہ کیا حالت ہے کہ سبب ردگی کا ہے کہا مینے کیا کہوں میں بھاگتا تھا آدمیوں سے بیچ
خدای نبودم بدیگری پرداخت + قیاس کن کہ چہ حالم بود درین ساعت + کہ در
پہاڑ اور جنگل کے۔ کہ خدا سے نہ تھی مجھکو ساتھ دوسرے کے فرصت اندازہ کر کہ کیا حال میرا ہوا بیچ
طویلۂ نامردمم بباید ساخت فرد پای در زنجیر پیش دوستان + بہ کہ با بیگانگان در
بیچ طویلہ ناجنسوں کے مجھکو چاہیے سازش کرنا۔ پاؤں بیچ زنجیر کے آگے دوستوں کے۔ بہتر کہ ساتھ
بوستان + بر حالت من رحمت آوردہ بدہ دینار از قید فرنگم باز خرید و
بیگانوں کے بیچ باغ کے + اوپر حالت میری کے مہربانی لایا اور ساتھ دس دینار کے قید فرنگ سے مجھکو
با خویشتن بحلب برد و دختری داشت بنکاح من در آورد و چون مدتی بر آمد
مول لیا اور ساتھ اپنے بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکھتا تھا بیچ نکاح میرے کے لایا اور جب ایک

بدخوئی و ستیزه روی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و عیش مرا منغص کرده
بری خو اور لڑائی کا منہہ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا اور خوشی زندگی میری کی مکدر کرتی

شعر زن بد در سرای مرد نکو + هم درین عالم است دوزخ او + زینهار از قرین بد زنهار
تھی۔ عورت بد بیچ گھر مرد نیک کے + بیچ اس عالم کے ہی دوزخ اسکی۔ پناہ نزدیکی بد سے

وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ + باری زبان تعنت دراز کرده همی گفت تو آن نیستی
پناہ نگر رکھ مجھکو ای پروردگار ہمارے عذاب دوزخ سے۔ ایکبار زبان بدگوئی کی لمبی کرکے کہتا تہا تو وہ نہیں ہے

که پدرم ترا از قید فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از قید فرنگم باز خرید و بصد دینار
کہ باپ میرے نے تجھکو فرنگ سے پھر مول لیا کہا میں سچ ہی وہ ہوں کہ ساتھ دس دینار کے قید فرنگ سے پھیر

بدست تو گرفتار کرد **شعر** شنیدم گوسفندی را بزرگی + رهانید از دهان و دست گرگی +
بیچ ہاتھ تیرے کے گرفتار کیا۔ سنا میں نے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے۔ چھوڑایا منہہ اور ہاتھ ایک بھیڑیے سے

شبانگه کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند ازوی بنالید + که از چنگال گرگم در ربودی
رات کیوقت چھری اوپر حلق اسکے کے ملی۔ روح بکری کی اس سے روئی۔ کہ پنجہ بھیڑیے سے مجھکو

چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی **حکایت** یکی از پادشاهان عابدی را
چھوڑایا تو نے۔ جب دیکھا میں نے آخر آپ بھیڑیا تہا تو۔ کہانی ایک نے بادشاہوں سے عابد ایک کو

پرسید که عیال داشت اوقات عزیز چون میگذرد گفت همه شب در مناجات و سحر
پوچھا کہ لڑکے بالے اور جورو رکھتا تہا۔ وقت عزیز کیونکر گذرتا ہی۔ کہا تمام رات بیچ مناجات اور

در دعای حاجات و همه روز در بند اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت
صبح بیچ دعا اور حاجتوں کے اور تمام دن بیچ فکر خرچوں کے۔ بادشاہ کو مضمون اشارہ عابد کا معلوم

فرمود تا وجه کفاف وی معین دارند تا بار عیال از دل او برخیزد **مثنوی** ای گرفتار پای بند
ہوا۔ فرمایا تا وجہ روزینہ اوسکے کی مقرر رکہیں اور بوجہ لڑکوں کا دل اسکے سے لیے۔ اے قید

عیال + دگر آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامه و قوت + بازت آرد
پای بند عیال کے۔ پھر آزادگی کا مت باندہ خیال۔ غم لڑکوں اور روٹی اور کپڑے اور خوراک کا۔ پھر

ز سیر ملکوت + همه روز اتفاق میسازم + که بشب با خدا بپردازم + شب چو عقد
تجھکو لاوے سیر بیچ ملکوت کے۔ تمام روز اتفاق کرتا ہوں میں کہ رات کو ساتھ خدا کے فراغت کرونگا میں۔ رات

نماز بر بندم + چه خورد بامداد فرزندم **حکایت** یکی از متعبدان در بیشه
کو جب عقد نماز کی باندھتا ہوں میں۔ دل میں آتا ہی کیا کہا دینگے صبح کو فرزند میرے۔ ایک عبادت کرنیوالوں سے بیچ

زندگانی کردی و برگ درختان خوردی بادشاهی بحکم زیارت نزد وی می رفت گفت

زندگانی کرتا ہے اور پتے درختوں کے کہاتا ہے ایک بادشہ ساتھہ حکم زیارت کے نزدیک اسکے گیا

اگر مصلحت بینی بشهر از برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت ازین به دست دهد

کہا اگر مصلحت دیکہی تو بیچ شہر کے واسطے تیرے ایک مقام بنادیں کہ فراغت عبادت کی اس سے بہتر ہاتہہ

و دیگران هم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بصالح اعمال شما اقتدا کنند زاهد را

آوے اور دوسرے بہی ساتھہ برکت نفس تمہارے کے فائدہ مند ہوویں اور ساتھہ عمل تمہارے کے پیروی کریں

این سخن قبول نیامد روی بتافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد

زاہد کو یہ بات قبول نہ آئی مونہہ پہیرا ایک نے وزیروں سے کہا اسکو نگہبانی بادشہ کی کو روا ہو کہ

که دو سه روز بشهر درآئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفای وقت عزیزان را

دو تین روز بیچ شہر کے آوے تو اور کیفیت مکان کی معلوم کرے تو پس اگر صفائی وقت

از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست آورده اند که عابد در آمد و بستانسرای

عزیزوں کی تئیں صحبت غیروں کی سے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے کہتے ہیں کہ عابد شہر میں آیا

ملک بدو پرداختند مقامی دلگشای روان آسای چون بهشت مثنوی گل سرخش

اور گہر مانند باغ بادشہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کہولنیوالا جان کا آرام دینیوالا مانند بہشت

چو عارض خوبان + سنبلش همچو زلف محبوبان + همچنان از نهیب برد عجوز + شیر ناخورده

کی گل سرخ اسکا مانند رخسارے معشوقوں کے سنبل اسکا مانند زلف معشوقونکے اسیطرح خوف سے پیلے جاڑے کے

طفل دایه هنوز + شعر افانین علیها جلنار + علقت بالشجر الاخضر نار +

دودھ نا پیا ہوا دائی سے لڑکے تنگ + اور شاخیں اوپر اونکی گل انار کے لٹکی ہوئی اوپر درخت سبز کے آگ

ملک در حال کنیزک با سروی پیش او فرستاد کذا صفتش است ماهی ازین پاره عابد فریبی

بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہر و آگے عابد کے بہیجی کہ تعریف اسکی ہے۔ ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کے فریب دینیوالی

ملایک صورتی طاوس زیبی + که بعد از دیدنش صورت نه بندد + وجود پارسایان را شکیبی +

فرشتوں کی سی صورت طاوس کی سی زیب۔ کہ پیچہے اسکے صورت نہ بندہی۔ وجود پارسایوں کے تئیں صبر

همچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعه هلک الناس حوله عطشا

ویسے ہی پیچہے اسکے ایک غلام عجیب جمال پاکیزہ نسب۔ ہلاک ہوئی آدمی گرد اسکے از روی تشنگی کے

وهو ساق یری و لا یسقی + دیده از دیدنش نگشتی سیر + همچنان کز فرات مستسقی +

اور وہ ساقی دکھلاتا ہے اور نہیں پلاتا ہے۔ انکہیں دیکہنے اسکے سے ہوتی سیر جیسا کہ فرات سے استسقاوالا

عابد طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف پوشیدن و از فواکه و شموم
عابد نے کہانے اچھے سی کہانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ پہننا اور میوہ جات
و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر کردن و خردمندان گفته اند
اور خوشبو باتیں اور مٹھائیوں سی برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کے نظر کرنا اور داناؤں نے
زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک بیت در سر و کار تو کردم
کہا ہے زلف خوبصورتونکی زنجیر پاؤں عقل کی ہے اور جال مرغ عقلمند کا بیچ سر اور کام
دل و دین با همه دانش + مرغ زیرک حقیقتم امروز تو دامی + فی الجمله دولت
تیرے کیا میں نے دل اور دین ساتھہ تمام دانش کے مرغ دانا حقیقت میں میں ہوں آج تو جال ہے
وقت مجموع بزوال آمد چنانکه گویند قطعه هر که هست از فقیه و پیر و مرید + و زبان
وقت تمام جمع کی اوپر زوال کے آئی جیسا کہتے ہیں۔ جو کوئی کہ ہے عالم اور پیر اور مرید ہے اور زبان
آوران پاک نفس + چون بدنیای دون فرود آید + بعسل در بماند همچون مگس +
یعنی شاعران پاک دم سے جب بیچ دنیا کمینی کے وارد ہوا۔ بیچ شہد کے رہا مانند مکہی کی
باری دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید بر هیئت نخستین بگردیده و سرخ و سپید
بار دوسری بادشاہ نے ساتھہ دیکھنے اسکے رغبت کی عابد کو دیکھا صورت پہلی سی پھرا اور سرخ اور سپید
بر آمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری پیکر مروحه طاوسی بر بالای سر
آیا ہوا اور موٹا ہوا اور اوپر تکیے دیبا کے تکیہ مارا اور غلام پری کی صورت ساتہہ پنکھہ طاوسی
ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت
کے اوپر سر کے کھڑا اوپر سلامت حال اسکے خوشی کی اور ہر ایک مقصود سے بات کہی تا کہ بادشاہ نے
چنین که من این هر دو طایفه را دوست میدارم کس ندارد یکی علمارا و دیگر زهاد را و وزیر
ساتھہ آخر سخن کے کہا جیسا کہ ان دونوں گروہوں کو دوست رکھتا ہوں ہمیں کوئی نہیں رکھتا ہو ایک عالم
فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند روی زمین شرط
زاہد دونکو وزیر دانا جہان دیکھا ہوا دانا ہی ہوشیار کہ ساتھہ اسکے تہا کہا ای صاحب تمام زمین کے
دوستی آنست که با هر دو طایفه نکوئی کنی علمارا زر بده تا دیگر بخوانند و زاهدان
شرط دوستی کی وہ ہی کہ ساتھہ دونوں گروہ کے نیکی کری تو۔ عالموں کو زر دے تا اور پڑھیں اور
را چیزی مده تا زاهد مانند قطعه خاتون خوبصورت پاکیزه روی را +
زاہدوں کو کچھہ مت دے تا کہ زاہد رہیں بی بی خوبصورت پاکیزہ مونہہ کے تئیں +

نقش و نگار و خاتم فیروزه گو مباش + درویش نیک سیرت و فرخنده روی را +

نقش اور نگار اور انگوٹھی فیروزہ وار کہہ مت ہو۔ فقیر نیک خصلت اور مبارک خو کے تئیں

نان رباط و لقمه دریوزه گو مباش + فرو تا مرا بست دگرم باید + گر نخوانند زاهدم شاید

روٹی پنڈہارے کی اور لقمہ گداگری کا کہہ مت ہو۔ جبتک مجھکو ہی دوسرا مجھکو چاہیے۔ گر نہ پڑہیں زاہد مجھکو

حکایت مطابق این سخن پادشاهی را مهمی پیش آمد گفت اگر انجام این

لائق ہی۔ کہانی موافق اس بات کے اسیطرح ہی بادشہ کو ایک کام سخت آگئے آیا کہا اگر انجام

حالت بمراد من بر آید چندین درم ... زاهدان را دهم چون حاجتش بر آمد و تشویش

اس حالت کا موافق خواہش میرے ہووے تو دیگا اسقدر درم زاہدوں کو جب حالت اوسکی پوری ہوئی اور

خاطرش برفت وفای نذرش بوجود شرط لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسه

فکر دل اسکے کی گئی۔ پورا کرنا نظر کا ساتھ وجود شرط کے لازم آیا ایک کو غلاموں خاص سے تھیلی

هزار درم داد تا بر زاهدان صرف کند گویند غلامی عاقل و هشیار بود همه روز بگردید و شبانگه

ہزار درم کی دی تاکہ زاہدوں کو بانٹ دے۔ کہتے ہیں کہ غلام عاقل اور ہوشیار تھا تمام روز پھرا

باز آمد و درمها را بوسه داد و پیش ملک نهاد و گفت زاهدان را چندانکه طلب

اور رات کو واپس آیا اور درموں کو بوسہ دیا اور آگے بادشاہ کے رکھا اور کہا زاہدوں کو جتنا

کردم نیافتم گفت این چه حکایت است آنچه من دانم درین ملک چهارصد زاهد است

کہ طلب کیا میں نے نہ پایا۔ کہا کہ کیا بات ہی میں جانتا ہوں کہ بیچ اس ملک کے چارسو زاہد

گفت ای خداوند جهان آنکه زاهد است نمیستاند و آنکه میستاند زاهد نیست ملک بخندید

ہیں۔ کہا اے صاحب جہان کے جو کہ زاہد ہیں نہیں لیتے اور وہ لیتے ہیں زاہد نہیں ہیں۔ بادشاہ ہنسا

و ندیمان را گفت چندانکه مرا در حق درویشان و خدای پرستان ارادتست و اقرار

اور وزیروں کو کہا جتنا کہ میرے تئیں بیچ حق فقیروں اور خداپرستوں کے خواہش ہی اور اقرار

این شوخ دیده را عداوتست و انکار و حق بجانب اوست شعر زاهد که درم گرفت و

اس شوخ دیدہ کو دشمنی ہے اور انکار اور حق طرف اوسکی ہی۔ زاہد کہ روپے لے اور

دینار + زاهد تر ازو یکی بدست آر حکایت یکی از علمای راسخ را پرسیدند چه گوئی

دینار۔ زاہد زیادہ اس سے بیچ ہاتھ کے لا۔ کہانی ایک کو عالموں استوار سے پوچھا گیا

در نان وقف گفت اگر نان از بهر جمعیت خاطر میستانند حلالست و اگر جمع

کہتا ہی تو بیچ روٹی خیرات کے کہا اگر روٹی واسطے جمعیت خاطر کے لیتا ہی حلال ہے اور اگر جمع

از بهر نان می شنیدم حرام بیت نان از برای کنج عبادت گرفته اند + صاحبدلان نه

واسطے روٹی کے بیٹھنا ہی حرام ۔ روٹی واسطے گوشۂ عبادت کے اختیار کی ہے ۔ صاحبدلان نے نہ

کنج عبادت برای نان حکایت درویشی بمقامی در آمد که صاحب آن بقعه کریم

گوشۂ عبادت کا واسطے روٹی کے ۔ کہانی ایک فقیر بیچ ایک مقام کے آیا کہ صاحب اسجگہ کا نیک

النفس بود طایفهٔ اهل فضل و صحبت او بود و بذله و لطیفه همی گفتند درویش راه بیابان قطع

ذات تھا اور وہ صاحب فضل کا بیچ صحبت اوسکی کے ہر ایک نادر باتیں کہتے تھے فقیر نے راہ جنگل کی قطع

کرده بود و مانده شده و چیزی نخورده یکی از آنمیان بطریق ظرافت گفت ترا هم چیزی

کی تھی اور ماندہ ہوا اور کچھ نہ کھایا ایک نے اس درمیان سے ساتھ راہ خوش طبعی کے کہا تجھکو بھی ایک چیز

بباید گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست و چیزی نخوانده ام بیک بیت از

چاہیے کہنا کہا مجھکو مانند دوسروں کے بزرگی اور ادب نہیں ہے اور کچھ نہیں پڑھا ہے ساتھ ایک

من قناعت کنید همگنان برغبت گفتند بگو گفت شعر من گرسنه در برابرم

بیت کے مجھ سے قناعت کرو سبھوں نے ساتھ رغبت کے کہا کہو کہا ۔ میں بھوکا بیچ برابر میرے کے

سفرهٔ نان + همچو عزبم بر در حمام زنان + یاران نهایت عجز او بدانستند و سفره

دسترخوان روٹیوں کا ۔ مانند کنوارے کے ہوں میں اوپر دروازے حمام عورتوں کے ۔ یاروں نے نہایت عاجزی اسکی

پیش آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم کوفته بریان میسازند

آگے لائے صاحب دعوت نے کہا اے یار ایک ساعت توقف کر کہ خدمتگارین میری کوفتے بھونا کرتی ہیں

درویش سر برآورد و بخندید و گفت شعر کوفته بر سفرهٔ من گو مباش + گرسنه را نان

فقیر نے سر اٹھایا اور ہنس کر کہا ۔ کوفتہ اوپر دسترخوان میرے کہو مت ہووے ۔ بھوکے کو روٹی

تهی کوفته است حکایت مریدی گفت پیر را چه کنم کز خلایق برنج اندرم از بسکه

روکھی کوفتہ ہے ۔ کہانی ایک مرید نے کہا پیر کو کیا کروں میں کہ خلقت سے بیچ رنج کے ہوں میں از بسکہ

بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد ایشان تشویش میباشد گفت آنچه

واسطے زیارت میری کے آتے ہیں ۔ اور وقت میرے کو تردد انکے سے رنج ہوتا ہے ۔ کہا جو کوئی

درویشانند مر ایشان را وامی بده و آنچه توانگرانند از ایشان چیزی بخواه که دیگر

کہ فقیر ہیں انکو قرض دے اور وہ جو دولتمند ہیں ان سے کوئی چیز مانگ کہ دوسری

یکی گرد تو نگردند بیت گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود + کافر از بیم توقع برود تا در چین

ایک گرد تیرے نہ پھریں ۔ اگر فقیر آگے چلنے والا لشکر اسلام کا ہو ۔ کافر خوف امید کے سے جاوے دور دور

چنین حکایت فقیهی بپدر گفت هیچ ازین سخنان دلاویز نگیرد متکلمان در من از
چین تک ۔ ایک عالم نے باپ کو کہا کچھ ان باتوں دلاویز کلام کرنیوالوں دین کے سے نہیں پکڑتے
نمیکند بسبب آنکه نمی بینم ایشانرا فعلی موافق گفتار مثنوی ترک دنیا بمردم آموزند
اثر نہیں کرتیں ساتھ حکم اس کے کہ نہیں دیکھتا ہوں میں خاص کر انکو ایک کام موافق کہنے کے ۔ چھوڑنا دنیا
خویشتن سیم و غله اندوزند ۔ عالمی را که گفت باشد و بس ۔ هرچه گوید نگیرد اندر
کی ساتھ آدمیوں کے سکھاتے ہیں ۔ آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں ۔ پس عالم کو کہ قول ہو اور عمل نہو جو کچھ
کس ۔ عالم آنکس بود که بد نکند ۔ نه بگوید بخلق و خود نکند ۔ اتأمرون الناس بالبر
کسی میں ۔ عالم وہ ہووے کہ برا نکرے ۔ نہ کہے خلق کو اور آپ کرے ۔ آیا حکم کرتے ہو لوگوں کو
وتنسون انفسکم ۔ بیت عالم که کامرانی و تن پروری کند ۔ او خویشتن گم است
ساتھ نیکی کے اور بھلاتے ہو تم نفس اپنے کو ۔ عالم کہ مقصود چلانا اور تن پروری کرے ۔ وہ آپ
کرا رهبری کند ۔ پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال باطل نشاید که روی از تربیت
گمراہ ہے کسکو کیا رہبری کرے ۔ باپ نے کہا اے بیٹے ساتھ اپنے یہ خیال بیہودہ نچاہیے منہ نصیحت
ناصحان بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب کردن و در طلب عالم معصوم از فواید علم
کرنیوالوں سے پھیرنا اور علما کو انکو ساتھ گمراہی کے نسبت کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم پاک کے فائدہ علم
محروم ماندن همچو نابینا که شبی در وحل افتاده بود و گفت آخر یکی از مسلمانان چراغی
بے نصیب رہنا مانند اندھے کے جو ایک رات بیچ کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر اے مسلمانوں ایک
در راه من دارید زنی فاحشه بشنید گفت تو که چراغ نه بینی بچراغ چه بینی همچنین
چراغ آگے راہ میرے کے رکھو اور ایک عورت بدکار نے سنا اور کہا تو کہ چراغ نہیں دیکھتا ہے ساتھ چراغ
مجلس وعظ چون کلبه بزاز است آنجا تا نقدی ندهی بضاعتی نستانی و اینجا تا ارادتی
کے کیا دیکھیگا ۔ تو ایسی ہی مجلس نصیحت کرنیوالوں کی مانند دوکان بزاز کے ہے جبتک نقد نہ دے تو اسباب نہ لے
نیاوری سعادتی نبری قطعه گفت عالم بگوش جان بشنو ۔ ورنماند بگفتنش کردار ۔ باطل
تو ویسا ہی جبتک خواہش نہ لاوے تو نیکبختی نہ لیجاوے گی تو ۔ کہنا عالم کا ساتھ کان جان کے سن اگرچہ نہ ہو موافق
است آنچه مدعی گوید ۔ خفته را خفته کے کند بیدار ۔ مرد باید که گیرد اندر گوش ۔ در
است آنچہ مدعی کہتا ہے ۔ سوتے کو سویا ہوا کب جگا سکے ۔ مرد کو چاہیے کہ پکڑے بیچ
ہوسکے عمل بیہودہ ہے جو کچھ مدعی کہتا ہے سوتے کو سویا ہوا کب جگا سکے مرد کو چاہیے کہ پکڑے بیچ
نبشت ست پند بر دیوار ۔ قطعه صاحبدلی بمدرسه آمد از خانقاه ۔ بشکست عهد صحبت اهل
کان کے اگر لکھی ہے نصیحت اوپر دیوار کے ۔ ایک صاحبدل مدرسے کے آیا خانقاہ سے ۔ توڑا قول صحبت اہل

طریق را + گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود + تا گزید اختیار از آن این فریق + گفت او

طریق کو۔ کہا میں نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق ہے۔ تب کیا تو نے اختیار اس سے اس فرقے کو

گلیم خویش بدر میبرد ز موج + وین جهد میکند که بگیرد غریق را + حکایت یکی بر سر راہی

کہا وہ گدڑی اپنی باہر لیجاتا ہے لہر سے۔ اور یہ کوشش کرتا ہے کہ پکڑے ڈوبے ہوئے کو۔ ایک برا کام

خفته بود و زمام اختیار از دست رفته عابدی بروی گذر کرد و در آن حالت مستقبح نظر کرد

کے سویا ہوا تھا اور باگ ڈور اختیار کی ہاتھ سے گئی۔ ایک عابد اوپر اسکے گذرا اور بیچ اسی حالت بری اسکی

جوان از خواب مستی سر برآورد و گفت وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

کے نظر کی جوان نے خواب مستی سے سر اٹھایا اور کہا جسوقت گذر کرو تم بیہودہ پر گذر کرو تم از راہ

شعر اِذَا رَأَيْتَ اَثِيمًا كُنْ سَاتِرًا وَ حَلِيمًا + يَا مَنْ تُقَبِّحُ اَمْرِي لِمْ لَا تَمُرُّ كَرِيمًا

کرم کے۔ جسوقت دیکھے تو گنہگار کو ہو پردہ پوش اور حلیم۔ ای وہ کہ برا کرتا ہے امر میرا کیوں نہیں گذرتا ہے جوانمرد

قطعه متاب ای پارسا روی از گنه گار + به بخشایندگی در وی نظر کن + اگر من ناجوانمردم

نہ پھیر اے پرہیزگار منہ گنہگار سے۔ ساتھ بخشش کے بیچ اسکے نظر کر۔ اگر ہیں ناجوانمردوں میں

بکردار + تو بر من چون جوانمردان گذر کن + حکایت طایفه رندان بخلاف درویشی

بیچ کام کے تو اوپر میرے مانند جوانمردوں کی گذر + ایک گروہ خلاف شرع واسطے جھگڑنے

بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی

باہر آئے اور باتیں نالایق کہیں اور مارا اور ستایا شکایت بیطاقتی

پیش پیر طریقت برد و گفت چنین حالی رفت گفت ای فرزند خرقه درویشان جامه رضاست

آگے پیر راہ طریقت کے لیگیا کہ ایسا حال گیا کہا ای فرزند گدڑی فقیروں کی جامہ رضا کا ہے یعنے

هر که درین کسوت تحمل بی مرادی نکند مدعیست و خرقه بر وی حرامست فرد دریای فراوان

ہر کہ بیچ اس لباس کے برداشت بیمرادی کی نکرے تو دعوی کرنے والا ہے اوپر اسکے

نشود تیره بسنگ + عارف که برنجد تنک آبست هنوز + قطعه گر گزندت رسد تحمل

دریا بہت نہیں ہوتا گندہ ساتھ ایک پتھر کے۔ عارف اگر رنج ہووے تو تھوڑا پانی ہے ابتک۔ اگر ایذا پہنچے تجھکو

کن + که بعفو از گناه پاک شوی + ای برادر چو عاقبت خاکست + خاک شو پیش

برداشت کر کہ ساتھ بخشش کے گنہ سے پاک ہووے تو۔ ای بھائی جب آخر کو خاک ہے۔ خاک ہو

[illegible] خاک شوی + حکایت منظوم این حکایت بشنو که در بغداد +

[illegible] آگے اس سے کہ خاک ہووے تو۔ یہ بات سن کہ بیچ شہر بغداد کے

رایت با پرده را خلاف آمد + رایت از گرد راه و رنج رکاب + گفت با پرده از طریق عتاب
جھنڈے سے اور پردہ کو خلاف پڑا۔ جھنڈے بوسے گرد راہ اور رنج سواری سے کہا ساتھ پردہ کے از راہ غصے سے

من و تو هر دو خواجه تاشانیم + بندهٔ بارگاه سلطانیم + من ز خدمت دمی نیاسودم +
میں اور تو دونوں غلام ایک خانہ دار کے ہیں۔ غلام درگاہ بادشاہ کے ہیں۔ میں خدمت سے ایکدم نہیں آسودہ

گاه و بیگاه در سفر بودم + تو نه رنج آزموده نه حصار + نه بیابان باد و گرد و غبار +
وقت بے وقت بیچ سفر کے ہوتا ہوں۔ تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ۔ جنگل نہ ہوا اور گرد اور غبار

قدم من بسعی پیشترست + پس چرا عزت تو بیشترست + تو بر بندگان مه روئی +
قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے۔ پس کس واسطے آرام تیرا زیادہ ہے۔ تو ساتھ غلاموں خوبصورت کے ہے

با غلامان یاسمن بوئی + من فتاده بدست شاگردان + دست بر پای بند و سرگردان +
ساتھ غلاموں چنبیلی بوکے۔ میں پڑا ہوا بیچ ہاتھ سپاہیوں کے۔ بیچ سفر کے قید اور سرگردان

گفت من سر بر آستان دارم + نه چو تو سر بر آسمان دارم + هر که بیهوده گردن افرازد +
کہا میں سر اوپر چوکھٹ کے رکھنے والا ہوں۔ نہ مانند تیری سر اوپر آسمان کے۔ جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند

خویشتن را بگردن اندازد + حکایت یکی از صاحبدلان زور آزمائی را دید بهم برآمده
اپنے آپ کو گردن کے بل گرادے۔ کہانی ایک نے صاحبدلوں سے ایک پہلوان کو دیکھا غصہ میں

و کف بر دهان انداخته گفت این را چه حالتست گفتند فلان دشنام دادش گفت
آیا ہوا اور کف اوپر منہ کے ڈالی کہا اسکی کیا حالت ہے لوگوں نے کہا فلانے نے اسکو گالی دی

این فرومایه هزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنی نمی آرد قطعه لاف سرپنجگی و دعوی
کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اوٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی نہیں لاتا ہے۔ لاف زبردستی

مردی بگذار + عاجز نفس فرومایه چه مردی چه زنی + گرت از دست برآید دهنی
کی اور دعوی مردی کا چھوڑ۔ عاجز نفس کمینہ کے کیا مرد کیا عورت + اگر تیرے ہاتھ سے آدمی

شیرین کن + مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دهنی قطعه اگر خود بر درد پیشانی
کو منہ میٹھا کر۔ مردی وہ نہیں ہے کہ ایک گھونسا ماری تو پر منہ کسیکے۔ اگر تحقیق پھاڑے

پیل + نه مردست آنکه در وی مردمی نیست + بنی آدم سرشت از خاک دارند +
تو پیشانی ہاتھی کی۔ نہ مرد ہے وہ کہ بیچ اسکے مروت نہیں ہے۔ اولاد آدم کی خمیر خاک سے رکھتے

اگر خاکی نباشد آدمی نیست حکایت بزرگی را پرسیدند از سیرت اخوان الصفا گفت
ہیں اگر خاکساری نہیں آدمی نہیں۔ ایک بزرگ کو پوچھا خصلت بھائیوں صفا کی سے کہا

کمینہ اگر بر خاطر یاران مصالح خویش مقدم دارد حکما گفتہ اند برادر کہ در بند خویشست
کمترین اوہ جو مراد دل یار رکھے اوپر مصلحتوں اپنی کے مقدم رکھی حکیموں نے کہا ہی بھائی کہ بیچ فکر
نہ برادرست و نہ خویشست **فرد** ہمراہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست + دل در کسی
اپنے کے نہ بھائی ہی اور نہ اپنا ہے ـ ساتھی اگر جلدی کرے ہمراہ تیرے نہیں ہے ـ
مبند کہ دل بستہ تو نیست **فرد** چون نبود خویش را دیانت و تقوی + قطع رحم
دل بیچ اس کسیکے مت باندہ کہ دل بندہا تیرا نہیں ہے جب ہوا اپنے کو دینداری اور پرہیزگاری قطع
بہتر از مودت قربی + یاد دارم کہ مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کردہ بود
قبیلہ کی بہتر ہے دوستی عزیز و نکی سے ـ یاد رکھتا ہوں میں کہ ایک مدعی بیچ اس بیت کے اوپر قول میرے کے
و گفتہ کہ حقتعالی در کتاب مجید از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوی القربی
اور کہا کہ حقتعالی نے بیچ کتاب بزرگ کی قطع کرنے قرابت سے منع کیا ہی اور ساتھ دوستی صاحب قرابت کے
فرمودہ آنچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
فرمایا ہی اور یہ جو تو نے کہا ضد اوسکی ہی میں نے کہا اور اگر کوشش کریں تیرے واسطے اوپر اس بات کے کہ شریک
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا **بیت** ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد + فدای یک تن بیگانہ
جسکی تجھکو خبر نہیں پس نہ کہا مان ہونگا ـ ہزار رشتہ دار کہ بیگانہ خدا سے ہووے قربان اک تن بیگانہ
کاشنا باشد + **حکایت منظوم** پیر مردی لطیف در بغداد + دخترک را بکفشدوزی داد +
گذرتا ہو کہانی شعروں میں ـ ایک پیر مرد خوش طبع نے بغداد میں ـ لڑکی کو ایک جوتی سینے والے
مردک سنگدل چنان بگزید + لب دخترک کہ خون ازو بچکید + بامدادان پدر چنان دیدش +
اوس مرد ذلیل نے ایسا کاٹا ـ ہونٹ لڑکی کا کہ خون اس سے ٹپکا ـ صبح کو باپ نے ایسا دیکھا اوسکو
پیش داماد رفت و پرسیدش + کای فرومایہ اینچہ دندانست + چند خائی لبش نہ انبانست +
آگے داماد کے گیا اور پوچھا اوسکو کہ ای کمینہ یہ کیا دانت ہیں ـ کب تک چباوے گا لب اوسکی نہیں ہے چمڑا اہی
بمزاحت نگفتم این گفتار + ہزل بگذار و جد ازو بردار + خوی بد در طبیعتی کہ نشست +
ساتھ مخول کے نہی کہی میں نے یہ بات ـ بیہودگی چھوڑ اور کام کی بات اس سے اٹھا ـ خو بری بیچ جس طبیعت کے
نرود جز بوقت مرگ از دست + **حکایت** آوردہ اند کہ فقیہی دختری
بیٹھی نہ جاوے سوا موت کے ہاتھ سے ـ کہانی کہتے کہ ایک دانا
داشت بغایت زشت بجای زنان رسیدہ با وجود نعمت کسی
ایک لڑکی رکھتا تھا نہایت بدشکل آخرکار بلوغت کو پہنچی باوجود دولت کے کوئی

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۸۱

دو رنا گحت ار غبت نمیکرد فرد زشت باشد بیقین و بیا + کہ بود بر عروس نازیبا +
یعنی نکاح اوسکے رغبت نہیں کرتا تھا نہ یون ہوی دیق اور دیباکہ ہووے اوپر عورت بدشکل کے
فی الجملہ بحکم ضرورت با طبری عقدش بستند و آورده اند کہ حکیمی دران تاریخ از سراندیب
حاصل کلام ساتھہ حکم ضرورت کے ساتھہ ایک اندہے کے نکاح اوسکا باندہا کہتے ہیں کہ ایک حکیم اس تاریخ
آمده بود کہ دیدہ نابینا را روشن همیکرد فقیہ را گفتند چرا داماد خود را علاج
مین سراندیب سے آیا ہوا تہا کہ آنکہیں نابینو کی روشن کرتا تہا فقیہ کو کہا داماد اپنے کے تئیں
نمی کنی گفت ترسم کہ بینا شود و دخترم را طلاق دہد ع شوی زن زشت روی
علاج نہیں کرتا ہے تو کہا ڈرتا ہون نہیں کہ دیکہنے والا ہوا اور لڑکی میری کو طلاق دی - خاوند بے
نابینا بہ + حکایت پادشاہی بدیدہ استحقار در طائفہ درویشان نظر کردی
عورت کا اندہا بہتر ہے + ایک پادشاہ ساتہہ آنکہہ حقارت کی بیچ گروہ فقیرون کے نظر
کی زانجملہ بفراست بجای آورد و گفت ای ملک درین دنیا بعیش از تو
کرتا تہا ایک نے اس درمیان سے ساتہہ دانائی کے دریافت کیا اور کہا ای بادشاہ بیچ اس دنیا کی ساتہہ
خوشتریم بمیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ ع
تجہہ سے زیادہ خوش ہین ہم اور ساتہہ قیش کے تجہہ سے کمتر ہین اور ساتہہ موت کے برابر اور قیامت میں بہتر اگر چاہا
اگر کشور کشای کامرانست + وگر درویش حاجتمند نانست + دران ساعت کہ خواہند
خدا نے - اگر ملک کا مالک صاحب مقصود ہے - اور اگر فقیر حاجتمند روٹی کا ہے - بیچ اس گہڑی کے کہ چاہیں
این آن مرد + نخواہند از جہان بیش از کفن برد + چو رخت از مملکت بر بست
گئے یہ اور وہ مرنا - نہیں لیجاینگے جہان سے زیادہ کفن سے لیجانا - جب اسباب بادشاہی کا باندہا تو -
خواہی + گدائی بہترست از بادشاہی + طریقت ظاہر درویشی جامہ ژندست و موی
گدائی بہتر ہے بادشاہی سے - طریقہ ظاہر فقیری کا جامہ گدڑی کا ہے اور بال مونڈے
ستردہ و بحقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ قطعہ نہ آنکہ بر در دعوی نشیند از خلقی +
ہوے ہیں اور بحقیقت میں وہ دل زندہ اور نفس مردہ - نہ وہ کہ اوپر دروازہ دعوے کے بیٹہے خلق
وگر خلاف کنندش بجنگ بر خیزد + کہ گر کوہ فتد سنگ غلطد شہانگی + نہ عارفست کہ
اگر خلاف کریں اسکو واسطے لڑائی کے اٹہے - کہ اگر پہار سے نیچے گرے ایک پتہر - نہ عارف ہے کہ
از راہ سنگ بر خیزد + طریقت درویشان ذکرست و شکر و خدمت و طاعت
راہ پتہر سے اٹہے - راہ فقیرون کی ذکر کرنا خدا کا ہے اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی

و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل هر که بدین صفتها که گفتم موصوفست
اور خیرات کرنا اور کم و بیش روزی پر صبر کرنا اور خدا کو ایک جاننا اور اعتقاد کرنا اور ماننا اور بار اٹھانا جو کوئی
بحقیقت درویش ست و اگر در قباست اما هرزه گردی بے نماز و هوا پرست هوس باز که
موصوف ہی حقیقت میں فقیر ہے اور اگر بیچ قبا کے ہی بیہودہ پھرنے والا اور بے نماز ہوا و حرص کی
روزها بشب آرد در بند شهوت و شبها روز کند در خواب غفلت و بخورد هر چه
والا اور حرص کرنیوالا کہ دنوں کو بیچ شب کے لاوے بیچ فکر خواہش کی اور راتوں کو دن کرے بیچ خواب غفلت کی
در میان آید و بگوید هر چه بر زبان آید رندست و اگر در عباست قطعه ای درونت
کھاوے اور جو کچھ سامنے آوے اور کہے جو کچھ زبان پر آوے رند ہے اور اگر بیچ گدڑی کے ہے۔ ای تیرا دل
برهنه از تقوی + کز برون جامه ریا داری + پرده هفت رنگ را بگذار + تو که در خانه
ننگا پرہیزگاری سے۔ کہ باہر سے کپڑا مکر کا رکھتا ہی تو۔ پردہ سات رنگ کا دروازہ پر مت چھوڑ
بوریا داری

حکایت منظوم

دیدم گل تازه چند دسته + بر
تو کہ بیچ گھر کے چٹائی رکھتا ہی۔ حکایت بیتوں کی۔ دیکھا میں نے پھول تازہ کچھ دستے
گنبدی از گیاه بسته + گفتم چه بود گیاه ناچیز + تا در صف گل نشیند او نیز
اوپر گنبد کے گھاس سے بندھے ہوئے۔ کہا میں نے کیا تھا گھاس ناچیز۔ تا بیچ صف پھولوں کے
بگریست گیاه گفت خاموش + صحبت نکند کرم فراموش + گر نیست جمال و رنگ و
بیٹھے وہ بھی۔ رویا گھاس اور کہا چپ۔ صحبت نہ کرے کرم بھلانا۔ گر نہیں ہی صورت اور رنگ
بویم + آخر نه گیاه باغ اویم + من بنده حضرت کریمم + پرورده نعمت قدیمم +
اور بو مجھکو۔ آخر نہ گھاس اسکے باغ کا ہوں میں۔ میں بندہ درگاہ خدا کا ہوں میں۔ پالا ہوا نعمت
گر بی هنرم وگر هنرمند + لطف است امیدم از خداوند + با آنکه بضاعتی ندارم
اگر بے ہنر ہوں میں اور اگر عقلمند مہربانی کی امید ہی مجھکو خدا سے۔ باوجود اسکے پونجی نہیں رکھتا
سرمایه طاعتی ندارم + او چاره کار بنده داند + چون هیچ وسیلتش نماند +
سرمایہ عبادت کا نہیں رکھتا ہوں میں۔ وہ تدبیر کام بندہ کی جانتا ہی جب کوئی وسیلہ اسکو نہو
رسم است که مالکان تحریر + آزاد کنند بنده پیر + ای بار خدای عالم آرای +
رسم ہے کہ مالک تحریر کے۔ آزاد کرتے ہیں غلام بوڑھے کو۔ اے خداوند جہان کا آراستہ کرنے والا
بر سعدی پیر خود ببخشای + سعدی ره کعبه رضا گیر + ای مرد خدا ره خدا گیر +
اوپر سعدی بوڑھے اپنے کے بخشش کر۔ اے سعدی راہ کعبہ رضامندی کی لے۔ اے مرد خدا کے راہ

بربخت کسیکه سر بتابد + زین در که در دگر نیابد حکایت حکیمی را پرسیدند از سخاوت

بدبخت وہ شخص ہی کہ سر پھیرے اس دروازے سے کہ دروازہ دوسرا نپاوے۔ ایک حکیم کو لوگوں نے

و شجاعت کدام بهتر است گفت آنکس را که سخاوت است بشجاعت حاجت نیست

پوچھا کہ سخاوت اور شجاعت سے کون بہتر ہے۔ کہا اس شخص کو کہ سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہیں ہے

نوشته است بر گور بهرام گور + که دست کرم به ز بازوی زور قطعه نماند حاتم

لکھا ہے اوپر قبر بہرام گور کے۔ کہ ہاتھ بخشش کا بہتر ہے کہ بازوے قوت سے۔ نہ رہا

طائی ولیک تا ابد + بماند نام بلندش به نیکوی مشهور + زکوة مال بدر کن که

حاتم طائی لیکن ابتک۔ رہا نام بلند اس کا ساتھ نیکی کے مشہور۔ زکوۃ مال کی باہر

فضله رز را + چو باغبان ببرد بیشتر دهد انگور +

کر کہ فضلہ انگور کو۔ جو باغبان کٹے زیادہ دے انگور +

باب سوم در فضیلت قناعت

باب تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواهنده مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان نعمت

کہانی ایک سوال کرنیوالا مغرب کا یا چاہنے والا ایک اشرفی کا بیچ بازار بزازوں حلب کے کہتا تھا اے

اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی

صاحب مال کے اگر تم کو انصاف ہوتا اور ہمکو قناعت رسم سوال کرنے کی جہان سے اٹھتی

قطعه ای قناعت توانگرم گردان + که ورای تو هیچ نعمت نیست + کنج صبر

اے قناعت دولتمند مجھکو کر۔ کہ سوائے تیرے کوئی دولت نہیں ہے۔ گوشہ صبر کا

اختیار لقمان است + هر که را صبر نیست حکمت نیست حکایت دو امیرزاده

اختیار لقمان کا ہے۔ جس شخص کو صبر نہیں ہی حکمت نہیں ہے۔ کہانی دو امیرزادے

در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبة الامر یکی علامه گشت

مصر میں تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک بڑا عالم ہوا

و آن دگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی

اور وہ دوسرا عزیز مصر کا ہوا پس یہ دولت والا ساتھ آنکھ حقیر جاننے کے بیچ عالم کے نظر کرتا تھا اور

من بسلطنت رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای

کہتا تھا میں بیچ سلطنت کے پہنچا۔ اور یہ ویسا ہی بیچ مفلسی کے رہا۔ کہا اے

برادر شکر نعمت باری عز اسمہ بجا آن بمن افزونترست کہ میراث پیغمبران یا بتم یعنی علم
بھائی شکر نعمت خدا کا بزرگ ہی نام اس کا ایسا او پر میرے زیادہ ہی کہ میراث پیغمبروں کی پاکی مینے یعنی علم
میراث فرعون و ہامان رسید یعنی ملک مصر **مثنوی** من آن مورم کہ در پایم بمالند + نہ زنبورم
اور تجھکو میراث فرعون اور ہامان کی پہنچی یعنی ملک مصر کا۔ میں وہ چیونٹی ہوں کہ بیچ پاؤں کے
کہ از نیشم بنالند + کجا خود شکر این نعمت گزارم + کہ زور مردم آزاری ندارم +
مجھکو ملیں۔ نہ بھڑ ہوں میں کہ ڈنگ سے میرے رویں۔ کب آپ شکر اس نعمت کا ادا کروں میں۔ کہ زور
حکایت درویشی را شنیدم کہ در آتش فاقہ میسوخت و خرقہ بخرقہ میدوخت
آدمی کو آزار دینے کا نہیں رکھتا ہوں میں۔ ایک درویش کو سنا میں نے کہ بیچ آگ فاقہ کے جلتا تھا اور
و تسکین خاطر خود را میگفت **شعر** بنان خشک قناعت کنیم و جامہ و دلق +
ٹلی پر ٹلی سیتا تھا۔ اور تسلی دینے دل اپنے کو کہتا تھا۔ ساتھ روٹی خشک کے قناعت کرتے ہم
کہ رنج محنت خود بہ کہ بار منت خلق + کسی گفتش چہ نشستی کہ فلان درین شہر
اور جامہ گدڑی کے۔ کہ رنج محنت اپنی کا بہتر کہ بوجھ احسان خلقت سے۔ کسی نے کہا اسکو کیا بیٹھا ہے تو
طبعی کریم دارد و کرمی عمیم میان بخدمت آزادگان بستہ و بر در دلہا نشستہ اگر بر صورت
طبیعت سخی کی رکھتا ہے۔ اور بخشش عام کمر بیچ خدمت آزادوں کے باندھی ہوئی اور اوپر دروازے
حالت چنانکہ ہست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت
دلوں کے بیٹھا ہوا اور پر صورت حال تیرے کے جیسا کہ ہے واقفی پاوے نگہبانی دل عزیزوں کی رکھنا منت رکھے
شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسی بردن **قطعہ**
اور غنیمت گنے کہا چپ کر کہ سختی میں مرنا بہتر ہے کہ حاجت آگے کسی کے لے جانا
ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر + کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نبشت + حقا کہ
اپنیمیں ٹکڑے سینا اور لازم کرنا گوشہ صبر کا۔ کہ واسطے کپڑے کے خط آگے بڑے آدمی کے لکھنا
با عقوبت دوزخ برابرست + رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت **حکایت**
قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے برابر ہے۔ جانا ساتھ مدد ہمسایے کے بیچ بہشت کے
یکے از ملوک عجم طبیبی حاذق بخدمت جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد
ایک نے بادشاہوں عجم سے ایک طبیب دانا کو بیچ خدمت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجا
سالی در دیار عرب بماند و کسی تجربہ پیش وی نیاورد و معالجتی ازوی نخواست
ایک سال بیچ ملک عرب کے رہا کوئی آزمائش کے اسکے نہ لایا اور ایک علاج اس سے نہ چاہا

بپیش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گلہ کرد کہ مرین بندہ را بسبب معالجت
آگے پیغمبر کے درود ہوا اللہ کا اور سلام آیا اور گلہ کیا کہ خاص کر اس بندہ کو واسطے علاج کرنے

اصحاب بخدمت فرستادہ واند درین مدت کسی التفاتی نکرد تا خدمتی کرے بندہ
یاروں آپکے بھیجا ہے بیچ اس مدت کے کسی نے مہربانی نہ کی تا وہ خدمت کہ بندہ پر

معین ہست بجای آرد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود این طایفہ را طریقی
مقرر ہے بجا لاوے رسول نے درود ہوا اللہ کا اور سلام اونپر کہا کہ اس گروہ کا

ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام
ایک طریقہ ہے کہ جبتک بھوک غالب ہوتی نہیں کھاتے اور ابھی بھوک باقی ہوتی کہ ہاتھہ

بدارند حکیم گفت اینست موجب تندرستی زمین خدمت ببوسید و برفت مثنوی
کھانے سے رکھتے ہیں حکیم نے کہا یہی ہے سبب تندرستی کا زمین خدمت کی چومی اور گیا

سخن آنگہ کند حکیم آغاز + یا سر انگشت سوی لقمہ دراز + کہ ز ناگفتنش خلل زاید +
بات اسوقت حکیم شروع کرتا ہے۔ یا سر انگلی کا طرف لقمہ کے لمبا۔ کہ نہ کہنے اسکے سے خلل پیدا ہوئے

یا ز ناخوردنش بجان آید + لاجرم حکمتش بود گفتار + خوردنش تندرستی آرد بار +
یا نہ کھانے اوسکے سے تنگ آوے۔ ناچار حکمت اسکا ہوئے کہنا۔ کھانا اوسکا تندرستی کا لاوے پہل

حکایت در سیرت اردشیر بابکان آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسید کہ روزی چہ مایہ
بیچ کتاب خاص چال اردشیر بابکان کے آیا ہے کہ حکیم عرب کو پوچھا کہ ایک روز کس قدر

طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت اینقدر چہ قوت دہد
طعام چاہیے کھانا کہا سو درم بھر وزن کفایت کرتا ہے کہا اس قدر کیا قوت دیوے

گفت ہٰذَا الْمِقْدَارُ یَحْمِلُكَ وَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ فَاَنْتَ حَامِلُهٗ یعنے
کہا اسقدر اوٹھائیگا تجھکو اور جس قدر کہ زیادہ کیا اوپر اس مقدار کے پس تو اوٹھانیوالا ہی

اینقدر ترا بپای میدارد و ہر چہ برین زیادت کنی حمال آنی شعر خوردن برای
یعنی یہ قدر تجھکو قایم رکھتا ہے اور جو کچھ اوپر اسکے زیادہ کرے تو اوٹھانیوالا اسکا ہی تو

زیستن و ذکر کردنست + تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست حکایت دو درویش
جینے کے اور ذکر کرنیکے ہی۔ کہ تو اعتقاد کرتا ہی جینا واسطے کھانے کے ہے۔ کہانی دو

خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی یکی ضعیف بود کہ بہر دو شب افطار
فقیر رہنے والے خراسان کے ہمیشہ صحبت ایکدوسرے کے سفر کرتے تھے ایک بوڑھا تھا کہ دو دن

کردی و دیگر قوی که روزی سه بار خوردی اتفاقاً بر در شهری بتہمت جاسوسی گرفتار

کرتا تھا اور دوسرا قوی کہ ایک دن میں تین مرتبہ کھاتا تھا اتفاق سے دروازہ شہر کے ساتھ تہمت جاسوسی کے

آمدند هر دو را بخانه در کردند و در بگل برآوردند بعد از دو هفته معلوم شد که بیگناه اند قوی

گرفتار آئے ہر دونوں کو بیچ گھر کے قید کیا اور ساتھ مٹی کے بند کیا پیچھے دو ہفتہ کے معلوم ہوا کہ

را دیدند مرده و ضعیف جان بسلامت برده مردم درین عجب ماندند حکیمی

زورآور کو دیکھا کہ مرا اور ضعیف جان سلامت سے لے گیا آدمی بیچ اس تعجب کے رہے

گفت خلاف این بودی عجب بودی که آن یکی بسیارخوار بوده است طاقت

ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے ہوتا تو عجب تھا کہ یہ ایک بہت کھانے والا تھا۔ طاقت

بینوائی نیاورد هلاک شد و آن دیگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادت خود صبر

بھوک کی نہ لایا اور مرگیا اور وہ دوسرا قناعت کرنیوالا تھا لاچار اوپر عادت اپنی کے صبر

کرد و بسلامت خلاص یافت قطعه چو کم خوردن طبیعت شد کسی را + چو سختی

کیا اور ساتھ سلامتی کے مخلصی پائی۔ جب کم کھانیکی طبیعت ہوئی کسیکے تئیں۔ جب سختی

پیشش آید سهل گیرد + وگر تن پرورست اندر فراخی + چو تنگی بیند از سختی بمیرد +

آگے اسکے آوے نرمی پکڑے۔ اور اگر تن پرور ہے بیچ فراخی کے جب تنگی دیکھے سختی سے مرے

حکایت یکی از حکما پسر را نهی همیکرد از بسیار خوردن که سیری مردم را رنجور کند

کہانی ایک حکیموں میں سے بیٹے کو منع کرتا تھا بہت کھانے سے کہ آسودگی آدمی کو بیمار کرتی ہے

گفت ای پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیده که ظریفان گویند بسیری مردن به که

کہا اے باپ بھوک خلق کو مارتی ہے نہیں سنا تونے کہ خوش طبع کہتے ساتھ آسودگی کے مرنا بہتر

گرسنگی بردن گفت اندازه نگهدار کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا شعر نه چندان بخور کز

بھوک کا صدمہ سے کہا اندازہ نگھ رکھ کھاؤ تم اور پیو تم اور نہ صرف کرو تم + نہ اتنا کھا کہ

دهانت برآید نه چندان که از ضعف جانت برآید قطعه با آنکه در وجود طعامست

منہ تیرے سے باہر آوے۔ نہ اتنا کہ ناتوانی سے جان تیری باہر آوے + باوجود اسکے بیچ وجود کے

عیش نفس + رنج آورد طعام که بیش از قدر بود + گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند +

کھانا ہی خوشی نفس کی۔ رنج لاتا ہے کھانا کہ زیادہ اندازے سے ہووے۔ اگر گلقند کھاوے تو ساتھ تکلف

ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود + حکایت رنجوری را گفتند دلت

اگر روٹی خشک دیر کھاوے گلقند ہے۔ کہانی ایک بیمار کو لوگوں نے کہا کہ تیرا دل

چه نخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد * شعر * معده چو پر گشت و شکم درد خواست * سود
کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے۔ معدہ جب پر ہوا اور پیٹ میں درد اٹھا
ندارد همه اسباب راست * حکایت * بقالی را درمی چند بر صوفیان گرد آمده
فائدہ نہ کرے تمام اسباب درست * ایک کراڑ کے درم کتنے اوپر صوفیوں کے
بود در واسط هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب از تعنت
قرض تھے ہوئے بیچ شہر کے ہر روز مانگتا تھا اور باتیں ساتھ سختی کے کہتا تھا اور یار اسکے
او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی در آن میان گفت
بدگوئی سے رنجیدہ دل ہوتے تھے اور برداشت کرنے سے چارہ نہ تھا ایک صاحبدل نے بیچ اس درمیان
نفس را وعده دادن بطعام آسانتر است که بقال را بدرم * قطعه * ترک احسان خواجه اولیتر *
نفس کو وعدہ دینا ساتھ کھانے کے آسان تر ہے کہ کراڑ کو درموں کے ساتھ * ترک احسان صاحب
کا تحمل جفای بوابان * بتمنای گوشت مردن به * که تقاضای زشت قصابان *
کا بہتر زیادہ تر۔ کہ اوٹھانا ظلم کا دربانوں کے * بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر۔ کہ تقاضے زبون
حکایت * جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان
کہانی۔ ایک جوانمرد کو بیچ لڑائی تاتار کے ایک زخم پہونچا۔ کسی نے کہا کہ فلانا سوداگر
نوشدارو دارد اگر بخواهی باشد که دریغ ندارد و گویند بازرگان ببخل معروف بود
نوشدارو رکھتا ہے اگر چاہے تو پوشیدہ نہ رکھے۔ کہتے ہیں کہ سوداگر ساتھ بخل کے ایسا
* شعر * گر بجای نانش اندر سفره بودی آفتاب * تا قیامت روز روشن کس ندیدی
مشہور تھا۔ اگر بیچ جگہ روٹی کے اسکے دسترخوان میں ہوتا آفتاب۔ قیامت تک روز روشن
در جهان * جوانمرد گفت اگر دارو خواهم از وی دهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند
کوئی نہ دیکھتا جہان میں * جوانمرد نے کہا اگر دارو چاہوں میں اس سے دے یا نہ دے اگر دے
یا نکند باری خواستن از وی زهر کشنده است * شعر * هرچه از دونان بمنت خواستی *
فائدہ کرے یا نہ کرے۔ بہر صورت مانگنا اس سے زہر قاتل ہے۔ جو کچھ کمینوں سے ساتھ منت
در تن افزودی و از جان کاستی * و حکیمان گفته اند اگر حیات فروشند
کے مانگے تو۔ بیچ تن کے بڑھا تو اور جان سے گھٹا تو۔ اور حکیموں نے کہا ہے اگر حیات
* فی المثل * بآبروی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی بمذلت
بیچیں بتحقیق ساتھ عزت کے دانا خرید نکرے کہ مرنا ساتھ بیماری کے بہتر زندگی سے ساتھ

شعر اگر حنظل خوری از دست خوشخو * به از شیرینی از دست ترشروی بیت

اگر اندرائن کھاوے تو ہاتھ خوشخو سے - بہتر شیرینی ہاتھ کھلے منہہ کے سے

یکی از علما خورنده بسیار بود و کفاف اندکی را از بزرگان که معتقد او بود گفت

ایک عالموں سے کھانیوالے بہت تھا اور روزینہ تھوڑا بزرگوں میں سے ایک کو کہ اعتقاد رکھنیوالا

روی از توقع او درهم کشید و تعرض سوال از اہل ادب در نظرش قبیح آمد قطعه

اسکا تھا۔ کہا منہہ میں اسکی سمجھنے میں کھینچا اور آگے لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اسکی کے برا

ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز * مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی *

آیا۔ بخت سے منہہ کھٹا کیے ہو تو آگے یار عزیز کے نہ جا کہ زندگانی اسپر بھی کڑوی کرے تو

بحاجتیکه روی تازه روی و خندان رو * فرو نه بندد کار گشاده پیشانی *

واسطے جس حاجت کے کہ جاوے تو تازہ اور ہنستا جا۔ بند نہیں ہوتا ہے کام کشادہ پیشانی کا

آورده اند که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیار از ارادت کم دانشمند چون پس از

کہتے ہیں کہ تھوڑا بیچ روزی اسکی کے زیادہ کیا اور بہت خواہش سے کم عالم نے جب بعد چند روز

چند روز مودت معهود برقرار ندید گفت شعر بئس المطاعم حین الذل تکسبها

کے دوستی قول کی ہوتی برقرار نہ دیکھی کہا بدتر ہیں کھانے کا وقت ذلت کے

القدر منتصب والقدر منخفض فرد نانم افزود و آبرویم کاست *

حاصل کرے تو اسکو ہانڈی برپا ہوئی اور قدر پست ہے۔ روٹی میری زیادہ ہوئی اور آبرو میری

بینوائی به از مذلت خواست حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد گفت

کم۔ مفلسی بہتر ہے خواری سوال کی سے۔ ایک فقیر کو ایک ضرورت آگے آئی

فلان نعمتی دارد و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو وقوف گردد همانا که در قضای

کسی نے کہا فلانا نعمت رکھتا ہے اور بخشش ذاتی شامل اگر تیری حاجت پر واقف ہو یقین کہ

آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رهبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آن شخص

بیچ جلدی کرنے اسکے درنگ روا نہ رکھے کہا میں نہیں جانتا کہا میں تیری رہبری کرونگا ہاتھ اسکا پکڑا تا بیچ مکان

درآورد یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته برگشت و سخن نگفت کسی گفتش چه کردی

اس شخص کے لایا ایک کو دیکھا لب لٹکائے اور تند بیٹھا پھرا اور بات نہ کہی کسی نے اسکو کہا

گفت عطای او را بلقای او بخشیدم قطعه مبر حاجت

کیا کیا تو نے کہا بخشش اسکی کو ساتھ ملاقات اسکی کے بخشا۔ مت لیجا حاجت

نزدیک ترشروی + کز خوی بدش فرسوده گردی + اگر حاجت بری نزد کسی بر

تو مت جا ترشرو کے + کہ خو بری اسکی سے گھلنے والا ہووے تو۔ اگر حاجت لیجاوے تو نزدیک اس شخص کے لیجا

که از رویش بنقد آسوده گردی حکایت خشک سالی باسکندریه پدید آمد و

کہ منہ سے اسکے فوراً آسودہ ہووے تو۔ ایک خشک سال بیچ اسکندریہ کے ظاہر ہوا اور

عنان طاقت درویش رفته بود و درهای آسمان بر زمین بسته و فریاد

باگ طاقت کی ہاتھ فقیر سے گئی تھی اور دروازے آسمان کے اوپر زمین کے بند ہوئے تھے اور

اهل زمین باسمان پیوسته قطعه نماند جانور از وحش و طیر و ماهی و مور + که بر فلک نشد از

فریاد زمین کے رہنے والوں کی اوپر آسمان کے لگی ہوئی۔ نہ رہا کوئی جانور وحشی سے اور پرند اور مچھلی اور چیونٹی کہ

بیمرادی افغانش + عجب که دود دل خلق جمع می نشود + که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش

بیمرادی سے شور اوسکا۔ عجب ہے کہ دھواں دل خلق کا جمع نہیں ہوتا ہے کہ ابر ہووے اور سیلاب دیدہ کا مینہ

در چنین سال مخنثی دور از دوستان که سخن در وصف او ترک ادبست خاصه در حضرت

بیچ ایسے سال کے ایک مخنث دور دوستوں سے کہ سخن بیچ تعریف اوسکے چھوڑنا ادب کا ہے خصوصاً بیچ درگاہ

بزرگان و بطریق اهمال از آن درگذشتن هم نشاید که طائفه بر عجز گوینده حمل کنند

بزرگوں کے اور ساتھ طریق مہمل کرنے کے درگذر نا نہ چاہیے کہ ایک ٹولہ اوپر عاجزی کہنے والے کے گمان کریں

برین دو بیت اختصار کنیم که اندک دلیل بسیار باشد و مشتی نمونه خرواری شعر

اوپر ان دو بیتوں کے مختصر کرتے ہیں ہم کہ تھوڑی دلیل بہت ہووے اور ایک مٹھی نمونہ خرمن کا

تتری گر کشد مخنث را + تتری را دگر نباید کشت + چند باشد چو جسر بغدادش آب

اگر تتار کا رہنے والا مارے ہیجڑے نامرد کو۔ ترک کے رہنے والے کو پھر نہ چاہیے مارنا۔ کب تک ہووے مانند پل بغداد

در زیر آدمی در پشت چنین شخصی که طرف از نعت او شنیدی درین سال نعمت

کے وہ آب نیچے اور آدمی اوپر پشت کے۔ ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف اسکی سے سنا تو نے بیچ اس سال کے

بیکران داشت تنگدستان را سیم و زر دادی و مسافران را سفره نهادی گروهی درویشان

نعمت بہت رکھتا تھا غریبوں کو چاندی اور سونا دیتا اور مسافروں کو دسترخوان رکھتا۔ ایک گروہ فقیروں کا

از جور فاقه بطاقت شده بودند آهنگ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از

ظلم فاقہ سے بے طاقت ہو گئے تھے۔ ارادہ دعوت اسکی کا کیا اور مشورت ساتھ میرے لائے سر

موافقت باز زدم گفتم قطعه نخورد شیر نیمخورده سگ + ور بسختی بمیرد اندر غار +

موافقت سے پھیر لینے اور کہا چپنے۔ نہیں کھاتا شیر جوٹھا کتے کا۔ اگر سختی سے مرے بیچ غار کے

تن بہ بیچارگی و گرسنگی + بنہ و دست پیش سفلہ مدار + گر فریدون شود بنعمت و ملک
بدن ساتھ بیچارگی اور بھوک کے رکھ اور ہاتھ آگے کمینے کے مت رکھ - اگر فریدون ہو وے ساتھ نعمت
بی ہنر را بہیچکس مشمار + پرنیان و نسیج بر نااہل + لاجورد و طلا بر دیوار حکایت
بے ہنر کو ساتھ کسی چیز کے نہ گن - پرنیان اور نسیج اوپر نااہل کے - لاجورد اور طلا اوپر دیوار کے
حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہان دیدہ یا شنیدہ گفت بلی روزی چہل شتر
لوگوں نے حاتم طائی کو کہا آپ سے بزرگ ہمت زیادہ بیچ جہان کے تم نے دیکھا ہی یا سنا ہی بولا کہا ہاں ایکدن
قربان کردہ بودم امرای عرب را پس بگوشہ صحرائی بحاجتی بر ون رفتہ بودم خارکشی را دیدم
چالیس اونٹ ذبح کیے تھے واسطے امیرون عرب کے پس ہم ایک گوشہ جنگل کو واسطے ایک حاجت کے باہر گیا تھا
پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمان حاتم چرا نروی کہ خلقی بر سماط او گرد آمدہ اند گفت
گٹھا لکڑیوں کا جمع لایا کہا میں نے اسکو بیچ مہمانخانہ حاتم کے کیوں نہیں جاتا کہ ایک خلق اوپر دسترخوان
فرد ہر کہ نان از عمل خویش خورد + منت حاتم طائی نبرد + انصاف دادم کہ مر اورا ہمت
اسکے جمع آئی - کہا جو کوئی کہ روٹی کام اپنے سے کہاتا ہی احسان حاتم طائی کا نہیں اٹھاتا انصاف دیا میں نے کہ
و جوانمردی بیش از خود دیدم حکایت موسی علیہ السلام درویشی را دید از برہنگی
جوانمردی کے زیادہ اپنے سے دیکھا میں نے + موسی علیہ السلام نے ایک فقیر کو دیکھا ننگے تن سے بیچ
بریگ اندر شدہ گفت ای موسی دعا کن تا خدای عزوجل مرا کفافی دہد کہ از بیطاقتی بجان
ریگ کے گیا کہا ای موسے دعا کر تا کہ خدا بزرگ اور غالب مجھکو روزینہ دیوے کہ بیطاقتی سے نہایت
آمدم موسی دعا کرد و برفت پس از چند روز کہ باز آمد از مناجات مر اورا دید گرفتار و خلقی انبوہ
تنگ آیا ہوں میں موسی نے دعا کی اور گیا پیچھے چند روز کے پھر آیا دعا مانگنے سے خمتکار اسکو دیکھا
بروی گرد آمدہ گفت اینچہ حالتست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسی را کشتہ
قید اور ایک خلق بہیڑ اوپر اسکے جمع آئی کہا یہ حالت کیا ہی کہا شراب پی ہوئی اور بد کاری کی ہوئی ای
اکنون بقصاص فرمودہ اند شعر گربہ مسکین اگر پر داشتی + تخم گنجشک از جہان بر داشتی
کیکو مارا اب واسطے بدلے کے فرمایا ہی + بلی غریب اگر پر رکھتی - نسل چڑیونکی جہانسی اوٹھاتی
فرد عاجز باشد کہ دست قوت یابد + برخیزد و دست عاجزان بر تابد + و لو بسط
عاجز جو ہوتا ہی کہ زور کا ہاتھ پاوے اٹھے اور ساتھ عاجزون کا مروڑے - اور اگر کشادہ کرتا
اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض شعر ماذا اخاضک یا مغرور فی الخطر
اللہ روزی واسطے بندوں اپنے کے البتہ فساد کرتے بیچ زمین کو کس چیز نے بیچ اندیشہ [illegible]

المطر حتی یکلک فلیت انمل کم تطهر بالی سفله چو جاه آمد و سیم و زرش

ہلاک ہوا تو بس کاش کہ چیونٹی ۔ کمینہ جب کے ساتھ آیا اور چاندی اور سونا اسکو

سیلی خواهد بضرورت سرش + آن نشنیدی که فلاطون چه گفت + مور همان به که نباشد

دھپیڑ چاہتا ہے بالضرورت سر اس کا ۔ وہ نہ سنا تو نے کہ فلاطون نے کیا کہا چیونٹی وہ بہتر کہ

پرش + حکمت پدر عقل بسیار است ولیکن پسر گرمی رو است فرد

نہ ہوویں پر اسکے ۔ باپ کو بخشش بہت ہے لیکن بیٹا گرمی والا ہے +

آنکس که توانگرت نمی‌گرداند + او مصلحت تو از تو بهتر داند حکایت اعرابی را دیدم

وہ شخص کہ تجھکو تونگر نہیں کرتا ہے ۔ وہ مصلحت تیری تجھ سے بہتر جانتا ہے ۔ ایک عرب کے رہنے والے کو

در حلقه جوهریان بصره حکایت همی‌کرد که وقتی در بیابان راه گم کرده بودم و از زاد معنی

بیچ گنبد کے جوہریان بصرہ کے کہتا تھا کہ ایک وقت بیچ جنگل کے راہ گم کی تھی میں نے اور کھانے سے

چیزی با من نمانده بود دل بر هلاک نهاده که ناگاه کیسه یافتم پر از مروارید هرگز آن ذوق

کوئی چیز میرے پاس نہ رہی دل اوپر مرنے کے رکھا کہ اچانک ایک تھیلی پائی بھری ہوئی موتیوں سے ہرگز نہ

و شادی فراموش نکنم که پنداشتم گندم بریان است باز آن تلخی و نومیدی که معلوم

وہ مزہ اور خوشی بھولونگا میں کہ جانا میں نے کہ گندم بھنی ہے پھر وہ تلخی اور وہ ناامیدی کہ معلوم کی

کردم که مروارید است قطعه در بیابان خشک و ریگ روان + تشنه را در دهان چه در چه صدف

میں نے کہ موتی ہیں + بیچ جنگل خشک اور ریگستان کے ۔ پیاسے کو بیچ موہنہ کے کیا موتی کیا

مرد بی توشه کاوفتاد از پای + بر کمربند او چه زر چه خزف حکایت یکی از عرب

سیپی ۔ مرد بی اسباب گر پڑا پاؤں سے ۔ اوپر کمربند او کے کیا سونا کیا ٹھیکری ۔

در بیابان از غایت تشنگی میگفت شعر یا لیت قبل منیتی افوز بمنیتی

ایک عرب کے رہنے والوں سے بیچ ایک جنگل کے نہایت پیاس سے کہتا تھا ۔ اے کاش کہ پہلے موت اپنی سے ایک دن

نهراً تلاطم رکبتی و اظل املأ قربتی حکایت همچنان در قاع بسیط

پہنچوں میں نہر پانی اسکا زانوں تک پہنچے اور مشکیزہ اپنا دوش پر رکھیں + ویسے ہی ایک فقیر بیچ ایک جنگل کشادہ

گم شده بود و قوت و قوتش نمانده درمی چند بر میان داشت بسیار بگردید و ره بجائی نبرد پس بسختی

کے اور کھانا اور قوت اوسکی نہ رہی درم کتنے ایک کہتا تھا بہت پھرا راہ کہیں نہ ملے پس ساتھ

هلاک شد و طایفه برسیدند درمها دیدش پیش روی + و بر خاک نبشته قطعه

سختی کے ہلاک ہوا اور ایک گروہ پہنچے اسکے درموں کو دیکھا آگے منہ اسکے رکھے ہوئے اور اوپر خاک لکھا ہوا

گر همه زر جعفری دارد * مرد بی توشه بر نگیرد گام * در بیابان فقیر سوخته را * شلغم پخته به

اگر تمام زر جعفری رکھے * مرد بغیر توشہ کے نہیں اٹھاتا قدم * بیچ جنگل کے فقیر بھوکے کو شلغم پختہ

که نقرهٔ خام حکایت هرگز از دور زمان نناليده بودم و روی از گردش آسمان درهم نکشیده

بہتر ہے نقرہ خام سے * ہرگز گردش زمانہ سے نہیں رویا ہیں اور منہ گردش زمانہ سے درہم نہ کھینچا

مگر وقتی که پایم برهنه بود و استطاعت پای پوشی نداشتم بجامع کوفه درآمدم دلتنگ

مگر اسوقت کہ پاؤں میرے ننگے تھے اور طاقت جوتی کی نرکھتا تھا میں بیچ مسجد کوفہ کے آیا میں دلتنگ

یکی را دیدم که پای نداشت سپاس نعمت حق بجا آوردم و بر بی کفشی صبر کردم قطعه

ایک کو دیکھا میں نے کہ پاؤں نرکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجا لایا میں اور ننگے ہونے جوتی کے صبر کیا میں

مرغ بریان بچشم مردم سیر * کمتر از برگ تره بر خوان است * وانکه را دستگاه و قدرت

مرغ بکا ہوا بیچ آنکھ مرد آسودہ کے * کمتر پتے ساگ سے اوپر خوان کے ہے * اور اسکو کہ طاقت اور

نیست * شلغم پخته مرغ بریانست حکایت یکی از ملوک با تنی چند خاصان در

توفیق نہیں ہے شلغم پکا ہوا جانور بریان ہوتا ہے * ایک بادشاہ نے ساتھ چند آدمیوں خاص کے

شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتادند تا شب درآمد خانهٔ دهقانی را دیدند ملک گفت

بیچ ایک شکارگاہ کے جاڑے میں عمارت سے دور پڑے تا رات ہو گئی گھر ایک زمیندار کا دیکھا بادشاہ نے

شب آنجا رویم تا زحمت سرما نباشد یکی از وزرا گفت لایق قدر بلند پادشاهان نباشد

کہا رات کو اسجگہ جاویں ہم تا شدت جاڑے کی نہو ایک وزیر نے کہا لائق بلند مرتبہ بادشاہ کے

بخانه دهقانی رکیک التجا کردن هم اینجا خیمه زنیم و آتش روشن کنیم دهقان را خبر شد

نہو وے بیچ گھر ایک زمیندار کنگال کے التجا کرنا بھی ہم اسجگہ تنبو ماریں اور آگ روشن کریں زمیندار کو

ماحضری که داشت ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدر بلند سلطان

خبر ہوئی جو کچھ کہ موجود رکھتا تھا درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ

بدین قدر نازل نشدی ولیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود سلطان را

کا ساتھ اسقدر کے اترنیوالا نہیں ہوتا ولیکن وزیر [illegible] نے نہ چاہا کہ مرتبہ دہقان کا بلند ہووے بادشاہ

سخن گفتن او مطبوع آمد شبانگه بمنزل او نقل کرد بامدادش خلعت و نعمت فرمود

کو بات کہنا اسکا پسند آیا شام کیوقت بیچ گھر اسکے کوچ کیا صبح کو اسکو خلعت اور نعمت [illegible]

شنیدمش که قدمی چند در رکاب سلطان بود و میگفت قطعه

دیا لوگوں نے اسکو سنا کہ چند قدم بیچ سواری بادشاہ کے تھا اور کہتا تھا *

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم + ز التفات بمهمانسرای دهقانی +

مرتبہ اور دبدبے بادشاہ کے سے ہوا کچھ کم + مہربانی سے بیچ مہمانسرائے ایک زمیندار کے

کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید + که سایه بر سرش انداخت چون تو سلطانی +

ٹوپی کا گوشہ زمیندار کا آفتاب تک پہنچا + کہ سایہ اوپر سر اسکے کے ڈالا تیرے جیسے بادشاہ نے

حکایت گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته بود یکی از پادشاهان

ایک فقیر خوفناک کی بات کرتے ہیں کہ دولت بہت جمع کی تھی ایک سے بادشاہوں سے

گفتش همی نمایند که مال بیکران داری و مارا مهمیست اگر ببعضی از آن دستگیری کنی

اسکو کہا کہ لوگ معلوم کرتے ہیں کہ مال تو بہت رکھتا ہے اور ہمکو ایک کام سخت ہے اگر تھوڑی سی اسمیں مدد کرے

چون ارتفاع برسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند روی زمین

تو جب محاصل پہونچیگا وفا یعنی پورا کیا جاویگا اور شکر کہا جائیگا - کہا اے صاحب تمام زمین کے

لائق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی آلوده کردن

لائق مرتبے بلند بادشاہ کے نہیں ہے ہاتھ ارادے کا بیچ مال میرے جیسے کنگال کے آلودہ کرنا

که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهم الخبیثات

کہ ذرہ ذرہ ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا ہے کہا غم نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں کہ چیزیں بد

للخبیثین شعر گر آب چاه نصرانی نه پاکست + جهود مرده گر شوئی چه باکست

واسطے بدوں کے ہیں - اگر پانی کنوئیں نصرانی کا پاک نہیں یہود مرے ہوئے کو دھوتا تو کیا خوف ہے

شعر قالوا عجین الکلس لیس بطاهر + قلنا نسد به شقوق المبرز شنیدم

کہا انہوں نے خمیر چونے کا نہیں ہے پاک - کہا ہم نے بند کرینگے ہم ساتھ اسکے شگاف پاخانے کو +

سر از فرمان ملک برزد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن بفرمود تا مضمون خطاب

سنا میں نے سر حکم بادشاہ سے پھیرا اور حجت لانا پکڑا اور بیحیائی کرنا - بادشاہ نے فرمایا تا مضمون

را از وی بزجر و توبیخ مستخلص کردند شعر بلطافت چو بر نیاید کار + سر به بیحرمتی

حکم اس سے ساتھ جھڑک کے چھڑا لاویں + ساتھ نرمی کے جب نہ نکلے کام - سر ساتھ رسوائی کے

کشد ناچار + هر که بر خویشتن نبخشاید + گر نبخشد کسی برو شاید حکایت

کھینچنا پڑے لاچار + جو کوئی اوپر اپنے نہ بخشش کرے - اگر نہ بخشے کوئی اوپر اوسکے لائق ہے

بازرگانی را دیدم که صد و پنجاه شتر بار داشت و چهل بنده خدمتگار

ایک سوداگر کو دیکھا میں نے کہ ایکسو پنچاہ اونٹ بوجھ کے رکھتا تھا اور چالیس تابعدار اور خدمتگار

در جزیرهٔ کیش مرا بحجرهٔ خویش ۔ همه شب نیارمید از سخنهای پریشان گفتن که
بیچ جزیرہ کیش کے مجھکو بیچ کوٹھری اپنی کے لیگیا تمام رات نہ آرام کیا باتیں پریشان کہنے سے

فلان انبارم بترکستانست و فلان بضاعت بهندوستان و این قبالهٔ فلان زمین ست
کہ فلانا انبار میرا بیچ ترکستان کے ہے اور فلانی پونجی بیچ ہندوستان کے ہے اور یہ بیع نامہ فلانی زمین کا ہے

و فلان چیزرا فلان کس ضمین ست گاه گفتی که خاطر اسکندریه دارم که هوای آنجا
اور فلانی چیز کا فلانا شخص ضامن ہے کبھی کہتا کہ خاطر اسکندریہ کی رکھتا ہوں میں کہ ہوا وہانکی

خوش ست باز گفتی نه که دریای مغرب مشوش ست سعدیا سفری دیگرم در پیش ست اگر
خوش ہے پھر کہتا نہیں دریا سے مغرب کا پریشان کرنیوالا ہے ای سعدی ایک سفر اور درپیش ہے

آن کرده شود بقیت عمر بگوشهٔ بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفرست گفت
اگر وہ کیا جاوے باقی عمر اپنی بیچ گوشے کے بیٹھوں میں اور قناعت کروں میں کہا میں نے وہ کون سفر

گوگرد پارسی خواهم بردن بچین که شنیدم قیمتی عظیم دارد و کاسهٔ چینی بروم آرم و
ہے کہا گندھک فارس کی چاہتا ہوں لیجانا بیچ چین کے سنا میں نے قیمت بڑی رکھتی ہے اور پیالہ چینی

دیبای رومی بهند و فولاد هندی بحلب و آبگینهٔ حلبی بیمن و برد یمانی بپارس
بیچ روم کے لاؤں اور کپڑا روم کا بیچ ہند کے اور فولاد ہند کا بیچ حلب کے اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے

و از آن پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین مالیخولیا چندان فرو گفت
اور اس کے پیچھے چھوڑنا سفر کا کروں میں اور بیچ ایک دکان کے بیٹھوں میں انصاف اس مالیخولیا سے اتنا کہا

که بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو هم سخنی بگوی از آنها که دیده و شنیده
کہ زیادہ طاقت کہنے کی اسکو نہیں رہی کہا ای سعدی تو بھی ایک بات کہہ ان باتوں سے کہ دیکھا ہے تو نے اور سنا ہے

گفتم قطعه آن شنیدستی که در صحرای غور + بار سالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم
تو نے کہا میں نے ۔ وہ سنا ہے تو نے کہ بیچ صحرا غور کے ۔ اسباب ایک سردار کا گر پڑا گدھے سے کہا آنکھ

تنگ دنیادار را + یا قناعت پر کند یا خاک گور حکایت مالداری را شنیدم که
حریص دنیادار کو ۔ یا قناعت بھرتی ہے یا خاک قبر کی ۔ کہانی ایک مالدار کو

ببخل چنان معروف بود که حاتم طائی در کرم ظاهر حالش به نعمت دنیا آراسته
سنا میں نے کہ بیچ بخیلی کے ایسا مشہور تھا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اسکا نعمت

و خست نفس جبلی همچنان در وی متمکن تا بجایی رسید که نانی
دنیا سے آراستہ اور کنجوسی ذات کی ایسی بیچ اسکے قرار پکڑی ہوئی تھا سمجھ تک پہنچی کہ ایک روٹی

[illegible] و خیالات تمام ہیچ تا جنازم جام کہ ذکرش در حکایت ماسبق رفت ۱۲

... ابوهریره را بلقمه نتوانی نواختی و سگ اصحاب کهف را
ہاتھ سے عوض ایک جان کے نہ دیتا اور بلی ابوہریرہ کو ایک لقمہ سے سرفراز نہ کرتا اور کتے اصحاب کہف کو
استخوانی نینداختی فی الجمله خانهٔ او کس ندیدی در گشاده و سفرهٔ او سر گشاده بیت
ایک ہڈی نہ ڈالتا حاصل کلام اسکے گھر کو کوئی نہ دیکھتا دروازہ کھلا اور دسترخوان اسکے کو کھلا ہوا
درویش بجز بوی طعامش نشنیدی ✣ مرغ از پس نان خوردن او ریزه نچیدی ✣
فقیر سوائے خوشبو کھانے اسکے کے نہ سونگھتا۔ چڑیا پیچھے کھانے روٹی اسکے کے ریزہ نہ چنتے
شنیدم که دریای مغرب اندر راه مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونی در سر حتی اذا
سنا میں نے کہ بیچ دریا مغرب کے راہ مصر کی آگے پکڑی تھی اور خیال فرعون کے سر میں رکھتا تھا
ادرکه الغرق بادی مخالف کشتی برآمد چنانکه گویند فرد با طبع ملولت چه کند دل که
لیا اوسکو غرق ہونے نے ایک ہوا مخالف بیچ کشتی کے آئی جیسا کہ کہتے ہیں۔ ساتھ طبع اداس تیری کے
نسازد ✣ شرطه همه وقتی نبود لایق کشتی ✣ دست دعا برآورد و فریاد بیفایده
کیا کرے دل کہ ناموافقت کرے۔ ہوا تمام وقت نہیں ہوتی موافق کشتی کے ہاتھ ساتھ دعا کے اٹھایا اور
خواندن گرفت فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ شعر
فریاد بیفائدہ پڑھنی شروع کی پس جس وقت سوار ہوتے ہیں بیچ کشتی کے پکارتے ہیں خدا کے تئیں ساتھ اسکے خالص کرتے ہوئے واسطے اسکے
دست تضرع چه سود بندهٔ محتاج را ✣ وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل قطعه
دین کے۔ ہاتھ زاری کرنے کا کیا فائدہ محتاج کو ✣ وقت دعا کے آگے خدا کے وقت بخشش کے بیچ
از زر و سیم راحتی برسان ✣ خویشتن هم تمتعی برگیر ✣ و آنکه این خانه از تو
زر اور چاندی سے خوشی پہونچا آپ بھی ایک برخورداری لے۔ اور اسوقت کہ یہ گھر تجھے
خواهد ماند ✣ خشتی از سیم و خشتی از زر گیر ✣ آورده اند که در مصر اقارب درویش داشت
چھوڑے گا ایک اینٹ چاندی کی اور ایک سونے سے فرض کر۔ کہتے ہیں کہ بیچ مصر کے رشتہ دار غریب
بعد از هلاک وی به بقیت مال وی توانگر شدند جامهای کهن بمرگ او بدریدند و خز و
رکھتا تھا۔ پیچھے مرنے اوسکے کے ساتھ باقی مال اسکے کے دولتمند ہوئے کپڑے پرانے سبب مرنے اوسکے کے
دمیاطی ببریدند هم در آن هفته یکی را دیدم از ایشان بر بادپای دوان
پھاڑے اور خز اور دمیاطی بنائے انہوں نے اسی ہفتہ میں ایک کو دیکھا میں نے اونمیں سے اوپر
روان غلامی در پی دوان قطعه وه که گر مرده بازگردیدی ✣ بمیان قبیله و پیوند
روان اور غلام پیچھے دوڑتے ہوئے۔ کیا خوب ہوتا کہ مردہ پھر ہوتا ✣ بیچ قبائل ...

زر میراث سخت تر بودی + وارثان را زهر مرگ خویش دادندی + بنا قصور نکرد درمیان
پھیرنا میراث کا مشکل زیادہ ہوتا + وارثان کو مرنے آپنے عزیزوں کے سے + ساتھ انگلی اس پہچان کے کہ درمیان

با بود استینش گرفتم و گفتم بیت بخور اے نیک سیرت سرہ مرد + کان فیروبایه گرد
ہمارے تھی آستین اسکی پکڑی میں نے اور کہا میں نے کہا اے نیک خصلت خالص مرد + کہ اس کمبخت نے جمع

کرد و نخورد + حکایت صیادی ضعیف را ماهی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آن نداشت
کیا اور نہ کھایا + ایک شکاری ضعیف کو ایک مچھلی زور آور بیچ جال کے پڑی طاقت نگاہ رکھنے اسکی کی نہ رکھتا تھا

ماهی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود + قطعه شد غلامی که آب جوی آرد + آب جو
مچھلی اسپر غالب آئی اور جال ہاتھ اسکے سے لیگئی + گیا غلام کہ پانی ندی کا لاوے ۔ پانی ندی کا

آمد و غلام ببرد + دام هر بار ماهی آوردی + ماهی این بار رفت و دام ببرد + بیت
آیا اور غلام کو لیگیا + جال ہر مرتبہ مچھلی لاتا + مچھلی اس مرتبہ گئی اور جال کو لے گئی +

صیاد نه هر بار شکاری ببرد + باشد که یکروز پلنگش بدرد + دیگر صیادان دریغ خوردند و
شکاری نہ ہر مرتبہ شکار لیجاوے + ہووے کہ ایکدن چیتا اسکو پھاڑے + دوسرے شکاریوں نے افسوس کیا

ملامتش کردند که چنین صیدی در دامت افتاده ندانستی نگهداشتن گفت ای برادر
اور ملامت اسکو کی کہ ایسا ایک شکار بیچ جال تیرے کے پڑا تھا نہ جانا تو نے نگاہ رکھنا کہا اے بھائی

چه توان کرد مرا روزی نبود و او را همچنین روزی مانده + حکمت صیاد بے روزی در
کیا سکے کرنا مجھے روزی نہ تھی اور اس کو بھی ایسی روزی رہی + شکاری روزی بیچ دجلہ

دجله نگیرد و ماهی بے اجل بر خشک نمیرد + حکایت دست و پا بریده هزار پای را
کے نہ پکڑے + اور مچھلی بے موت اوپر خشکی کے نہ مرے + ایک ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے نے ایک کنکھجورے کو

بکشت صاحبدلے برو بگذشت گفت سبحان الله با هزار پای که داشت چون اجلش فرا آمد
مارا ایک صاحبدل اوسپر گذرا اور کہا پاک ہے اللہ ساتھ ہزار پاؤں کے کہ رکھتا تھا جب موت اسکی آگے آگئی

از بیدستے و پائے گریختن نتوانست + مثنوی چو آید ز پے دشمن جانستان + ببندد اجل
بغیر ہاتھ پاؤں والے سے بھاگ نہ سکا ۔ جب آوے پیچھے سے دشمن جان لینے والا ۔ باندھے ہے موت

پای مرد دوان + در آندم که دشمن پیاپی رسید + کمان کیانی نشاید کشید + حکایت
پاؤں مرد دوڑنے والے کے + بیچ اس دم کے کہ دشمن جلد آپہنچا ۔ کمان کیانی کھینچنا نہیں چاہیے +

ابلهی را دیدم سمین خلعتی ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبی مصری بر سر کسی گفت
ایک احمق کو دیکھا میں نے موٹا لباس قیمتی بیچ بغل ہوا اور گھوڑا تازی نیچے اور چادر مصری سر پر کسی

سعدی چگونه همی بینی این دیبای معلم برین حیوان لایعلم شعر قد شابه بالوری حمار
اے سعدی کیونکر دیکھتا ہے تو یہ کپڑا بوٹا دار اوپر اس حیوان جاہل کے کہا میں نے گفتم تحقیق کہ مانند ہو ساتھ خلقت
عجلا جسدا له خوار وگفتم این یک خلقت زیبا به از هزار خلعت دیبا قطعه
کائی کا بچہ ہے اور جسم اسکا آواز گائیں کا ہے + اور کہا ہے ایک شکل اچھی بہتر ہے ہزار خلعت دیبا کے سے
شریف گر متضعف شود خیال مبند + که پایگاه بلندش ضعیف خواهد بود + ور
بزرگ اگر ناتواں ہو خیال مت باندھ + کہ مرتبہ بلند اوس کا ضعیف ہو جاوے گا۔ اگر
آستانه سیمین به میخ زر بندد + گمان مبر که یهودی شریف خواهد بود قطعه
چوکھٹ چاندی کی ساتھ میخ زر کے مارے + گمان مت لیجا کہ یہودی شریف ہوگا۔ ساتھ
بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان + مگر دراعه و دستار و نقش بیرونش + بگرد در همه اسباب
آدمی کے نہیں کہنا مانند رکھتا ہے یہ حیوان + مگر کرتا اور پگڑی اور نقش باہر اسکے کا + پھر بیچ تمام اسباب
ملک هستی او + که هیچ چیز نبینی حلال جز خونش + **حکایت** دزدی گدائی
ملک ہستی اوسکی کے + کہ کچھ چیز نہ دیکھے گا تو حلال سوائے خون اسکے کے + ایک فقیر کے تئیں چور نے
را گفت شرم نداری از برای جوی سیم دست پیش هر لئیم دراز کردن گفت بیت
کہا شرم نہیں رکھتا ہے تو واسطے ایک جو چاندی کے ہاتھ آگے ہر کنجوس کے دراز کرنا کہا
دست دراز از پی یک حبه سیم + به که ببرند به دانگی و نیم **حکایت** درویشی را
ہاتھ پھیلا او واسطے ایک جو چاندی کے + بہتر کہ کاٹیں واسطے دمڑی اور آدھی کی + ایک فقیر کو
شنیدم که بغاری در نشسته بود و در بروی از جهان بسته و ملوک و اغنیا را در چشم همت او
سنا میں نے کہ بیچ غار کے بیٹھا تھا اور دروازہ اوپر منہ کے جہان سے باندھا اور بادشاہوں اغنیا کو بیچ آنکھ ہمت اسکی
شوکت و هیبت نمانده **قطعه** هر که بر خود در سؤال گشاد + تا بمیرد نیازمند بود + آز
کے دبدبہ اور ہیبت نہ رہی + جس شخص نے اوپر اپنے دروازہ سوال کا کھولا + مرنے تک محتاج ہوگا + حرص
بگذار و پادشاهی کن + گردن بی طمع بلند بود + یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد که توقع
چھوڑ اور بادشاہی کر + گردن بے طمع کی بلند ہووے + ایک نے بادشاہوں اس طرف کے اشارہ کیا کہ امید
بکرم و اخلاق مردان چنین است که یکی با ما نان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد
ساتھ کرم اور اخلاق مردوں کے ایسی ہے کہ ایک مرتبہ ساتھ ہمارے ساتھ روٹی اور نمک کے موافقت کریں شیخ راضی ہوا
بحکم آنکه اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت عابد جست
بحکم اس بات کے کہ قبول کرنا دعوت کا حکم پیغمبر کا ہے دوسرے دن بادشاہ اسکے واسطے عذر آنے اوسکی کے گیا عابد کود

و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غایب شد یکی از جماعت پرسید شیخ را
اور بادشاہ کو گود میں لیا اور مہربانی کی اور تعریف کی جب غائب ہوا ایک نے جماعت سے پوچھا شیخ کو
که چندین ملاطفت امروز که با پادشه کردی خلاف عادت بود و دیگر ندیدیم گفت نشنیدی
کہ اتنی مہربانی آج کے دن کہ ساتھ بادشاہ کے کی تو نے خلاف عادت تھی اور دوسری نہیں دیکھا تھا کہا نہ سنا تو نے
آنکه یکی از صاحبدلان گفته است فرد هر که را بر سماط بنشستی + واجب آمد بخدمتش
وہ کہ ایک نے صاحبدلوں سے کہا ہے + جس کسی کی نمکین کہ اوپر فرش خوان کے بیٹھے تو + واجب آیا بیچ خدمت
برخاست + مثنوی گوش تواند که همه عمر وی + نشنود آواز دف و چنگ و نی
اوسکی کی اٹھنا + کان سکتے ہیں کہ تمام عمر وہ + نہ سنیں آواز دف اور چنگ اور نے کی +
دیده شکیبد ز تماشای باغ + بی گل و نسرین بسر آرد دماغ + گر نبود بالش آگنده پر
دیدہ صبر کرے تماشے باغ کے سے + بغیر گل اور نسرین کے گذر اتا ہے دماغ + اگر نہ ہو تکیہ بھرا ہوا پر سے
خواب توان کرد حجر زیر سر + ور نبود دلبر همخوابه پیش + دست توان کرد در آغوش
خواب سکتے کرنا پتھر نیچے سر کے + اگر نہ ہو دلبر ہمخوابہ آگے + ہاتھ سکتے کیا بیچ بغل
خویش + وین شکم بی هنر پیچ پیچ + صبر ندارد که بسازد به هیچ +
اپنی کے + یہ پیٹ بے ہنر اور پیچ پیچ + صبر نہیں رکھتا کہ موافقت کرے ساتھ نہ ہونے کے

باب چهارم در فوائد خاموشی

باب چوتھا بیچ فائدوں چپ کے

حکایت یکی از دوستان را گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار
ایک کو دوستوں سے کہا میں نے روکنا بات کہنے سے مجھکو بسبب اسکے اختیار
آمده است که غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیده دشمنان
آیا ہے کہ اکثر وقتوں بیچ بات نیک و بد کے اتفاق پڑتا ہے اور دیدہ دشمنوں کا
جز بر بدی نمی آید گفت دشمن آن به که نیکی نه بیند شعر وَاَخُو الْعَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ
والے اور برائی کے نہیں آتا ہے کہا دشمن وہ بہتر کہ نیکی نہ دیکھے + اور بھائی دشمنی کا نہیں گذرتا ہے
بِصَالِحٍ + اِلَّا وَیَلْمِزُهُ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ + شعر هنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است + گل است سعدی
طرف صالح کی + مگر در حالیکہ عیب کرتا ہے اسکو ساتھ دروغ بہت بد کے + ہنر بیچ آنکھ دشمنی کی زیادہ عیب ہے پھول ہے سعدی
و در چشم دشمنان خار است بیت نور گیتی فروز چشمه هور + زشت
اور بیچ آنکھ دشمنوں کے کانٹا ہے + نور دنیا کا روشن کرنیوالا چشمہ آفتاب کا + زبون

باشند بچشم موشک کور + حکایت بازرگانی را هزار دینار خسارت افتاد پسر را

ہووے بیچ آنکھ چمگادڑ کے + ایک سوداگر کو ہزار دینار ٹوٹا پڑا بیٹے کو

گفت نباید که با کسی این سخن در میان نهی گفت ای پدر فرمان تراست نگویم لیکن مرا

کہا نچاہیے کہ ساتھ کسی کے اس بات کو درمیان میں رکھیو تو کہا ای باپ حکم تجکو ہے کہونگا نہیں ولیکن چاہیے

بر فایده این مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن چیست گفت تا مصیبت دو

کہ مجکو اوپر فائدے اسکے کی خبر کرے تو کہ مصلحت بیچ پوشیدہ رکھنے کے کیا ہے کہا تو مصیبت دو

نشود یکی نقصان مایه دوم شماتت همسایه شعر مگوی اندوه خویش با دشمنان

نہولیں ایک نقصان مال کا دوسرا طعنہ زنی ہمسایوں کی + مت کہہ غم اپنا ساتھ دشمنوں کے

که لا حول گویند شادی کنان + حکایت جوانی خردمند از فنون فضایل حظی وافر داشت

کہ لاحول کہیں خوشی کرتے ہوئے + ایک جوان دانشمند فنون فضیلتوں سے نصیب بہت رکھتا تھا

و طبعی نافر چنانکه در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن ببستی باری پدرش گفت

اور طبیعت نفرت کرنیوالی جیساکہ بیچ مجلس عالموں کی بیٹھتا زبان بات کی بند کرتا ایکبار باپ اسکے نے کہا

ای پسر تو نیز آنچه دانی بگوی گفت ترسم از آنچه ندانم بپرسند شرمساری برم قطعه

ای لڑکے تو بھی جو کچھ جانتا ہے کہہ تو کہا ڈرتا ہوں میں اس چیز سے کہ نہیں جانتا ہوں پوچھیں شرمساری لے جاؤں میں

آن شنیدی که صوفیی میکوفت + زیر نعلین خویش میخی چند + آستینش گرفت

وہ سنا تو نے کہ ایک صوفی ٹھوکتا تھا نیچے نعلین اپنی کے تہوڑی کیلیں + آستین اوسکی پکڑی

سرهنگی + که بیا نعل بر ستورم بند + فرد نگفته ندارد کسی با تو کار + ولیکن چو گفتی

ایک سپاہی نے کہ آ نعل میرے بیل کی باندھ + فرد نہ کہا ہوا نہیں رکھتا ہے کوئی ساتھ تیرے کام ولیکن جو کہی تو

دلیلش بیار + حکایت عالمی معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده لعنهم الله

دلیل اسکی لا + ایک عالم معتبر کو لڑائی پڑی ساتھ ایک کے کافروں سے لعنت کرے انکو اللہ

علی حدة و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا با چندین فضل

اکیلا ایک براہ حجت سے اسکو برابر نہوا ڈھال ڈالدی اور پھرا کسی نے کہا تجھے باوجود اتنی بزرگی

و ادب که داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من قرآنست و حدیث و گفتار مشایخ

اور ادب کے کہ رکھتا ہے تو ساتھ ایک بیدین کے دلیل نرہی کہا علم میرا بیچ قرآن کے ہے اور حدیث کے اور بات بزرگوں کے

و او بدینها معتقد نیست و نمی شنود مرا شنیدن کفر او بچه کار آید بیت

اور وہ ساتھ ان باتوں کے معتقد نہیں ہے اور نہیں سنتا ہے اور مجھ سنتا کفر اوسکے کا کس کام آوے

آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی + آنست جوابش که جوابش ندهی **حکایت** جالینوس

وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کے اس سے نہ چھوٹے تو + وہ ہے جواب اسکا کہ جواب اسکو نہ دے تو + جالینوس حکیم

ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده بیحرمتی همیکرد و گفت اگر این دانا بودی

نے ایک احمق کو دیکھا کہ ہاتھ گریبان ایک دانا کے ڈالا ہوا اور بیعزتی کرتا تھا کہا اگر یہ دانا ہوتا

کار او با نادان بدینجا نرسیدی **مثنوی** دو عاقل را نباشد کین و پیکار + نه دانا

کام اسکا ساتھ احمق کے یہانتک نہ پہونچتا + دو عاقل کو نہووے لڑائی اور جنگ + نہ کوئی دانا

ستیزد با سبکسار + اگر نادان بوحشت سخت گوید + خردمندش بنرمی دل بجوید

لڑے ساتھ ہلکے کے + اگر نادان وحشت سے سخت کہے + دانا اسکو ملایمت سے دلداری کرے

دو صاحبدل نگهدارند موئی + همیدون سرکش و آزرم جوئی + و گر بر هر دو جانب جاهلانند

دو صاحبدل نگاہ رکھیں ایک بال + اسیطرح ایک سرکش اور لڑائی ڈھونڈھنے والا + اور اگر دونو طرف سے جاہل ہیں

اگر زنجیر باشد بگسلانند + یکی را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیک

اگر زنجیر ہو توڑتے ہیں + ایک کو ایک بدخو نے گالی دی + برداشت کی اور کہا اے نیک

فرجام + بتر زانم که خواهی گفت آنی + که دانم عیب من چون من ندانی **حکایت**

بخت + بدتر اس سے ہوں میں کہ کہے تو کہ وہ ہے تو + کہ جانتا ہوں میں عیب میرا مانند میری نہیں جانتا

سحبان وائل را در فصاحت بی نظیر نهاده اند بحکم آنکه سالی بر جمعی سخن گفتی لفظی مکرر نکردی

سحبان وائل کو بیچ فصاحت کے بینظیر رکھا ہے موافق اسبات کے کہ ایکسال اوپر ایک جماعت کی سخن کہتا کہ ایک لفظ

و اگر همان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جمله آداب ندمای حضرت ملوک یکی

اور اگر اس لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ اور عبارت کی کہتا اور سب ادبوں ہمنشینی بادشاہوں سے ایک

اینست **مثنوی** سخن گرچه دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود + چو یکبار گفتی

یہہ ہے۔ بات اگرچہ دلبند اور میٹھی ہووے + لائق سچ ماننے اور تعریف کی ہووے + جب ایکبار کہا

مگو باز پس + که حلوا چو یکبار خوردند بس **حکایت** یکی را از حکما شنیدم که می گفت

تو نے مت کہہ پھر + کہ حلوا جب ایکبار کھایا اور بس ہے ایک کو حکیموں سے سنا میں نے کہ کہتا تھا

هرگز کسی بجهل خود اقرار نکرده است مگر آنکس که چون دیگری در سخن باشد همچنان ناتمام نا گفته

ہرگز کسی نے اوپر جہالت اپنی کے اقرار نہیں کیا ہے مگر وہ شخص کہ جب دوسرا شخص بیچ بات کے ہووے تو ابھی تمام نا کہی ہو

سخن آغاز کند **مثنوی** سخن را سرست ای خردمند و بن + میاور سخن در میان سخن + خداوند

بات شروع کرے + بات کو سر ہے اے دانا اور جڑ + مت لا بات بیچ بات کے + صاحب

یعنی حدیث مراد باشد و مقام مقتضی تعمیم است و مقابله میخواهد که از خبر رسول و قول مشائخ هم که مراد از آن انبیا و اولیا و خوداز شرادو بحقیت است بر اعتقاد خود ولیکن ندارد ۱۲ حاصل اینحکایت آنست که مقابله بمثل مناسبت باب و حکایات سابق هویدا است ۱۲ آن موضوع بمعنی کثرت و مبالغه مثل سبکسار در اصل زار است گلزار و غیره پس روایت کر کنند اگر با قبلش حرف حلق نباشد و اگر باشد بدل کردنش واجب چون سنگسار کذا فی السراج و برهان سبکسار و ستمگار در اصل سبکسر و ستمگر است ۱۲ در بروی کمال موافقت و محبت است و در برهان و غیره آزرم بمد و تقدیم زای منقوط از لغت اضداد است و دریجا بمعنی نرمی و تحمل و سرکشی خلاف آن حاصل آنکه نگهداشتن موی کنایت از جنگ کنند چرا که جنگ از دو طرف باشد که معاند باشد اهل عدل لازم آن هر دو ۱۲

خیابان

تدبیر و فرهنگ و هوش + نگوید سخن تا نه بیند خموش **حکایت** تنی چند از بندگان محمود

تدبیر اور دانائی اور ہوش + نہ کہے بات جب تک نہ دیکھے چپ + کتنے ایک لوگ نے خادموں بادشاہ محمود سے

گفتند حسن میمندی را که سلطان امروز چه گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند

کہا حسن میمندی کو کہ بادشاہ نے آجکے روز کیا کہا تجھے بیچ فلان مصلحت کے کہا تم پر بھی چھپا نہ ہے

گفتند آنچه با تو گوید با مثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکه داند که نگویم پس چرا همی پرسید

کہا جو کچھ ساتھ تیرے کہے مثال ہماری کو کہنا روا نہ رکھے کہا ساتھ اعتبار کے کہ جانے کہ نہ کہوں میں پس کس واسطے پوچھتے ہو

بیت نه هر سخن که بر آید بگوید اهل شناخت + بسر خویش سر خویشتن نشاید باخت **حکایت**

نہ ہر بات کہ نکلے کہے اہل معرفت + بیچ بھید بادشاہ کے سر اپنا نہ چاہیئے کہیلنا

در عقد بیع سرای متردد بودم جهودی گفت بخر انکه خدایان این محلتم وصف

بیچ فکر مول لینے ایک گھر کے فکرمند تھا میں ایک یہودی نے کہا لے کہ میں صاحبوں اس محلے سے ہوں میں

این خانه چنانکه هست از من پرس هیچ عیبی ندارد گفتم بجز آنکه تو همسایه منی

تعریف اس گھر کی جیسا کہ ہے مجھسے پوچھ عیب نہیں رکھتا ہے کہا میں نے سوا اسکے کہ تو ہمسایہ میرا ہے تو

قطعه خانه را که چون تو همسایه است + ده درم سیم کم عیار ارزد + لیکن امیدوار باید بود

جس گھر کو کہ تیرے جیسا ہمسایہ ہے + دس درم چاندی کم مول ہووے + لیکن امیدوار چاہیئے رہنا

که پس از مرگ تو هزار ارزد **حکایت** یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنایی برو خواند

کہ پیچھے مرنے تیرے کے ہزار کو ستا ہے + ایک شاعروں سے آگے امیر چوروں کے گیا اور تعریف اُس پر پڑھی

فرمود تا جامه از وی بر کنند مسکین برهنه بسرما میرفت سگان در قفای وی افتادند خواست

فرمایا کہ کپڑے اُس سے اتاریں غریب ننگا بیچ جاڑے کے جاتا تھا کتنے پیچھے اوسکے پڑے چاہا کہ

تا سنگی بردارد و سگان را دفع کند در زمین یخ گرفته بود عاجز شد گفت اینچه حرامزاده

ایک پتھر اوٹھا دے اور کتوں کو دور کرے بیچ زمین کے برف نے بند کیا تھا عاجز ہوا کہا یہ کیا حرامزادہ

مردمانند که سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید و بشنید و بخندید

لوگ ہیں کہ کتوں کو کھولا ہے اور پتھر کو باندھا امیر چوروں کے نے بالاخانہ سے دیکھا سُنا اور ہنسا

و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود همیخواهم اگر انعام فرمائی ع

اور کہا اے حکیم یعنے شاعر مجھسے کچھ مانگ کہا کپڑے اپنے چاہتا ہوں میں اگر بخشش فرمائے تو +

رَضِینَا مِنْ نَوالِکَ بِالرَّحِیلِ **بیت** امیدوار بود آدمی بخیر کسان + مرا بخیر تو امید نیست

راضی ہو گئے ہم عوض بخشش تیری کے ساتھ کوچ کی + امیدوار رہووے آدمی ساتھ نیکی آدمیوں کی + مجھ ساتھ نیکی تیری کے امید

پدر مسکین سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامه بر او پوشانید و قبای پوستینی بر آن
بدست پہنچا + سردار چوروں کو اوسپر رحم آیا جامہ پہنا دیا اور ایک قبا پوستین کی اوسپر
مزید کرد و درمی چند حکایت منجمی بخانہ در آمد یکی مرد بیگانہ دید با زن او بہم
زیادہ کی اور درم کئی + ایک نجومی بیچ گھر کے آیا ایک مرد بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اوسکی کے
نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلی
بیٹھا گالی دی اور سخت کہا آپس میں پڑے اور فساد اور شور اوٹھا ایک صاحبدل
برین واقف بود گفت شعر تو بر اوج فلک چہ دانی چیست کہ ندانی کہ در
اوپر اسکے واقف تھا کہا + تو اوپر بلندی آسمان کے کیا جانے تو کہ کیا ہے کہ نہیں جانتا ہے تو کہ
سرایت کیست + حکایت خطیبی کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتی و فریاد
بیچ گھر تیرے کے کون + ایک خطیب بری آواز کا اپنے کو خوش آواز جانتا تھا اور غل بیہودہ اوٹھاتا
برداشتی گفتی نعیب غراب البین در پردہ الحان اوست یا آیت ان انکر الاصوات
کہ کہے تو آواز کوے جنگل کی بیچ پردے الحان اوسکے کی ہے یا آیت بدرستی بدتر ہے آوازوں میں
در شان اوست شعر اذا نہق الخطیب ابو الفوارس لہ صوت یہد اصطخر
بیچ شان اوسکے کے ہے + جسوقت کہ آواز کرے خطبہ پڑھنے والا ابو الفوارس + واسطے اوسکی آواز ہے کہ اوکھاڑ
فارس + مردم قریہ بعلت جاہی کہ داشت بلیتش میکشیدند و اذیتش را مصلحت نمیدیدند
قلعہ فارس کا + آدمی گاؤں کی بسبب اس مرتبے کی کہ رکھتا تھا بوجھ اسکا اٹھاتے تھے اور اذیت اسکی نہیں مصلحت دیکھتے
تا یکی از خطبای آن اقلیم کہ با او عداوتی نہانی داشت باری بپرسش آمدہ بود
تو کہ ایک خطبہ پڑھنے والوں اس اقلیم کے سے کہ ساتھ اسکی ایک دشمنی رکھتا تھا ایکبار واسطے پوچھنے کی آیا تھا اسکے
گفت ترا خوابی دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت چنان دیدمی کہ ترا آواز خوش بودی
کہا تجھے ایک خواب دیکھا ہے مینے نیک ہو جیو کہا کیا دیکھا تو نے کہا ایسا دیکھا مینے کہ تجھے آواز اچھی ہو
و مردم از انفاس تو در راحت خطیب اندرین لختی بیندیشید و گفت این مبارک
اور لوگ دم تیرے سے بیچ آرام کی خطبہ پڑھنے والے نے اسمیں تھوڑا سا اندیشہ کیا اور کہا یہ مبارک
خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آوازی
خواب ہے کہ دیکھا تو نے کہ مجھے اوپر عیب اپنے کے واقف کیا تو نے معلوم ہوا کہ آواز
ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنجند عہد کردم کہ ازین پس
ناخوش بری رکھتا ہوں میں اور لوگ بلند پڑھنے میرے سے بیچ رنج کے ہیں اقرار کیا میں نے کہ اس سے پیچھے

خطبه نگویم مگر با آهستگی قطعه از صحبت دوستی برنجم + کاخلاق بدم حسن نماید +

خطبہ نہ پڑھوں میں مگر ساتھ آہستگی کے + صحبت ایسی دوست کی سے رنج کی ہوں میں + کہ اخلاق برے میرے کو اچھا معلوم کرے

عیبم هنر و کمال بیند + خارم گل و یاسمن نماید + کو دشمن شوخ چشم بیباک + تا عیب

عیب میرا ہنر اور کمال کر دیکھے + کانٹا میرا پھول اور چنبیلی کر دکھلاوے + کہاں ہو دشمن شوخ چشم بیحیا + تا عیب

مرا بمن نماید + هر آنکس که عیبش نگویند پیش + هنر داند از جاهلی عیب خویش +

میرا مجھکو دکھلا دے + ہر شخص کہ عیب اوسکا نہ کہیں آگے + ہنر جانے جاہلی سے عیب اپنا +

حکایت یکی در مسجد بتطوع بانگ نماز گفتی بادائیکه مستمعان را ازو نفرت بودے

ایک شخص بیچ مسجد کے ساتھ رغبت کی بانگ نماز کہتا تھا ساتھ اوس آواز کے کہ سننے والوں کو

و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمی خواستش که دل آزرده گردد گفت

اور صاحب مسجد کا امیر تھا عادل نیک خصلت نہیں چاہتا تھا اسکو کہ دل آزردہ ہو کہا اے

ای جوانمرد این مسجد را مؤذنانند قدیم که هر یکی ازیشان را پنج دینار مرتب داشته ام

جوانمرد خاصکر اس مسجد کی تئیں مؤذن ہیں قدیم کہ ہر ایک کو اونمیں سے پنج دینار روزینہ مقرر رکہا ہے

و ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری

اور تجہے دس دینار دیتا ہوں تاکہ دوسری جگہ جاوے تو اوپر اس قول کے اتفاق کیا پیچھے ایک مدت کے بیچ ایک راہ

پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی که بده دینار ازان بقعه ام بیرون

کے آگے امیر کے پھر آیا اور کہا اے صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتھ دس دینار کے اس جگہ سے مجھکو باہر

کردی که آنجا که رفته ام بیست دینارم میدهند که جای دیگر روم قبول نمیکنم امیر از

کیا تو نے کہ اس جگہ کہ گیا ہوں مجھے بیس دینار دیتے ہیں کہ جگہ دوسری جاؤں نہیں قبول نہیں کرتا ہوں

خنده بیهوش گشت و چیزی دیگر نفرمود و گفت زنهار نستانی که به پنجاه دینار

ہنسی سے بیہوش ہوا اور کچھ اور فرمایا اور کہا کہ ہرگز نہ لے تو کہ ساتھ پچاس دینار کے

راضی گردند شعر به تیشه کس نخراشد ز روی خارا گل + چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل

راضی ہوویں + ساتھ بسولے کے کوئی نہ چھیلے مونہ پتھر سے مٹی + جیسا کہ آواز سخت تیری چھیلتی ہے دل

حکایت ناخوش آوازی به بانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی روزی برو

ایک ناخوش آواز ساتھ آواز بلند کے قرآن پڑھتا تھا ایک صاحبدل ایکدن اوپر اسکے

بگذشت و گفت ترا مشاهره چند است گفت هیچ نه گفت پس این زحمت بخود چرا میدهی

گذرا اور کہا تیرے تئیں مہینہ کتنا ہے کہا کچھ نہیں کہا یہ رنج اپنے تئیں کسواسطے دیتا ہے تو

گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا دیگر مخوان بیت گر تو قرآن بدین نمط خوانی
کہا واسطے خدا کے پڑہتا ہوں میں کہا واسطے خدا کے مت پڑھ + اگر تو قرآن سا تھہ اسطرح کے پڑہیگا تو +
ببری رونق مسلمانی + باب پنجم در عشق و جوانی حسن میمندی را گفتند
لیجائیگا رونق مسلمانی کی + باب پانچواں بیچ عشق اور جوانی کے + حسن میمندی کو کہا
سلطان محمود چندین بنده صاحب جمال دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است
سلطان محمود اتنے بندے صاحب جمال رکھتا ہے کہ ہر ایک نادر جہاں کے ہیں کسطرح ہوا ہے
که با هیچکدام از ایشان میلی و محبتی ندارد چنانکه با ایاز با آنکه زیادت حسنی ندارد گفت
کہ ساتھ کسی کی اونہوں سی ایک خواہش اور ایک محبت نہیں رکھتا ہے جیسا کہ ساتھ ایاز کے باوجود اسکے کہ زیادتی حسن کی نہیں
هرچه در دل فرود آید در دیده نکو نماید مثنوی هر که سلطان مرید او باشد + گر همه بد کند نکو
جو کچھ بیچ دل کے آیا بیچ آنکھوں کے نیک دکھلادے + جو کوئی کہ بادشاہ مرید اسکا ہووے - اگر تمام بد کرے نیک
باشد + وانکه را پادشاه بیندازد + کسش از خیلخانه ننوازد حکایت گویند خواجه را بنده نادر
ہووے + اور اس شخص کو کہ بادشاہ ذلیل کرے + کوئی اوسکو گروہ گھر سے نہ سرفراز کرے + کہتے ہیں کہ ایک خواجہ کا
الحسن بود با وی بسبیل مودت و دیانت نظری داشت با یکی از دوستان گفت دریغ این بنده من
غلام نادر حسن تھا ساتھ اوسکی ساتھ رہ دوستی کی اور دینداری کی ایک نظر رکھتا تھا ساتھ ایک دوستوں کے کہا افسوس یہ غلام میرا
با حسن شمائلیکه دارد اگر زبان درازی و بی ادبی نکردی گفت ای برادر چون اقرار دوستی
ساتھ خوبی سیرت کے کہ رکھتا تھا اگر زبان درازی اور بے ادبی نکرتا کہا ای بھائی جب اقرار دوستی کا
کردی توقع خدمت مدار که چون عاشقی و معشوقی در میان آمد مالکی و مملوکی برخاست قطعه خواجه
کیا تو نے چشمداشت خدمت کی مت رکھ کہ جب عاشقی اور معشوقی درمیان میں آئی مالکی اور غلامی اوٹھی صاحب
با بنده پری رخسار + چون در آید ببازی و خنده + نه عجب کو چو خواجه حکم کند + وین کشد بار ناز
ساتھ بندہ پری رخسار کے + جب وے ساتھ بازی اور ہنسی کے آوے + نہیں عجب ہے اگر مانند صاحب کی حکم کرے + اور یہ کھینچے
چون بنده بیت غلام آبکش باید و خشت زن + بود بنده نازنین مشت زن +
بوجھ ناز کا مانند بندہ کی + غلام پانی کھینچنے والا چاہیے اور اینٹ پاتھنے والا + ہووے غلام نازک گھونسا مارنیوالا
حکایت پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نه طاقت صبر نه یارای گفتار چندانکه
ایک پارسا کو دیکھا میں نے بیچ محبت ایک شخص کے گرفتار نہ طاقت صبر کی نہ طاقت گفتگو کی ہر چند کہ
ملامت دیدی و غرامت کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتی بیت کوته نکنم ز دامنت دست
ہر اکہنا دیکھتا اور سوائی کھینچتا چھوڑنا محبت کا نکرتا اور کہتا + چھوٹا نکرونگا میں دامن تیرے سے ہاتھ

ور خود بزنی بہ تیغ تیزم + بعد از تو ملاذ و ملجای نیست + ہم در تو گریزم ار گریزم

اب اگر تو مجھکو تیغ تیز سے بھی مارے + تیرے پیچھے جگہ پناہ اور جگہ پناہ کی نہیں + ہمیشہ تیرے ہی پاس بھاگونگا اگر بھاگونگا

باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد زمانی بفکر

آخر ملامت اسکو کی میں نے اور کہا تیرے عقل نفیس کو کیا ہوا کہ نفس خسیس تیرا غالب آیا ایکدم تک فکر

فرو رفت و گفت قطعہ ہر کجا سلطان عشق آمد نماند + قوت بازوی تقوی را محل

کرکے کہا جہاں کہیں بادشاہ عشق کا آیا نہ رہا + قوت بازوی پرہیزگاری کو جگہ

پاکدامن چون زید بیچارہ + اوفتادہ تا گریبان در وحل حکایت یکی را دل از

پاکدامن کیونکر جیے بیچارہ + پڑا ہوا گریبان تک بیچ دلدل کے + ایک کو دل ہاتھ سے

دست رفتہ بود و ترک جان گفتہ و مطمح نظرش جای خطرناک و مظنہ ہلاک نہ لقمہ مصور شدی

گیا تھا اور چھوڑنا جان کا کہا اور جای اندیشہ نظر اسکی کے خطرناک کی بھری ہوئی اور گمان مرجانیکا نہ لقمہ

کہ بکام آید یا مرغی کہ بدام افتد قطعہ چو در چشم شاہد نیاید زرت + زر و خاک یکسان

کہ بیچ تا ہوسکا آوے یا مرغ کہ بیچ جال کے پڑے + جب بیچ آنکھ معشوق کے نہ آوے زر تیرا + زر اور خاک یکسان

نماید برت + باری نصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن کہ خلقی ہم بدین ہوس کہ تو

معلوم ہوا آگے تیرے + ایکبار بطور نصیحت کے اسکو کہا اس خیال مشکل سے پرہیز کر ایک خلق بھی ساتھ اس ہوس کے

داری اسیرند و پای در زنجیر بنالید و گفت قطعہ دوستان گو نصیحتم مکنید + کہ

کہ تو رکھتا ہے تو قید ہیں اور پاؤں درمیان زنجیر کے نالہ کیا اور کہا + دوستوں کو کہو نصیحت مجھکو مت کرو

مرا دیدہ بر ارادت اوست + جنگجویان بزور پنجہ و کتف + دشمنان را کشند و خوبان دوست

کہ مجھے آنکھیں اوپر خواہش اوسکی کے ہیں + لڑائی ڈھونڈھنے والے ساتھ زور پنجہ اور بازو کے + دشمنوں کو مارتے اور معشوق کو دوست

شرط مودت نباشد باندیشہ جان دل از مہر جانان برگرفتن بیت تو کہ در بند خویشتن

شرط دوستی کی ہو وے بیچ فکر جان کے دل محبت معشوق سے اوٹھا لینا + تو کہ بیچ فکر اپنے کے رہے تو +

باشی + عشقبازی دروغزن باشی + گر نشاید بدوست رہ بردن + شرط عشقست در طلب مردن

عشقبازی میں جھوٹا ہووے تو + اگر نہ جا سکے طرف دوست کی راہ لیجانا + شرط عشق کی بیچ طلب کرنا مرنا

گر دست دہد کہ آستینش گیرم + ورنہ بروم بر آستانش میرم + متعلقانش را کہ نظر در کار او

اگر ہاتھ دیوے کہ آستین اسکی پکڑوں نہیں + نہیں تو اوپر چوکھٹ اوسکی کی مروں + رشتہ داروں اسکی کو کہ نظر بیچ کام اوسکی کے

بود و شفقت بر روزگار او پندش دادند و بندش نہادند سودی نکرد شعر دردا کہ طبیب صبر میفرماید

تھی اور مہربانی اوپر زمانہ اوسکی کے نصیحت دی اوسکو اور قید اسکو رکھا فائدہ نکیا + افسوس کہ حکیم ایلوا فرماتا ہے

وین نفس حریص را شکر بباید * آن شنیدی که شاهدی بنهفت با دل از دست رفته‌ای میگفت

اور اس نفس حریص کو شکر چاہیے * وہ سنا تو نے کہ ایک معشوق نے پوشیدگی کے ساتھ ایک دل کھوئے ہوئے سے کہا تھا

تا ترا قدر خویشتن باشد * پیش چشمت چه قدر من باشد * آورده اند که درویشی را همراه

جب تک تجھے قدر اپنی ہووے * تو اپنی آنکھ میں میری کیا قدر ہو * لائے ہیں کہ ایک درویش بادشاہزادہ کو

که مطبوع نظر او بود خبر کردند جوانی بر سر این میدان مداومت میکند خوش طبع و شیرین زبان

کہ منظور نظر اوسکی تھا خبر کی ایک جوان اوپر سر اس میدان کے ہمیشگی کرتا ہے خوش طبع اور شیرین زبان

سخنهای لطیف میگوید و نکته‌های بدیع از وی میشنویم چنین معلوم میشود که دل آشفته است و شوری

باتیں لطیف کہتا ہے اور نکتے نادر اس سے سنتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل عاشق ہے اور ایک شور

در سر دارد پسر دانست که دل آویخته اوست این گرد و بلا انگیخته او مرکب بجانب او راند چون دیدم

بیچ سر کے رکھتا ہے لڑکے نے جانا کہ دل عاشق اسکا ہے اور یہ گرد بلا اوٹھائی اوسکی گھوڑا طرف اوسکی چلایا جب دیکھا

نزدیکش عزم آمدن دارد بگریست و گفت بیت آنکس که مرا بکشت باز آمد پیش * مانا که

نزدیک اوسکی قصد آنے کا رکھتا ہے رویا اور کہا * اور اس شخص نے کہ مجھ کو مارا پھر آیا آگے * شاید کے

دلش بسوخت بر کشته خویش * چندانکه ملاطفت کرد و پرسید که چه فیدار کجائی و چه صنعت داری

دل اسکا جلا اوپر کشتے اپنے کے * جتنا کہ مہربانی کی اور پوچھا کہ کیونکر ہے تو اور کہاں سے ہے تو اور کیا پیشہ رکھتا ہے تو

در قعر بحر مودت چنان غریق مانده که مجال سخن نداشت بیت اگر خود هفت سبع از بر

بیچ گہراؤ دوستی کے ایسا ڈوبا ہوا کہ مجال بات کی نہ رکھتا تھا * اگر بتحقیق سات قرآن کی منزل حفظ

بخوانی * چو آشفتی الف با تا ندانی * گفتا سخنی با من چرا نگوئی که هم از حلقه درویشانم

پڑھے تو * جب عاشق ہوا الف بے تے نجانے تو * کہا ایک بات ساتھ میرے کیوں نہیں کہتا ہے کہ یہی گروہ فقیروں میں سے

بلکه حلقه بگوش ایشانم آنگه بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت

ہوں نہیں بلکہ فرمانبردار اونکا ہوں * اوس وقت کے ساتھ قوت طلب انس کے اوس محبوب درمیان کے پانچ لہروں کے محبت سے سر اپنا باہر کیا

شعر عجب است با وجودت که وجود من بماند * تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند * این بگفت و نعره

تعجب ہے ساتھ ہونے تیرے کے کہ ہستی میری دکھلائی دے * تو بیچ کہنے کے آوے تو اور مجھے سخن رہے * یہ کہا اور نعرہ

زد و جان بحق تسلیم کرد بیت عجب از کشته نباشد بدر خیمه دوست * عجب از زنده که چون جان

مارا اور جان حق کو سونپ دی * عجب اس کشتے سے نہوو اوپر دروازہ خیمہ دوست کے * عجب اس زندہ سے کہ کسطرح جان

بدر آورد سلیم حکایت یکی را از متعلمان کمال بهجتی بود و طیب ادائی و معلم از آنجا که حق

ایک تین شاگردوں کے کمال حسن رکھتا تھا اور خوب آواز تھا اور معلم بحکم اسیات کے کہ حق

بیشتر بیت سست با شستن بشیر داری مالشی دشت زهره و تو هیچی که بر کو کان اگر دی ورق د

یشہ ہے ساتھ حسن بشرہ آسکی ایسا سا یار رکہتا ہے ہے پھر کہنا اور غصہ کرنا اور پڑاون دوسرو نکہ کرنا ہیچ حق اسکے لیے

روا ندارد که قطعه پیش تو ریا هیچ گفتی قطعه آشنا ان تو مشغول ما ای بهشتی روی

روا رکہنا ہے جو قصہ کہ ہیچ خلوت کی وسکو یاد کہتا   نہ ایسا ہے تیرے مشغول ہیں ہم اے بہشتی منہ +

گر یاد غیر تو در ضمیرم آید + ز دیدنت نتوانم که دیده بر بندم + وگر مقابله بینم که تیر می آید

کہ یاد ہی تیرے دل میں آوے + دیکہنے تیرے سے نہیں کہ دیدہ بند کر رکہوں + اگر آگے دیکہوں کہ تیر آتا ہے –

پارسی پسرش گفت چندانکه در آداب درس من نظر میفرمایی در آداب نفسم همچنین تامل میفرمای

ایکبار لڑکے نے اوسکو کہا جتنا کہ بیچ آداب سبق میرے کے توجہ فرماتا ہے بیچ آداب نفسانیت میری کی ویسا قابل فرمائے تو

تا اگر در اخلاق من ناپسندی بینی که مرا آن پسندیده همی نماید برآنم اطلاع فرمائی تا بتبدیل

کہ اگر بیچ اخلاق میرے کے بات ناپسند دیکہے تو کہ مجہے وہ پسندیدہ دکہلائی دیتی ہے اوپر اسکے مجکو خبر فرما تو کر ساتھ

آن سعی کنم گفت ای پسر این سخن از دیگری بپرس که آن نظر که مرا با تست جز هنر نمی بینم قطعه

اسکے کے سعی کروں کہا اے لڑکے یہ بات دوسرے سے پوچھ کہ وہ نظر کہ مجھے ساتھ تیرے ہے سوا ہنر کے نہیں دیکہتا ہوں

چشم بداندیش که برکنده باد + عیب نماید هنرش در نظر + ور هنری داری و هفتاد عیب

آنکہ دشمن کی نکالی گئی ہو جیو + عیب دکہلاتی ہے ہنر اسکو بیچ نظر کے + اگر ایک ہنر رکہتا ہے تو اور ستر عیب

دوست نبیند بجز آن یک هنر حکایت شبی یاد دارم که یار عزیزم از در درآمد

دوست نہ دیکہے سوای اوس ایک ہنر کے + ایک رات یاد رکہتا ہوں میں کہ یار میرا دروازے سے آیا

چنان بیخود از جای بر جستم که چراغم باستین کشته شد شعر سری طیف من یجلو

ایسا بے اختیار جگہ سے کودا میں کہ چراغ میرا آستین سے بجھ گیا + رات کو خیال اس شخص کا آیا کہ روشن کرتا ہے

بطلعته الدجی + شگفت آمد از بختم که این دولت از کجا + بنشست و عتاب آغاز کرد که در حال که مرا

ساتھ چہرہ اپنے کے رات اندہیری کو + عجب آیا نصیبہ سے مجہے کہ یہ دولت کہاں سے + بیٹھا اور غصہ شروع کیا جلدی کہ میرے

بدیدی چراغ بکشتی بچه معنی گفتم بدو معنی یکی آنکه گمان بردم که آفتاب برآمد دیگر آنکه این بیتم

دیکہتے ہی تو نے چراغ بجہایا کس سبب کہا میں نے ساتھ دو سبب کے ایک وہ گمان لیگیا میں کہ آفتاب نکلا اور دوسرے وہ کہ یہ بیت میرے

بخاطر گذشت قطعه چون گرانی به پیش شمع آید + خیزش اندر میان جمع بکش + ور شکرخنده ایست

دل میں گذرا + جب کہ گرانی آئے شمع سے آدمی + اوٹھ اسکو بیچ مجلس کے مار + اگر کوئی شکر خند ہے

شیرین لب + آستینش بگیر و شمع بکش حکایت یکی دوستی را که زمانها ندیده بود

اور میٹھے لب + آستین اسکی پکڑ اور شمع کو بجھا + ایک دوست کو کہ مدتوں سے نہ دیکہا تہا +

[illegible]

گفت کجایی + که مشتاق بودم گفت مشتاقی به که ملولی + دیر آمدی ای نگار سرمست

کہا کہاں تھا تو کہ مشتاق تھا میں کہا مشتاق بہتر کہ رنجیدہ + دیر آیا تو اے معشوق غافل +

زودت ندهیم دامن از دست + معشوق که دیر دیر بینند + آخر کم از آن که سیر بینند

جلدی تیرا نہیں دامن ہاتھ سے + معشوق کو کہ دیر دیکھیے + آخر کم اس سے کہ آسودہ دیکھیے +

شاهد که با رفیقان آید بجفا کردن آمده است بحکم آنکه از غیرت و مضادت خالی نباشد

معشوق کہ ساتھ یاروں کے آوے واسطے ظلم کرنے کے آیا ہے بحکم اس بات کے کہ غیرت اور ضد سے خالی نہ ہووے

اذا جئتنی فی رفقة لتزورنی + و ان جئت فی صلح فانت محارب + بیک

آوے تو پاس میرے بیچ رفیقوں کے کہ زیارت کرے تو میری + اور اگر چہ آیا تو بیچ صلح کے پس تو لڑائی کرنیوالا ہے + ایک دم

نفس که در آمیخت یار با اغیار + بسی نماند که غیرت وجود من بکشد + بخنده گفت که من شمع جمعم

جو ملایا ساتھ غیروں کے بہت نہ رہا کہ غیرت ہو وجود میرے کو مارے + ساتھ ہنسی کے کہا کہ میں شمع مجلس کے

ای سعدی مرا از آنچه که پروانه خویشتن بکشد + حکایت یاد دارم که در ایام پیشین من و

ہوں میں ای سعدی مجھکو اس سے کیا کہ پروانہ اپنے کو مارے + یاد رکھتا ہوں میں کہ بیچ دنوں اگلوں کے میں اور ایک دوست

دوستی چون بادام دو مغز در پوستی صحبت داشتیم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی که باز

مانند بادام دو مغز کی بیچ ایک پوست کے صحبت رکھتا تھا میں یکبارگی اتفاق جدائی کا پڑا پیچھے ایک مدت کے کہ پھر آیا

آمد عتاب آغاز کرد که درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم که دیدهٔ قاصد بجمال تو روشن گردد

غصہ شروع کیا کہ بیچ اس مدت کے ایک قاصد نہیں بھیجا تو نے کہا میں نے افسوس آیا مجھکو کہ دیدہ قاصد کا ساتھ صورت تیری کے

و من محروم + یار دیرینه مرا گو بزبان پند مده + که مرا توبه بشمشیر نخواهد بودن + رشکم آید

روشن ہووے اور میں بے نصیب + یار پرانے میرے کو کہہ ساتھ زبان کے نصیحت مت دے کہ میرے کو توبہ ساتھ تلوار کے بھی نہ ہوگی + رشک

که کسی سیر نگه در تو کند + باز گویم نه که کس سیر نخواهد بودن + حکایت دانشمندی را دیدم

آتا ہے کہ کوئی آسودہ نگاہ بیچ تیرے کرے + پھر کہتا ہوں میں نہ کر کہ آسودہ نہ ہوگا + ایک دانا کو دیکھا میں نے

که بکسی مبتلا شده و رازش از پرده برافتاده جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردی

کہ ساتھ کسی کے مبتلا ہوا اور بھید اس کا پردہ سے باہر گرا ظلم بہت لیجاتا اور بردباری بے حد کرتا

باری بلطافتش گفتم دانم که ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست پس

ساتھ مہربانی کے اس کو کہا میں نے جانتا ہوں میں کہ تجھے بیچ اس معشوق کے ایک علت نہیں ہے اور بنا محبت کی اوپر لغزش کے نہیں ہے

باوجود چنین معنی لایق قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بی ادبان

باوجود ایسی بات کہ لائق قدر عالموں کے نہیں ہے اپنے کو متہم کرنا اور ظلم سہنے تون کا

برنجید و گفت ای یار دست عتابم از دامن بدار که بارها درین مصلحت که تو بینی

رنجیدہ ہوا اور کہا اے یار ہاتھ غصے کا میرے دامن سے رکھ کہ کئی بار بیچ اس مصلحت کے کہ تو دیکھتا ہے تو

اندیشه کردم صبر بر جفای او سهلتر همی نماید از نادیدن او حکیمان گویند دل بر

اندیشہ کیا ہے صبر اوپر ظلم اوسکے کے سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے نہ دیکھنے اوسکے سے حکیموں نے کہا ہے دل اوپر

مجاهدت نهادن آسانترست که چشم از مشاهده فرو گرفتن مثنوی هر که دل پیش

رنج کے رکھنا آسان زیادہ ہے کہ آنکھ دیکھنے سے بند کرنا + جو کوئی دل آگے

دلبری دارد + ریش در دست دیگری دارد + آهوی پالهنگ در گردن + نتواند بخویشتن

دلبر کے رکھے + داڑھی بیچ ہاتھ دوسرے کے رکھے + ایک ہرن رسی بیچ گردن کے + نہ سکے اپنے کو

رفتن + آنکه بی او بسر نشاید برد + گر جفائی کند بباید برد + روزی از دست گفتمش

لیجانا + وہ شخص کہ بغیر اوسکی بسر نہیں کیا جاتا - اگر ظلم کرے چاہیئے لیجانا + ایکدن دوست سے کہا میں نے

زنهار + چند زان روز گفتم استغفار + نکند دوست زنهار از دوست + دل نهادم

پناہ + کتنا اوس دن سے کہا میں نے توبہ + نکرے دوست پناہ دوست سے + دل رکھا میں نے

بدانچه خاطر اوست + گر بلطفم بنزد خود خواند + ور بقهرم براند او داند حکایت

ساتھ اوس چیز کہ ارادہ اوسکا ہے + اگر ساتھ مہربانی کے مجھکو پاس اپنے بلاوے + اگر ساتھ غصے کی مجھکو دور کرے وہ جانے + بیچ

عنفوان جوانی چنانچه افتد و دانی با شاهدی دوستی داشتم بحکم آنکه حلقی طیب و دو الادا و خلقی

شروع جوانی کے جیسا کہ اتفاق پڑے اور جانے تو ساتھ ایک معشوق کی دوستی رکھتا تھا بسبب کہ حلق رکھتا تھا

کالبدر اذا بدی بیت آنکه نبات عارضش آب حیات میخورد + در شکرش نگه کند هر که نبات میخورد

جیسے کہ چودھویں کا چاند وقت نکلنے کے + وہ کہ روئیدگی خسار اوسکی آب حیات کھاتا ہے + بیچ مٹھاس اوسکی نگاہ کرے وہ شخص کہ مصری کھاتا ہے

اتفاقا بخلاف طبع ازوی حرکتی بدیدم که نه پسندیدم دامن ازو برکشیدم و مهره برچیدم

اتفاقاً خلاف طبیعت اوسکی سے ایک حرکت دیکھی میں نے کہ نہ پسند کی میں نے دامن اوس سے کھینچا میں نے اور مہرہ چنا میں نے

و گفتم شعر برو هر چه میبایدت پیش گیر + سر ما نداری سر خویش گیر + شنیدم که همیرفت

اور کہا میں نے + جا جو کچھ چاہیئے تجھکو آگے پکڑ + خیال ہمارا نہیں رکھتا ہے تو خیال اپنا پکڑ + سنا میں نے کہ جاتا تھا

و میگفت بیت شپره گر وصل آفتاب نخواهد + رونق بازار آفتاب نکاهد + این

اور کہتا تھا + چمگادڑ اگر ملاقات آفتاب کی نہ چاہے + رونق بازار آفتاب کی نہ گھٹے + یہ

بگفت و سفر کرد و پریشانی او در من اثر کرد شعر فَقَدتُ زَمَانَ الوَصلِ

کہا اور سفر کیا اور پریشانی اوسکی نے بیچ میرے اثر کیا + کھو دیا میں نے زمانہ ملاقات کے تئیں

فالمرء آجالی + لقد لذ بذ العیش قبل المصائب + شعر + بار آنکه در مرگ

در بر و بادان ہے + سانپ قدر لذت خوشی کو آگے مصیبتون کی + پھر آنا سے تین بار مرگ

پیش مردن + خوشتر که پس از تو زندگانی کردن + اتفاقاً وقتی پس از مدتی باز

آگے تیرے مرنا + خوش زیادہ کہ پیچھے تیرے زندگانی کرنا + لیکن احسان خدا کے

آن حلق داودی متغیر شده و جمال یوسفی بزیان آمده + سیب زنخدانش چو بهی گردی

وہ آواز حضرت داؤد کی سی بدل گئی اور خوبصورتی یوسف کی بخوبی زبان کا سیب زنخدان اسکا کی مانند بہی کا گرد

و رونق بازار حسنش شکسته متوقع که در کنارش گیرم کناره گرفتم و گفتم + قطعه + آن روز که

اور رونق بازار حسن اسکی کی ٹوٹی امید کہ ہم گود کے اسکو لوں کنارہ چلا میں اور کہا میں نے + اوس روز کہ

خط شاهدت بود صاحب نظر از نظر براندی + و امروز بیامدی به صلحش که فتحه و ضمه

خط شاہدی کا تجھکو تہا + عاشق کو نظر سے چلا یا تونے + اور آج یہاں آیا تو سبب صلح اسکی کہ اوسکو زیر پیش

بر نشاندی + نظم + تازه بهار اورقت زرد شد + دیگ منه کآتش ما سرد شد + چند خرامی و تکبر کنی

ٹہلایا تونے + اے تازہ بہار ہے تیری زرد ہو پانی است دیگ کو آگ ہماری سرد ہو گئی کتنک چلی تو اور تکبر کرے تو

دولت پارینه تصور کنی + پیش کسی رو که خریدار تست + ناز بر آن کن که طلبکار تست +

دولت پرانی خیال کرے تو + آگے اوسکے جا کہ خریدار تیرا ہے + ناز اوپر اوسکے کر کہ طلبگار تیرا ہے +

قطعه سبزه در باغ گفته اند خوش است + داند آنکس که این سخن گوید + یعنی از زندی

سبزہ بیچ باغ کے کہا ہے خوش ہے + جانے وہ شخص کہ یہ بات کہے + یعنی سبز

نیکوان خط سبز + دل عشاق بیشتر جوید + بوستان تو گندنازاریست + بسکه بر میکنی

خوبصورتون سے خط سبز + دل عاشقوں کا زیادہ ڈھونڈہتا ہے + باغ تیرا گندنا زار ہے + بہت کہ کھودتا ہے

و میرویند + قطعه گر صبر کنی ور نکنی موی بناگوش + این دولت ایام نکوئی بسر آید +

تو اور جمتا ہے ۔ اگر صبر کرے تو اگر نہ کرے تو بال کان کی لو کی + یہ دولت زمانہ خوبصورتی کی آخر آئی +

گر دست بجان داشتمی همچو تو بر ریش + نگذاشتمی تا بقیامت که بر آید + قطعه سوال

کر ہاتھ اوپر جان کی رکھتا میں مانند تیری اوپر ڈاڑہی کے نچھوڑتا میں قیامت تک کہ برآئے + سوال

کردم و گفتم جمال روی ترا + چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشیده است + جواب داد ندانم

کیا میں نے اور کہا میں نے جمال منہ تیرے کو + کیا ہوا کہ چیونٹیوں نے گرد چاند کے جوش کیا ہے + جواب دیا نہیں جانتا

چه بود رویم را + مگر بماتم حسنم سیاه پوشیده است + حکایت + یکی را

ہوں کیا تہا منہ میرے کو + مگر بیچ ماتم حسن میرے کے سیاہ پہنا ہے + ایک کو

پرسیدم از مستعربان ما المقول فی المراد گفت تخوفہم مادام تعہدہم

پوچھا میں نے عربی کے سننے والوں سے کہ کیا کہتا ہو تو بیچ اس دو کس کیا نہیں ہے خبردار ان کو جبتک کہ ایک ان کا نہ اور نازک

تلیتفاینکاتمتش فاذا تقتیتنا آمنک یعنی چندانکہ لطیف نازک ندام ست درستی کند

سختی کرتا ہے پس جوقت کہ سخت ہوتا ہو نرمی کرتا ہے یعنی جتنا کہ لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرے اور

سختی چون سخت و درشت شد چنانکہ بکاری نیاید بلطف کند و دوستی نماید قطعہ

سختی جب سخت اور سخت ہوا جیسا کہ کچھ کام سے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکھلائے

امردانکہ خوب و شیرین نیست تلخ گفتار و تندخوی بود چون بریش آمد و بلاغت شد

امرد جبتک کہ خوب اور شیرین ہے تلخ بات اور تندخوی ہو وے جب داڑھی نکال لایا اور بالغ ہوا

مردم آمیز و مہرجوی بود حکایت یکی را از علما پرسیدند کہ کسی با ماہرویی در خلوت

آدمی کا ملنے والا اور محبت کا ڈھونڈنے والا ہو وے ایک کو عالموں سے پوچھا کہ کوئی ساتھ ایک ماہرو کے بیچ خلوت کے

نشستہ و در ہا بستہ و رقیبان خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر

بیٹھا اور دروازہ بند کئے اور رقیب سوئے ہوئے نفس چاہنے والا اور شہوت غالب جیسا کہ عرب کہتے ہیں خرما

یانع والناطور غیر مانع ہیچ باشد کہ بقوت پرہیزگاری از وی بسلامت بماند گفت

پکا ہے اور باغبان منع کرنیوالا نہیں ہے کوئی ہووے کہ ساتھ قوت پرہیزگاری کے اس سے سلامت رہے کہا

اگر از مہرویان بسلامت ماند از بدگویان بسلامت نماند شعر وان سلم الانسان من

اگر ماہ روکی صورتوں سے سلامت رہے بُرا کہنے والوں سے سلامت نہ رہے اور اگر سلامت رہے انسان بدی

سوء نفسہ فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن

نفس اپنے سے پس گمان مدعی سے سلامت نہ رہے گا چاہیئے پیچھے کام اپنے کے بیٹھنا

لیکن نتوان زبان مردم بستن مثل طوطی را با زاغی در قفس کردند از قبح مشاہدت

لیکن نہ سکیئے زبان آدمیوں کی سے باندھنا طوطی کو ساتھ ایک کوے کے بیچ پنجرے کیا برائی دیکھنے

او در مجاہدت بیبود و میگفت این چہ طلعت مکروہ است و ہیئت ممقوت و منظر ملعون و شمائل

اوسکی سے بیچ رنج کے رہتی تھی اور کہتی تھی کہ صورت بُری ہے اور صورت دشمنی کی اور شکل لعنت کیگئی اور صورت

ناموزون یا غراب البین یالیت بینی و بینک بعد المشرقین قطعہ علی الصباح

ناموزون اے کوے کاش کہ درمیان میرے اور تیری جدائی ہوتی مشرق اور مغرب کی صبح کو جو کوئی

بروی تو ہر کہ برخیزد صباح روز سلامت بر و مسا باشد بداختری چو تو در صحبت تو باید نی

اوپر منہہ تیرے کے اوٹھے صبح سلامتی کی دن اوسکا شام ہووے ایک بدستارہ مانند تیری بیچ صحبت تیرے

ولی چنانکه توئی در جهان کجا باشد + عجب‌تر آنکه غراب از مجاورت طوطی هم بجان

ولیکن جیسا کہ تو ہے تو پھر جہان کے کہاں ہووے + عجیب زیادہ وہ کہ کوا ہمنشینی طوطی سے بھی جان سے

آمده بود و ملول شده لاحول کنان از گردش گیتی همینالید و دستهای تغابن بر یکدیگر همی‌مالید

آیا تھا اور رنجیدہ ہو کر لاحول کرتا ہوا گردش زمانہ سے نالاں تھا اور ہاتھ افسوس کے باہم ملتا تھا

که این چه بخت نگون است و طالع دون و ایام بوقلمون لایق قدر من آنستی که با زاغی بدیوار

کہ کیا نصیب اوندھا ہے اور نصیب کمینہ اور دن اولٹے لائق قدر میرے یہ تھی وہ ہو کہ ساتھ ایک کوے کے

باغی خرامان همی‌رفتمی شعر پارسا را بس این قدر زندان + که بود هم طویلهٔ رندان + تا چه

اور دیوار باغ کے اکڑتا چلتا + پارسا کو بس اتنی قید ہے + کہ ہووے پاس بیٹھا شرابی بیٹھنے والوں کا + تا کیا

گنه کرده‌ام که روزگارم بعقوبت آن در سلک صحبت چنین ابلهی خودرای ناجنس خیره درای

کیا گناہ کیا ہے میں نے کہ زمانہ میرا ساتھ عذاب اسکے کے بیچ لڑی صحبت ایسی احمق ادنی عقل خیرہ صحبت خراب کے

بچنین بند بلا گردانیده است قطعه کس نیاید بپای دیواری + که بر آن صورتت نگار کنند

بیچ ایسی قید کے حیران کیا ہے۔ کوئی نہ آوے نیچے اس دیوار کے + کہ اوپر اسکے تصویر تیری لکھیں +

گر ترا در بهشت باشد جای + دیگران دوزخ اختیار کنند + این ضرب المثل ازان

اگر تجھکو بیچ بہشت کے ہو جگہ + اور لوگ دوزخ اختیار کریں + یہ مثل اسواسطے

آورده‌ام که چندانکه دانا را از نادان نفرتست نادان را از دانا وحشت است قطعه

لایا ہوں میں تو کہ جانے تو کہ جتنی کہ عقلمند کے تئیں بے عقل سے نفرت ہے بے عقل کو تیسی عقلمند سے وحشت ہے

زاهدی در میان رندان بود + زان میان گفت شاهدی بلخی + گر ملولی ز ما ترش منشین +

ایک پرہیزگار درمیان شراب پینے والوں کے تھا + اس درمیان سے کہا ایک معشوق بلخ کے رہنے والے نے + اگر رنجیدہ ہے تو ہم سے

که تو هم در میان ما تلخی + جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته + تو هیزم خشک در میانشان

کہ تو درمیان ہمارے کڑوا ہے تو + ایک گروہ مانند پھول اور لالہ کے ملا ہوا + تو لکڑی سوکھی ہو بیچ اونکے بیچ

شان رسته + چون باد مخالف و چو سرما ناخوش + چون برف نشسته و چو یخ بربسته +

اوگا ہوا + مانند ہوائی الٹ اور مانند جاڑے ناخوش کی + مانند برف کی بیٹھا ہوا اور مانند یخ کی بندھا +

حکایت رفیقی داشتم که سالها باهم سفر کرده بودیم و نمک خورده و بیکران حقوق

ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ برسوں باہم سفر کیا تھا ہمنے اور نمک کھایا ہوا اور بہت حق

صحبت ثابت شده آخر بسبب نفع اندک آزار خاطر من روا داشت و دوستی

صحبت کے ثابت ہوئے آخر بسبب نفع تھوڑے کے آزار خاطر میرے کا روا رکھا اور دوستی

سپری شد و با ایشان سر و طرف لبستگی بود بحکم آنکه شنیده‌ام روزی و بیتی از

گذر نہ ڈالی تھی اور ساتھ اون سب کے دونوں طرف بندھے دل تھے بموافق اسکے کہ سنا میں نے کہ ایک روز ایک بیت

سخنان من در مجمعی میگفتند قطعه نگار من چو در آید بخنده نمکین * نمک زیاده کند بر جراحت

کلام میرے سے بیچ ایک جماعت کے کہتے تھے معشوق میرا جب دے ساتھ ہنسنے نمکین کے نمک زیادہ کرتا ہے اوپر

ریشان * چه بودی ار سر زلفش بدستم افتادی * چو آستین کریمان بدست درویشان

زخم کھا دون کے کیا ہوتا اگر سر زلف اوسکے بیچ ہاتھ میرے کی پڑتا مانند آستین کریمونکی بیچ ہاتھ فقیرونکے

طائفه دوستان بر لطف این سخن نه که بر حسن سیرت خویش گواهی داده بودند و آفرین

اگروہ دوستون کا اوپر لطف اس بات کے نہیں کہ اوپر خوبی خصلت اپنے کے گواہی دیتے تھے اور شاباش

کرده و آن دوست هم دران جمله مبالغت نموده و بر فوت صحبت برین تاسف خورده

کی اور اوس دوست نے بھی بیچ ان سبھوں کے بہت مبالغہ کیا اور اوپر گذر جانے صحبت پرانی کے افسوس کھایا اور

بخطای خویش اعتراف کرده معلوم شد که از طرف او هم رغبتی هست این بیتها فرستادم

ساتھ خطا اپنی کے اقرار کیا معلوم ہوا کہ طرف اسکے سے بھی ایک رغبت ہے یہ بیت بھیجی بے

و صلح کردم قطعه نه مارا در جهان عهد و وفا بود * جفا کردی و بد عهدی نمودی

اور صلح کی ہم دونوں نے نہیں ہمارا بیچ جہان کے قول اور وفا کا تھا ظلم کیا تو نے اور بدعہدی دکھلائی کیا

بیکبار از جهان دل در تو بستم * ندانستم که بر گردی بزودی * هنوزت گر سر صلحست باز آی

یکبارگی جہان سے دل بیچ تیرے باندھا میں نے نہ جانتا تھا میں یہ کہ پھریگا تو جلد ہے اب تک تجکو اگر خیال صلح کا ہے

کزان محبوب‌تر باشی که بودی * حکایت یکی را زنی صاحب جمال درگذشت و مادر زن

کہ اوس سے محبوب زیادہ ہو وے گا تو * ایک کا تھی ایک جورو خوبصورت مر گئی اور جورو کی ما

فرتوت بعلت کابین در خانه متمکن بماند مرد از محاورت او بجان برنجیدی و از مجادلت

رہا اپنا بسبب مہر کے جائے قرار پکڑ رہی مرد ہمراہ گفتگو اوسکے سے نہایت رنجیدہ تھا اور گفتگو اوسکے سے

چاره ندیدی تا گروهی از آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی گفت چگونه در مفارقت آن

تدبیر نہ دیکھتا تھا تو ایک گروہ آشناؤں کا واسطے پوچھنے کے آئی اوسکو ایک نے کہا کس طرح ہے بیچ

یار عزیز گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست که دیدن مادر زن * مثنوی گل

اس یار عزیز کے کہا نہ دیکھنا جورو کا ایسا سخت نہیں ہے کہ دیکھنا ماجورو کا * گل

بتاراج رفت و خار بماند * گنج برداشتند و مار بماند * دیده بر تارک سنان دیدن

بیچ لوٹ کے گیا اور کانٹا رہا * خزانہ اٹھایا اور سانپ رہا * آنکھ اوپر ستیچی کے دیکھنا

خوشتر از روی دشمنان دیدن + واجبست از هزار دوست برید + تا یکی دشمنت نباید دید

خوش زیادہ دشمنوں کے منہہ دیکھنے سے واجب ہے ہزار دوستوں سے ترک ملاقات کرنا تو ایک دشمن اپنے کو نہیں دیکھے

حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر داشتم در کوئی و نظر بر روئی در تموزی که حرورش

یاد رکھتا ہوں میں کہ جوانی کے دنوں میں جاتا تھا میں بیچ ایک محلے کے اور آنکھ اوپر ایک منہہ کے بیچ مہینے گرمی کے کہ گرمی اوسکی

دهان بخوشانیدی و سمومش مغز در استخوان بجوشانیدی از ضعف بشریت تاب آفتاب هجیر

منہہ خشک کرتی تھی اور ہوا گرم اوسکی گودا بیچ ہڈیوں کے جوش کرتی تھی ناتوانی آدمیت کے سے طاقت دہوپ

نیاوردم و التجا بسایه دیواری کردم مترقب که کسی حر تموز از من ببرد و آبی فرو نشاند که

دوپہر کی نہ لایا میں اور التجا بیچ سایہ دیوار کے کی بیٹھے انتظار اسبات کا کہ کوئی حرارت گرمی کی مجھ سے ساتھ ٹھنڈے پانی کے

ناگاه از ظلمت دهلیز خانه روشنائی بتافت یعنی جمالیکه زبان فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید

یکایک تاریکی دہلیز گہر کی سے روشنائی چمکی یعنے وہ جمال کہ زبان فصاحت کی بیان خوبصورتی اوسکی سے عاجز ہو آوے

چنانکه در شب تاری صبح برآید یا آب حیات از ظلمت بدر آید قدحی برفاب بر دست گرفته

جیسا کہ بیچ رات اندھیرے کے صبح نکل آوے یا آبحیات ظلمت سے باہر آوے ایک پیالہ آب برف کا ہاتھ میں لیے ہوئے

و شکر در آن ریخته و بعرق آمیخته ندانم که بگلابش مطیب کرده بود یا قطره چند از

اور شکر بیچ اوسکے ڈالی ہوئی اور گلاب کا عرق ملا ہوا نہیں جانتا ہوں کہ ساتھ گلاب کے اوسکو خوشبودار کیا تھا یا

گل رویش دران چکیده فی الجمله شراب از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از

ایسے منہہ اوسکے سے بیچ اوسکے ٹپکے تھے حاصل کلام شراب ہاتھ نگارین اوسکے سے لیا میں نے اور پیا میں نے اور عمر

سر گرفتم **شعر** ظماء بقلبی لا یکاد یسیغه + رشف الزلال و لو شربت بحورا

کو دوبارہ پایا میں نے + ایک پیاس ہے بیچ دل میرے کے نزدیک نہیں ہے کہ سیراب کرے اوسکو پینا چکیدہ گی آب شیرین کے

قطعه خرم آن فرخنده طالع را که چشم + بر چنین روئی فتد هر بامداد + مست می

دریاؤں کے بیچ + خوشی ہو اس مبارک نصیبے کے تئیں کہ آنکھہ + اوپر ایسے منہہ کے پڑے ہر صبح کو + مست شراب کا

بیدار گردد نیمشب + مست ساقی روز محشر بامداد + **حکایت** سالی محمد خوارزم شاه

جاگنے والا ہووے آدھی رات کو + مست ساقی کا روز قیامت کی صبح کو + ایک سال محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ

رحمة الله علیه با ختا برای مصلحتی صلح اختیار کرد بجامع کاشغر در آمدم پسری دیدم نحوی

ساتھ خطا کے ایک مصلحت سے صلح اختیار کی بیچ جمعہ مسجد کاشغر کے آیا میں ایک لڑکے کو دیکھا میں نے بیچ خوبی کے

در غایت اعتدال و نهایت جمال چنانکه در امثال گویند **نظم** معلمت همه شوخی و دلبری

نہایت اعتدال میں اور نہایت جمال میں جیسا کہ بیچ مثالوں کے کہتے ہیں معلم نے تجھکو تمام شوخی اور دلبری

آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت + من آدمی بچنین شکل و خوی و قد و روش

سکھلائے + ظلم اور ناز اور غصہ اور ظلم کا بنانا اسکو سکھایا + بیٹے آدمی ایسی شکل اور خو اور قد اور چال کا

ندیده‌ام مگر این شیوه از پری آموخت + مقدمهٔ نحو زمخشری در دست داشت و همچو اندر ضرب

نہیں دیکھا ہے مگر یہ طریق پری سے سیکھا + مقدمہ نحو زمخشری کا بیچ ہاتھ کے اور یہی پڑھتا + مارا

زید عمرا و کان المتعدی عمرو + گفتم ای پسر خوارزم و خطا صلح کردند

زید نے عمرو کو اور ہوا تعدی کرنیوالا عمرو کہا میں نے اے بیٹے خوارزم اور خطا نے صلح کی اور زید اور عمرو میں

و زید و عمرو را هنوز خصومت باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان

ابتک دشمنی باقی ہے ہنسا اور جگہہ پیدائش میری کی پوچھی کہا میں نے خاک پاک شیراز کہا باتوں سعدی سے

سعدی چه داری گفتم بُلیتُ بنحوی یصول مغاضبا علیّ کزید

کیا یاد رکھتا ہے تو کہا میں نے + گرفتار رہوں میں اس نحوی کا پر کہ حملہ کرتا ہے اور پر میرے مانند زید کی بیچ مقابلے عمرو کے

فی مقابلة العمرو علی جرّ ذیله لیس یرفع رأسه و هل یستقیم الرفع من

اور پر کھینچنے دامن کے نہیں اوٹھاتا ہے سر اپنے کو + اور نہیں راست ہے رفع عامل کسر کے سے + تھوڑی

عامل الجرّ لختی باندیشه فرو رفت و گفت غالب اشعار در این زبان پارسی است اگر بگوئی بفهم

دیر اندیشہ میں گیا اور کہا اکثر شعر اوسکے بیچ اس زبان پارسی ہیں ہیں اگر کہے تو سمجھے نزدیک

نزدیکتر باشد گفتم شنوی طبع ترا تا هوس نحو کرد + صورت عقل از دل ما محو کرد + ای دل عشاق

ہو کہا میں نے + طبیعت تیری نے ہوس نحو کی کی + صورت عقل کی دل ہمارے سے محو کی + اے دل عاشق کا بیچ جال میں

تو صید + ما بتو مشغول و تو با عمرو و زید + بامدادان که عزم سفر مصمم شد گفته بودندش که فلان

تیرے کے پھنسا + ہم ساتھ تیرے مشغول اور تو ساتھ عمرو و زید کے + صبح کیفیت کہ قصد سفر کا مضبوط ہوا لوگوں نے کہا اوسکو کہ فلان

سعدیست دوان آمد تلطف کرد و تاسف خورد که چندین مدت چرا نگفتی تا شکر قدوم

سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور مہربانی کی اور افسوس کیا کہ اتنی مدت تک کس واسطے نکہا تو نے تو شکر آنے

بزرگان را بخدمت میان بستمی گفتم ع با وجودت ز من آواز نیاید که منم + گفتا چه شود

بزرگوں کے میں بیچ خدمت کے کمر باندہتا میں کہا میں نے ساتھ وجود تیرے کے مجھسے آواز نہ آئی کہ میں ہوں کہا اس نے کیا

اگر درین خطه روزی چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکم این حکایت

اگر بیچ اس شہر کے تھوڑے روز آرام لے تو خدمت سے فائدہ مند ہوویں کہا میں نے سکوں نہیں ساتھ حکم اس بات کے

منظوم بزرگی دیدم اندر کوهساری + قناعت کرده از دنیا بغاری + چرا گفتم

کہ ایک بزرگ کو دیکھا میں نے ایک پہاڑ میں + قناعت کی ہوئی دنیا سے غار میں + کس واسطے کہا میں نے

بشہر اندر نیائی * کہ باری بند ازدل برکشائی * بگفت آنجا پریرویان نغزند
نہیں شہر کے اندر نہ آدی تو * کہ ایک بار بند دل سے کہولے تو * کہا اسجگہ پریرو بہت اچھے ہیں
چو گل بسیار شد پیلان بلغزند * این بگفتم و بوسہ بر روے یکدگر دادیم و وداع کردیم
اگر کیچڑ بہت ہوا ہاتھی پہسلیں تو یہہ کہا ہمنے اور بوسہ منہ ایکدوسرے کے دیا ہمنے اور رخصت کیا ہمنے گفتے
مثنوی بوسہ دادن بروے دوست چہ سود * ہمدران لحظہ کردنش بدرود * سیب گفتی
بوسہ دیا اوپر منہ دوست کے کیا فائدہ * اسیوقت کرنا اوسکو رخصت * سیب کو کہہ تو
وداع یاران کرد * روے زین نیمہ سرخ زان روے زرد * شعرا ان لم امت یوم
رخصت یار نیکی کی * منہ اسکے سبب آدہا سرخ اور آدہا زرد * اگر نہ مر جاؤن بیچ دن رخصت کے
الوداع تاسفا * لا تحسبونی فی المودۃ منصفا * حکایت خرقہ پوش
ازروے افسوس کے * مت شمار کرو میرے تئین بیچ دوستی کے انصاف کرنیوالا * ایک گدڑی پہننے والا
در کاروان حجاز ہمراہ ما بود یکے از امراے عرب مراورا صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان
بیچ قافلے حجاز کے ہمراہ ہمارے تہا ایک امیروں عرب کے سے خاص اسکنتین سو دینار دیئے تا کہ قربانی کرے چور
خفاجہ ناگاہ بر کاروان زدند و پاک ببردند بازرگانان گریہ و زاری کردن گرفتند و
خفاجہ کے ایکبارگی اوپر قافلے کے دوڑ ماری اور اسباب لے گئے سوداگرون نے رونا اور زاری کرنا پکڑا اور
فریاد بیفایدہ خواندن شعر گر تضرع کنی و گر فریاد * دزد زر باز پس نخواہد داد *
فریاد بیفایدہ پڑہنا پکڑا * اگر زاری کرے تو اور اگر فریاد چور زر پہیر نہ دیگا *
مگر آن درویش صالح کہ بر قرار خویش ماندہ بود و تغیری در وے نیامدہ گفتم مگر آن معلوم را
مگر وہ فقیر نیک کہ اوپر قرار اپنے کے رہا تہا ایک تبدیلی بیچ اوسکے نہ آئی کہا ہمنے مگر اوس خرچ معلوم کو
دزد نبرد گفت بلی ببردند ولیکن مرا با آن الفتی چنان نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی
چور نہ لیگیا کہا ہان لیگئے ولیکن مجہے ساتہ اسکے چندان الفت نہ تہی کہ بیچ وقت جدائی کے خستہ دلی
باشد بیت نباید بستن اندر چیز و کس دل * کہ دل برداشتن کاریست مشکل * گفتم
ہووے * نچاہیئے باندہنا بیچ کسے چیز اور شخص کے دل کہ دل اوٹہانا ایک کام ہے مشکل کہا ہمنے
موافق حال منست اینچہ گفتی کہ مرا در عہد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت بود و صدق
موافق حال میرے کے ہے یہہ کہ کہا تو نے مجکو بیچ زمانے جوانی کے ساتہ ایک جوان کے اتفاق دوستی کا تہا اور سچی
مودت تا بجائیکہ قبلہ چشمم جمال او بودی و سود سرمایہ عمرم وصال او قطعہ
دوستی تہی اوس جگہہ تک کہ قبلہ آنکہہ میری کا جمال اوسکا ہوتا اور فائدہ پونجی عمر میری کا ملاقات اسکے

کرہ یا سیب از دوستان سیب ... روی او ... عشقہ ... زرد سبب ... خجلت و نیمہ ... زرد شدہ ... خرقہ پوش ... شدہ باشد ... چنین یا بہ ... بعضی ... ازخفیل ... دلیکون ... ذرد ... دولت شدہ ... بیضے ... خیابان

گر ملائکه بر آسمان و گرنه بشر ٭ بحسن سیرت او در زمین نخواهد بود ٭ بدو شیئی که حرام
شاید فرشتے اوپر آسمان کے اور نہیں آدمی ساتھ صورت حسن اوسکے کے اوپر زمین کے نہو گا قسم ہے دو چیز کی کہ حرام
بعد از صحبت که هیچ نطفه چنو آدمی نخواهد بود ٭ ناگهی پای وجودش بگل عدم فرو رفت
پیچھے اسکے صحبت کے کوئی نطفہ مانند اسکے آدمی نہو گا ٭ یکبارگی پانو وجود اسکے کا بیچ کیچڑ نیستی کے گیا
و دود فراق از دودمانش بر آمد و روزها بر سر خاکش مجاورت کردم و از جمله
اور دہواں جدائی کا گہر اسکے سے باہر آیا اور رہیوں اوپر مرقد اوسکے کے مجاوری کی بیٹے اور ان
فراق او گفتم قطعه کاج کان روز که در پای تو شد خار اجل ٭ دست گیتی بزدی تیغ هلاکم
اوسکے کہا بیچ قطعہ کے کاش کہ اوس روز کہ جہان بغیر تیرے نہ دیکھے آنکھ میری یہ میں ہوں اوپر خاک تیری کہ خاک میری
بر سر ٭ تا درین روز جهان بی تو ندیدی چشمم ٭ این منم بر سر خاک تو که خاکم بر سر
اور پر سر میرے ٭ تو دیکھے اس روز کے جہان بغیر تیرے نہ دیکھتی آنکھ میری ٭ یہ میں ہوں اوپر سر خاک تیرے کہ خاک میری
قطعه آنکه قرارش نگرفتی و خواب ٭ تا گل و نسرین نفشاندی نخست ٭ گردش
وہ کہ اقرار اوسکو نہ پکڑتا اور خواب ٭ جب تک گل اور نسرین نہ جہاڑتے پہلے ٭ گردش
گیتی گل رویش بریخت ٭ خاربنان بر سر خاکش برست ٭ بعد از مفارقت او عزم سفر
دنیا کی نے گل منہ اوسکے کا بکھیرا ٭ درخت کانٹوں کے اوپر سر خاک اوسکی کے آگے ٭ پیچھے جدائی اوسکی کے قصد سفر
کردم و نیت جزم که بقیت زندگانی فرش هوس در نوردم و گرد مجالست نگردم
کا کیا میں نے اور نیت استوار کہ باقی زندگانی فرش ہوس کا لپیٹوں میں اور آس پاس مجلس کرنے کے نہ پہروں میں
قطعه دوش چون طاؤس مینازیدم اندر باغ وصل ٭ دیگر امروز از فراق یار میپیچم چو مار
کل مانند طاؤس کے ناز کرتا تھا میں بیچ باغ ملاقات کے ٭ پہر آج کے روز جدائی یار سے بل کہاتا ہوں میں مانند مار کی
سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج ٭ صحبت گل خوش بدی گر نیستی تشویش خار
فائدہ دریا کا نیک ہوتا اگر نہوتی دہشت لہر کی ٭ صحبت گل کی خوش ہوتی اگر نہو تا رنج کانٹے کا
حکایت یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و شورش حال وی بگفتند که
ایک کے تئیں بادشاہوں عرب کے سے حدیث لیلی اور مجنون اور دیوانگی حال اوسکے کی کہی کہ
با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار از دست داده
ساتھ کمال فضل اور بلاغت کے سر بیچ جنگل کے رکھا ہے اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی
فرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که در شرف نفس انسان
فرمایا اسکو تو حاضر لائے اور ملامت کرنا پکڑا کہ بیچ بزرگی ذات انسان کے

آسمان معنی نہ کیسی آن ... با آسمان ... آسمان ... است ... خلاف ... مذکوره را ضد فصحای عراق است ... نسرین نام گلیست ...

چہ خلل دیدی کہ خوی بہایم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی گفت شعر وَرُبَّ

کیا خلل دیکہا تونے کہ خو چوپائی کی پکڑی تونے اور چہوڑنا صحبت آدمی کا کہا تونے کہا اور بہت

صَدِیقٍ لَامَنِی فِی وِدَادِھَا اَلَمْ یَرَھَا یَوْمًا فَیُوضِحَ لِی عُذْرِی قطعہ

دوست کہ ملامت کی میرے تئین بیچ دوستی اوسکی کے کیا نہین دیکہا اوسکے تئیں ایک روز پس ظاہر ہوتا واسطے میرے عذر

کاج کانانکہ عیب من گفتند ٭ رویت ای دلستان بدیدندی ٭ تا بجای ترنج در نظرت

کاشکے اون لوگوں نے کہ عیب میرا کہا ٭ منہہ تیرا ای دل لینے والی دیکہتے ٭ تو بیچ ترنج کے بیچ نظر تیری کے

بیخبر دستہا بریدندی ٭ تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواہ آمدی فذلکن الذی

بیخبر ہاتہہ کاٹتے ٭ تو حقیقت معنی کی اوپر ظاہر دعوے کے گواہ آتا ٭ کہ پس وہ شخص ہے

لُمْتُنَّنِی فِیہِ ملک را در دل آمد کہ جمال لیلی مطالعت کند تا چہ صورتست

کہ ملامت کرتی ہو تم مجہے بیچ اس شخص کے ٭ بادشاہ کے ہیں بیچ دل کے آیا کہ جمال لیلے کا دیکہنا کرے کہ کیا صورت ہے

کہ موجب چندین فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب

کہ سبب اتنے عشق کا ہے پس فرمایا اسکو بلانا بیچ قبیلوں عرب کے

بگردیدند و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سرا بداشتند ملک در ہیبت او

پہرے اور بیچ ہاتہہ کے لائے اور آگے بادشاہ کے بیچ صحن انگنائی کے رکہا بادشاہ نے بیچ صورت اسکے

تأمل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدام حرم او بجمال از او بیشتر بود و بزینت

کے تأمل کیا بیچ نظر اسکے کی ذلیل آئی موافق اسباب کے کہ کمترین لونڈیاں محل اوسکی کی صورت سے اس سے بڑی تہیں

بیشتر مجنون بفراست دریافت گفت از دریچہ چشم مجنون بایستی در جمال لیلی

زینت میں زیادہ مجنون نے دانائی سے جانا کہا خانہ آنکہوں مجنون سے چاہئے بیچ جمال لیلے کے

نظر کردن تا سر مشاہدہ او بر تو تجلی کند شعر مَا مَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمٰی بِمِسْمَعِی لَوْ

نظر کرنا تا کہ خیال دیکہنے اوسکے کا اوپر تیرے تجلی کرے ٭ جو چیز کہ گذرے یاد کرنے سبزی کے بیچ کان میرے کا

سَمِعَتْ وُرْقُ الْحِمٰی صَاحَتْ مَعِی یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَافٰی لَسْتَ

سنتے قمری غزل کی نالہ کرتی ساتہہ میرے ٭ اے گروہ دوستوں کے کہو تم خاص تندرست کے نہیں

تَدْرِی مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ ٭ نظم تندرستانرا نباشد درد ریش ٭ جز بہمدردی

نہیں دریافت کرتا ہے تو وہ چیز کہ بیچ دل دردناک میرے کے ہے ٭ تندرستوں کو نہو درد گہاؤ کا ٭ سوا ہمدردی کے

نگویم درد خویش ٭ گفتن از زنبور بیحاصل بود ٭ با یکی در عمر خود

انکہو نکہو درد اپنا ٭ کہنا بہڑ سے بیفائدہ ہر دے ساتہہ ایک کے بیچ عمر اپنے کے

نا خوردہ نیش + تا ترا حالی نباشد همچو ما + حال ما باشد ترا افسانه پیش حکایت

نہ کہایا ڈنگ + جب تک تیری نہیں ہووے مانند ہماری + حال ہمارا ہووے تیئیں قصہ آگے

قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند پسری سرخوش بود و نعل دلش در

قاضی ہمدان کے تئیں بات کرتے ہیں کہ ساتھ نعلبند کے بیٹے کے نشے بیں تھا اور نعل دل اوسکے کی بیچ

آتش روزگاری در طلبش متلهف بود و پویان و متر صد و جویان و حسب

آگ کے ایک زمانہ بیچ طلب اوسکے رنجیدہ تہا اور دوڑنیوالا اور امیدوار اور ڈہونڈنی والا اور موافق

نظم در چشمم آمد آن سهی سرو بلند + بربود دلم ز دست و در پا

گویان حال کے کہنے والا۔ بیچ آنکھہ میری کے آیا وہ سہی سرو بلند + لیگیا دل میرا ہاتھ سے اور نیچے پاؤں کے

فگند + این دیده شوخ میبرد دل بکمند + خواهی که بکس دل ندهی دیده به بند

ڈالا + یہ دیدہ شوخ لیجاتا ہے دل بیچ کمند کے + چاہیے تو کہ کسیکو دل ندے تو دیدہ باندہ

شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی ازان مقاله بسمعش رسید و زائد الوصف

سنا میں نے بیچ راہ کے آگے قاضی کے پہر آیا تہوڑا اوس گفتگو سے کان اوسکے میں پہنچا تہا اور زیادہ

برنجید و دشنام بی تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و هیچ

تعریف سے رنجیدہ ہو کر گالیاں بے تحاشا دینا شروع کیا اور بیہودہ کہنا اور پتہر اوٹہایا اور کچہہ

بهیچ نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که هم عنان او بود بیت

بہی کمی سے نہ چہوڑا قاضی نے ایک کے تئیں کہا عالموں معتبر سے کہ ساتھ اوسکے تہا +

آن شاهدی و خشم گرفتن بینش + و آن عقده برابروی ترش شیرینش

وہ معشوقہ ہیں اور غصہ پکڑنا دیکہہ اوسکا + اور وہ گرہ اوپر ابرو ترش کے میٹھی اوسکے + مارنا

المحبیب زبیب بیت از دست تو مشت بر دهان خوردن + خوشتر که بدست خویش

دوست کا بجای خرمی اور مونیکے ہے + ہاتھہ تیرے سے گہونسا اوپر منہہ کے کہانا + خوش زیادہ کہ ہاتھہ

نان خوردن + همانا از وقاحت او بوی سماحت همی آید فرد انگور نو آورده

اپنی سے نان کہانا + تحقیق کہ بیشرمی اوسکے سے بوی اغماض کی آتی ہے + انگور نیا آیا ہوا

ترش طعم بود + روز دو سه صبر کن که شیرین گردد + این بگفت و بمسند قضا باز

کہٹا کہانے بیچ ہوتا ہے + دن دو تین صبر کر کہ میٹھا ہووے + یہ کہا اور اوپر مسند قضا کے پہر

آمد تنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی زمین خدمت

آیا کتنے لوگوں نے بزرگوں عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اوسکے کے تہے زمین خدمت کی

نپسندند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه ترک ادب است و بزرگان گفته اند

چاہئے کہ ساتھ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کے کہیں ہم اگرچہ چھوڑنا ادب ہے اور بزرگوں نے کہا ہے

بیت ٭ در هر سخن بحث کردن روا نیست ٭ خطا بر بزرگان گرفتن خطاست ٭ ولیکن

بیچ ہر بات کے بحث کرنا روا ہے قصور بزرگوں کا پکڑنا قصور ہے ٭ لیکن

بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که بینند و اعلام

ساتھ حکم پہلے انعام صاحب اکرام کرنیوالی بندگی ہے ایک مصلحت دیکھیں اور خبر نکریں

نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع نگردی و در فرش لواطت

ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساتھ اس لڑکے کے گرد لالچ کے نہ پھرے تو

در نوردی که منصب قضا منیع ست که تا بگناهی شنیع ملوث نگردی و حریف

لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ ہے بلند کہ تو بیچ ایک گناہ بد کے ملوث ہووے تو اور یار

اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی ٭ مثنوی ٭ یکی کرده بی آبروئی بسی ٭ چه غم

یہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہ کہ سنی تو نے ایک نے کی ہے بے آبروئی بہت ٭ کیا غم

دارد از آبروی کسی ٭ بسا نام نیکوی پنجاه سال ٭ که یک نام زشتش کند پایمال ٭

رکھے آبرو کسی کی سے بہت نام نیک پچاس برس کا کہ ایک نام برا اوسکو کرتا ہے خراب

قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند و گفت

قاضی کو نصیحت یاروں یکدل کی پسند آئی اور اوپر نیک عقل قوم کے آفرین پڑھی اور کہا

نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بی جواب ولیکن نصیحت

نظر عزیزوں کی بیچ مصلحت حال میرے کے نہایت صواب ہے اور مسئلہ بیجواب ولیکن نصیحت

کن مرا چندانکه خواهی ٭ که نتوان شستن از زنگی سیاهی ٭ فرد ٭ از یاد تو غافل نتوان کرد

کر مجھے جتنا کہ چاہے تو ٭ کہ نہ سکے دھونا زنگی سے سیاہی ٭ یاد تیری سے غافل نہیں کر سکتا

بهیچم ٭ سر کوفته مارم نتوانم که نپیچم ٭ این بگفت و کسانی را بتفحص حال او برانگیخت و

ساتھ کسی چیز کی سر کچلا ہوا سانپ ہوں نہیں سکتا ہوں نہیں کہ پیچ کروں کہیں اور آدمی کہ کھوج حال

بیکران بریخت و گفته اند هر که را زر در ترازوست زور در بازوست ٭ شعر ٭

بہت بکھیری اور کہا ہے جس کسی کے تئیں زر بیچ ترازو کے ہے زور بیچ بازو کے ہے

هر که زر دید سر فرود آورد ٭ ور ترازوی آهنین دوشست ٭ فی الجمله شبی خلوتی

جس کسی نے زر دیکھا سر نیچے لایا ٭ اگرچہ ترازو لوہے کی ڈنڈے ہے حاصل کلام کا ایک رات ...

بیسر شد و ہمدران شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در بر بتنعم نخفتی
میسر ہوئی اور وہیں اوسی رات میں کوتوال کے تئیں خبر ہوئی قاضی تمام رات شراب بیچ سر اور جوان بیچ بغل کے خوشی سے نہ سوتا
و بترنم گفتی نظم امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس * عشاق بس نکردہ ہنوز از
اور راگ میں کہتا آج کی رات شاید نہیں بولتا ہے یہ مرغ * عاشقوں نے بس نہیں کیا ہے ابتک
کنار و بوس * یکدم کہ دست فتنہ نخفتہ است زینہار * بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس
بوس کنار سے * ایکدم کہ ہاتھ فتنہ کا نہیں سویا ہے ہرگز * جاگنے والا رہ تو نجاوے عمر اوپر افسوس کے
تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح * یا از در سرای اتابک غو کوس * لب بر لب چو
جب تک نہ سنے تو مسجد جامع سے آواز اذان صبح کی * یا دروازے اتابک سے شور نقارے کا * لب اوپر لب کے مانند
چشم خروس ابلہی بود * برداشتن بگفتن بیہودہ خروس * قاضی درینحالت بود کہ
آنکھ مرغ کی احمقی ہووے * اوٹھانا ساتھ کہنے بیہودہ مرغ کے * قاضی بیچ اس حالت کے تہا کہ
یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چہ نشستی برخیز و تا پای داری گریز کہ حسودان بر تو
ایک خدمتگاروں سے آیا اور کہا کیا بیٹھا ہے تو اوٹھ اور جہانتک پاؤں رکھتا ہے تو بھاگ کہ دشمنوں نے اوپر تیرے
دقی گرفتہ اند بلکہ حقی گفتہ اند تا مگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندک است بآب تدبیر فرو نشانیم مبادا
عیب پکڑا ہے بلکہ سچ کہا ہے تو مگر آگ فتنہ کی ابھی تھوڑی ہے ساتھ پانی تدبیر کے بجھادین ہم مبادا
کہ فردا چون بالا گیرد عالمی فرا گیرد قاضی تبسم در و نظر کرد و گفت قطعہ پنجہ در صید
کہ کل کو جب بلند ہووے پکڑے ایک عالم کو آگے پکڑے قاضی نے ساتھ ہنسی کے بیچ اوسکی نظر کی اور کہا پنجہ بیچ شکار
بردہ ضیغم را * چہ تفاوت کند کہ سگ لایید * روی در روی دوست کن بگذار * تا
کے لیگئے ہوئے شیر کے تئیں * کیا تفاوت کرے گا کہ کتا بھونکے * مونہہ بیچ مونہہ دوست کے کر چھوڑ * تو
عدو پشت دست میخاید ہمہ ملک را ہمدران شب آگہی دادند کہ در ملک تو چنین منکری
دشمن پیٹھ ہاتھ کی کاٹتا ہے * بادشاہ کے تئیں بیچ اس رات کی خبر دی کہ بیچ ملک تیرے کے ایسا ایک امر برا
حادث شدہ است چہ فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر میدانم و یگانہ
پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا میں اوسکے تئیں فاضلان زمانہ سے جانتا ہوں میں اور یکتا
روزگار میشمارم باشد کہ معاندان در حق وی خوضی کردہ اند پس این سخن در سمع
زمانہ کا گنتا ہوں میں شاید کہ دشمنوں نے بیچ حق اوسکے ایک کچھ کہا ہے پس یہ بات بیچ کان قبول
قبول من نیاید مگر آنگہ معاینہ گردد کہ حکیمان گفتہ اند شعر بہ تندی
میرے سے نہ آئی مگر اسوقت کہ دیکھا جاوے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ غصے کے

سبک دست بردن بہ تیغ + بدندان برد پشت دست دریغ + شنیدم کہ سحرگاہ

جلد ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے + ساتھ دانتوں کے کاٹے پیٹھ ہاتھ افسوس کی + سنا میں نے کہ صبح کو

باتنی چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید بر پای و شاہد نشستہ و می ریختہ و قدح

ساتھ تن کتنے ایک خاصوں کی اوپر سرہانے قاضی کے آیا شمع کو دیکھا اوپر پاؤں کے اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب بہا ہوا اور پیالہ

شکستہ و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک ہستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد کہ خیز

ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کے بیخبر دنیا سے ساتھ لطف کی تھوڑا تھوڑا بیدار اسکو کیا کہ اٹھ

کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را

کہ آفتاب باہر آیا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کس طرف سے نکلا بادشاہ کے تئیں

عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معہود است گفت الحمد للہ کہ ہنوز در توبہ ہمچنان

تعجب آیا کہا طرف پورب جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمد للہ کہ ابتک دروازہ توبہ کا ایسا ہی

باز است بحکم حدیث لَا تُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَی الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

کھلا ہے بموجب فرمودہ پیغمبر کے نہیں بند ہوتا ہی دروازہ توبہ کا اوپر بندوں کے جب تک کہ روشن ہوتا ہے سورج

مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ قطعہ این دو چیزم بر گناہ

مغرب سے طلب آمرزش چاہتا ہوں اے خداوند اور بازگشت کرتا ہوں طرف تیری + ان دو چیز دنیا مجھے اوپر گناہ

انگیختند + بخت نافرجام و عقل ناتمام + گر گرفتارم کنی مستوجبم + ور ببخشی عفو بہتر

کے اوبھایا + نصیبا نامبارک اور عقل ناتمام نے + اگر گرفتار ہی مجکو کرے تو لائق ہوں میں + اگر بخشی تو معافی بہتر ہے

کانتقام + ملک گفت توبہ درینحالت کہ بر ہلاک خویش اطلاع یافتی سودی نکند

کہ بدلا لینے سے + بادشاہ نے کہا توبہ بیچ اسحالت کی کہ اوپر عوض گناہ اپنے کے اطلاع پائی تو نے فائدہ نکرے

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قطعہ چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن

پس نہ ہوا کہ نفع بخشے انکو ایمان انکا جسوقت کہ دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا + کیا فائدہ چوری سے اسوقت توبہ کرنا

کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ + بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست + کہ کوتاہ خود

کہ نہ سکے تو کمند ڈالنا اوپر محل کے + بلند کو میوہ سے کہہ کوتاہ کرہاتھ + کہ کوتاہ آپ

ندارد دست بر شاخ + ترا با وجود چنین منکری کہ ظاہر شد سبیل خلاص

نہیں رکہتا ہے ہاتھ اوپر شاخ کے + تیرے تئیں باوجود ایسے ایک بدعملی کے کہ ظاہر ہوا راہ خلاص

صورت نہ بندد این بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند +

کی صورت نہ باندہی یہ کہا اور نگہبان عذاب کرنیکے بیچ اسکے اولجھے

گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت
کہا میرے تئیں بیچ خدمت بادشاہ کی ایک سخن باقی ہے بادشاہ نے سُنا اور کہا کہ وہ کیا ہے کہا

قطعہ با آستین ملالیکہ برمن افشانی + طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست + اگر خلاص محالست
ساتھ آستین اُس رنج کے کہ اوپر میرے جھاڑے تو + لالچ مت رکھ کہ دامن تیرے سے رکھوں میں ہاتھ + اگر خلاص محال ہے

زین گنہ کہ مراست + بدان کرم کہ تو داری امیدواری ہست + ملک گفت این لطیفہ
اس گنہ سے کہ میرے تئیں ہے ساتھ اس کرم کے کہ تو رکھتا ہے تو امیدواری ہے + بادشاہ نے کہا یہ لطیفہ

بدیع آوردی واین نکتہ غریب گفتی ولیکن محال عقلست وخلاف نقل کہ ترا فضل و بلاغت
نادر لایا تو اور یہ نکتہ نادر کہا تو نے اور لیکن محال عقل ہے اور خلاف حدیث کے کہ تیرے تئیں فضل اور بلاغت

امروز از چنگ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آن می بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم کہ
آج کے دن پنجہ عذاب میرے سے چھوڑا دے مصلحت وہ دیکھتا ہوں میں کہ تیرے تئیں قلعہ سے نیچے ڈالوں میں

دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت ای خداوند جہان پروردہ نعمت
کہ اور نصیحت قبول کریں اور دہشت پکڑیں کہا ای خداوند جہان کے پلا ہوا نعمت

این خاندانم و این جرم تنہا در جہان من کردہ ام دیگری را بینداز تا من عبرت گیرم
اس گھرانے کا ہوں میں اور یہ ظلم اکیلے بیچ جہان کے میں نے نہیں کیا ہے دوسرے کو نیچے ڈال تو میں دہشت پکڑوں میں

ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را کہ اشارت بکشتن او ہمی کردند
بادشاہ کو ہنسی لیا اور ساتھ معاف کرنے گناہ اوسکے خیال کیا اور عیب پکڑنے والے کو اشارہ واسطے مارنے اسکے کرتے تھے

گفت شعر ہر کہ حمال عیب خویشتنند + طعنہ بر عیب دیگران چہ زنند
کہا جو لوگ اوٹھانیوالے عیب اپنے کے ہیں طعنہ اوپر عیب اوروں کے کیا مارین +

حکایت منظومہ	جوانی پاکباز و پاکرو بود	کہ با پاکیزہ روی در گرو بود
	ایک جوان پاکباز اور پاک منہ والا تھا	کہ ساتھ ایک پاکیزہ منہ کے عاشق تھا
چنین خواندم کہ در دریای اعظم	بگردابی درافتادند باہم	چو ملاح آمدش تا دست گیرد
ایسا پڑھا میں نے کہ بیچ دریا بڑے کے	بیچ ایک بھنور کے پڑے ہے آپس میں	جب ملاح آیا تو ہاتھ پکڑے اسکا
مبادا کاندر آن حالت بمیرد	ہمی گفت از میان موج و تشویر	مرا بگذار و دست یار من گیر
ایسا ہو کہ اس حالت میں مرے	کہتا تھا بیچ لہر و پشیمانی کی ہے	میرے تئیں چھوڑ اور ہاتھ یار میرے کا پکڑ
درین گفتن جہان بر وی برآشفت	شنیدندش کہ جان میداد و می گفت	حدیث عشق زان بطال منیوش
بیچ اس کہنے کے جہان اوپر اسکے جوش میں آیا	سنا اسکو کہ جان دیتا تھا اور کہتا تھا	بات عشق کی اس مہمل سے مت سن

که در سختی کند یاری فراموش + چنین کردند یاران زندگانی + ز کار افتادهٔ بشنو تا بدانی

کہ بیچ سختی کے کرے یاری بہلا + ایسی کی یاروں نے زندگانی + تجربہ کار سے سُن تب جانے تو +

که سعدی راه و رسم عشقبازی + چنان داند که در بغداد تازی + دلارامی که داری دل درو بند

کسو اسطے کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی کی + ایسا جانتا ہے جیسے بیچ بغداد کی زبان عربی + آرام جان کہ رکھتا تو دل بیچ اوسکی باندھ +

دگر چشم از همه عالم فرو بند + اگر مجنون و لیلی زنده گشتی + حدیث عشق زین دفتر نوشتی باب

اور آنکھ تمام عالم سے بند کر + اگر مجنون اور لیلی زندہ ہوتے + بات عشق کی اس دفتر سے لکھتے باب

ششم در ضعف پیری حکایت با طائفهٔ دانشمندان در جامع دمشق بحثی همیکردم

چہٹا ناتوانی بڑہاپے میں ساتھ ایک گروہ عالموں کے بیچ جمعہ مسجد دمشق کے بحث کرتا تھا میں

که جوانی در آمد گفت درین میان کسی هست که زبان پارسی داند غالب اشارت بمن

کہ ایک جوان آیا تہا کہا بیچ اس درمیان کے کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا ہے اکثر اشارہ طرف میری

کردند گفتمش خیر است گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت نزع است و بزبان عجم

کیا کہا میں نے اوسکو خیر ہے کہا ایک بڑہا ڈیڑہ سو سال کا بیچ حالت جان کنی کے ہی اور بیچ زبان عجم کے

چیزی همیگوید و مفهوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجه شوی مزد یابی باشد که وصیتی همیکند چون

کچھ کہتا ہے اور سمجھ ہماری میں نہیں ہوتا ہے اگر ساتھ کرم کے رنجہ ہووے تو اجر پاوے ہووے ایک وصیت کرتا ہے جب

ببالینش فراز آمدم این میگفت قطعه دمی چند گفتم برآرم بکام + دریغا که بگرفت

اوپر سرہانے اوسکے آیا میں یہ کہتا تہا + ایکدم کتنے کہا میں نے برآدن میں ساتھ مقصد کے + افسوس کہ بند ہوئی

راه نفس + دریغا که بر خوان الوان عمر + دمی چند خوردیم و گفتند بس + معانی این

راہ دم کی + افسوس کہ اوپر خوان رنگارنگ عمر کے + ایکدم کتنے کہایا ہمنے اور کہا بس + معنی ابیات کے

سخن بزبان عربی با شامیان همیگفتم و تعجب میکردند از عمر دراز و تاسف او همچنان بر حیات

ساتھ زبان عربی کے ساتھ شامیان کے کہتا تہا میں اور تعجب کرتے تھے عمر دراز سے افسوس اسکا ایسا اوپر زندگی

دنیا گفتم چگونه درین حالت گفت چگویم قطعه ندیده که چه سختی همی رسد بکسی + که از دهانش

دنیا کے کہا میں نے کس طرح ہے تو بیچ اس حالت کے کہا کیا کہوں میں + نہیں دیکہا ہے تو نے کہ کیا سختی پہونچی ساتھ کسی کے + کہ منہ اوسکے

بدر میکنند دندانی + قیاس کن که چه حالش بود در آن ساعت + که از وجود عزیزش

سے باہر کرتے ہیں دانت + قیاس کر کہ کیا حال اوسکا ہووے اُس ساعت میں + کہ بدن عزیز اوسکے سے

بدر رود جانی گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وهم را بر طبیعت متولی مگردان که فیلسوفان

باہر جاتی ہے جان + کہا میں نے کہ صورت باندہنا موت کا خیال سے باہر کر اور رنج کو تئیں اوپر طبیعت کے غالب مت کر کہ حکیموں نے

یونان گفته‌اند مزاج اگر چه مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید و مرض اگر چه هائل بود دلالت
یونان نے کہا ہے مزاج اگر درست ہووے تکیہ کرنا زندگی کے تئیں نہ چاہیے اور مرض اگرچہ ہائل ہووے دلیل کرنا
کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ برکرد و بخندید و گفت
کلی اوپر ہلاک ہونے کے نکرے اگر فرمائیے تو ایک حکیم کے تئیں بلاویں ہم تو دوا کرے دیدہ کو ریلتے کئے اور ہنسا اور کہا
مثنوی دست برہم زند طبیب ظریف + چون خرف بیند اوفتادہ حریف + خواجہ در بند
ہاتھ افسوس کے مارے حکیم ہنرمند + جب دیوانہ دیکھے پڑا ہوا حریف کو + خواجہ بیچ فکر کرنے
نقش ایوان ست خانہ از پای بست ویرانست + پیرمردے بنزع مینالید +
نقش محل کے ہے + گھر بنیاد سے ویران ہے + ایک پیر مرد بیچ نزع کے روتا تھا
پیرزن صندلش ہمی مالید + چون مخبط شد اعتدال مزاج + نہ عزیمت اثر کند نہ علاج
بڑھیا صندل اوسکو ملتی تھی + جب دیوانہ ہوا برابر مزاج کا + نہ دعا اثر کرے نہ علاج
حکایت پیری را حکایت کنند کہ دختری خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت
ایک بڈھے کے تئیں باتیں کرتے ہیں کہ ایک لڑکی چاہتی تھی اور کوٹھری ساتھ مٹی کی آراستہ کی اور بیچ
با او نشستہ و دیدہ و دل درو بستہ شبہای دراز نخفتی و بذلہا و لطیفہا گفتی باشد کہ
ساتھ اوسکے بیٹھا تھا اور دیدہ اور دل اوسمیں باندھا ہوا رات کو نہ سوتا تھا اور بدلے اور لطیفے کہتا تھا شائد کہ
مؤانست پذیرد و وحشت نگیرد از جملہ شبی میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت
انس قبول کرے اور وحشت نکرے تمام ایک شب سے کہتا تھا نصیبہ بلند تیرا یار تھا اور آنکھ دولت کی
بیدار کہ بصحبت پیری افتادی پختہ پروردہ جہان دیدہ آرمیدہ سرد و گرم روزگار
بیدار کہ بیچ صحبت ایک بڈھے کے پڑی تو پکا پالا ہوا جہان دیکھا ہوا آسودہ سرد و گرم زمانے کا
کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوق صحبت بداند و شرط مودت بجا آرد مشفق مہربان
کھینچا ہوا نیک بد آزمایا ہوا کہ حق صحبت کی جانی اور شرط دوستی کی بجا لاوے شفقت کرنیوالا مہربان
خوشطبع شیرین زبان مثنوی تا توانم دلت بدست آرم + ور بیازاریم نیازارم +
اچھی طبیع میٹھی زبان + جب تک سکوں میں دل تیرا بیچ ہاتھ کے لاؤں + اور اگر آزار دے تو مجکو نہ آزردہ
ور چو طوطی بود شکر خورشت + جان شیرین فدای پرورشت + نہ گرفتار آمدی بدست جوان
مانند طوطے کی شکر ہووے نیک خوراک تیری + جان میٹھی فدا ہووے پرورش تیری کے + نہ گرفتار آئی بیچ ہاتھ جوان
معجب خیرہ رای سرتیز سبکپای کہ ہر دم ہوسی پزد و ہر لحظہ رای زند و ہر شب جای
خود بین کے خراب عقل غصہ ور واسطے بھاگنے والا کہ ہر دم ایک ہوس پکاوے اور ہر لحظہ عقل مارے اور ہر بات کو ایک جگہ

ضعیف و هر روز یاری گیرد قطعه جوانان خرمند و خوب رخسار + ولیکن در وفا با کس
سودے اور ہر ایک بار پکڑے   جوان ذنا اور خوب رخسار + ولیکن بیچ وفا کے ساتھ کسی کے
نپایند + وفاداری مدار از بلبلان چشم + که هر دم بر گلی دیگر سرایند + خلاف پیران که
نہ قائم ہوں + وفاداری مت رکھ بلبل چشموں سے + کہ ہر دم اوپر پھول دوسرے کے گاویں + خلاف بڈھوں کے کہ
بعقل و ادب زندگانی کنند نه بمقتضای جهل و جوانی فرد زخود بهتری جو و فرصت شمار
بیچ عقل اور ادب کے زندگانی کریں نہ ساتھ تقاضی جہالت در جوانی کے + اپنے سے ایک بہتر ڈھونڈھ اور فرصت گن لے
که با چون خودی گم کنی روزگار + گفت چندان برین نمط بگفتم که گمان بردم که دلش
کہ ساتھ مانند اپنے کے گم کرے تو زمانہ + کہا کتنا اوپر اسطرح کے کہا میں نے کہ گمان لیگیا میں کہ دل اسکا
در قید من آمد و صید من شد تا که نفسی سرد از سینه پر درد بر آورد و گفت چندین
بیچ قید میری کے آیا اور شکار میرا ہوا یکایک ایک دم ٹھنڈا سینہ پر درد سے بر لائی اور کہا   اتنی
سخن که بگفتی در ترازوی عقل من وزن آن یک سخن ندارد که وقتی از قابله خویش شنیده ام
باتنکہ کہی تونے بیچ ترازو عقل میرکے وزن ایک بات کا نہیں رکھتی ہے کہ ایکوقت قوم اپنی سے سنا ہے میں نے
که گفت زن جوان را اگر تیری در پهلو نشیند به از آنکه پیری شعر لما رات بین یدی
کہ کہا عورت جوان کو اگر ایک تیر بیچ پہلو کے بیٹھے بہتر اس سے کہ ایک بوڑھا + جسوقت دیکھا اس عورت نے اور میان دونوں ہاتھ
بعلها + شیئا کارخی شفة الصائم تقول هذا معه میت + وانما الرقیة
خاوند کے + ایک چیز کے تئیں البتہ وہ ہے مانند لب لٹکے ہوئے نرم روزہ دار کے + کہتی تھی وہ رنڈی یہ خصم ساتھ اسکے مردہ ہے + اور سوا اسکے افسون
للنائم رباعی زن کز بر مرد بی رضا برخیزد + بس فتنه و جنگ از آن سرا برخیزد + پیری که ز
سوتا کے ہے + جو عورت کہ مرد کے پاس سے بے رضا اوٹھے + بہت شور اور لڑائی اس گھر سے اوٹھے + وہ بوڑھا
جای خویش نتواند خاست + الا بعصا کیش عصا برخیزد + فی الجمله امکان موافقت نبود
کہ جگہ اپنی سے نہ سکے اوٹھنا + مگر ساتھ لاٹھی کے کب اسکی لاٹھی اوٹھے + حاصل کلام کا طاقت موافقت کی نہ تھی
بمفارقت انجامید چون مدت عدت بر آمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند ترشروی تهی دست
ساتھ جدائی کے انجام ہوا جب مدت عدت کی بر آئی گرہ نکاح اسکی باندھی ساتھ ایک جوان تند ترشرو خالی ہاتھ کے
بدخوی جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق همچنان گفتی الحمد لله که از آن عذاب
بدخو کے ظلم اور ظلم کھینچے اور رنج اور لڑائی دیکھے اور شکر نعمت حق کا ویسا ہی کہے الحمد للہ کہ اس عذاب
الیم برهیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم قطعه روی زیبا و جامه دیبا + عرق و عود و رنگ و بوی و هوس
نعمت سے ہمیشہ کی جیسی اور ساتھ اس نعمت دائم کے پہنچی میں منہ زینت وار اور کپڑا دیبا کا + عرق اور عود اور رنگ او

این همه زینت زنان باشد * مرد را کیر و خایه زینت بس + **فرد** با اینهمه جور و تند خوی
یہ سب زینت عورتوں کی ہو + مرد کو کیر اور خایہ زینت بہت ہے + باوجود اس تمام ظلم اور تند خوئی کے
نازت بکشم که خوبروی **نظم** با تو مرا سوختن اندر عذاب + به که شدن با دگری در بهشت
ناز تیرا کھینچوں میں کہ خوبصورت ہے تو + ساتھ تیرے مجھے جلنا بیچ عذاب کے + بہتر کہ جانا ساتھ دوسرے کے بیچ بہشت کے
بوی پیاز از دهن خوبروی + به حقیقت که گل از دست زشت **حکایت** پیری
بو پیاز کی منہ خوبصورت کے سے + بہتر بیچ حقیقت کی کہ گل ہاتھ بدصورت سے + حکایت ایک بوڑھے کا
بود در دیار بکر که مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد که مرا در عمر خویش
تھا بیچ شہر بکر کے کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک لڑکا خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ مجھے اپنی عمر میں

بجز این فرزند نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردان بحاجت خواستن
سوا اس لڑکے کے نہیں ہوا ہے ایک درخت بیچ اس جنگل کے زیارتگاہ ہے کہ آدمی واسطے حاجت مانگنے کے اس
آنجا روند و شبهای دراز در پای آن درخت بخدا نالیده ام تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم
جگہ جاتے ہیں اور راتوں بہت نیچے اس درخت کی طرف خدا کی رویا میں تو میرے تئیں یہ لڑکا بخشا ہے سنا میں نے
پسر با رفیقان آهسته میگفت چه بودی گر من آن درخت را بدانستمی که کجاست تا دعا کردمی و
کہ لڑکا ساتھ یاروں کے آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اگر میں اس درخت کو جانتا میں کہ کہاں ہے تا دعا کرتا میں
پدرم بمردی **حکمت** خواجه شادی کنان که فرزندم عاقل است و پسر طعنه زنان که پدرم فرتوت است
اور باپ مرا مرتا + صاحب خوشی کرنیوالا کہ بیٹا میرا عاقل ہے اور بیٹا طعنہ مارنیوالا کہ باپ میرا بوڑھا
قطعه سالها بر تو بگذرد که گذار + نکنی سوی تربت پدرت + تو بجای پدر چه کردی خیر
ہے + برسوں اوپر تیرے گذرتے ہیں کہ جانا + نکرے تو طرف قبر باپ اپنے کی + تو نے بیچ جگہ باپ کے کیا کی تو نے
تا همان چشم داری از پسرت **حکایت** روزی بغرور جوانی سخت رانده بوده و شبانگه
نیکی + تو وہی امید رکھے اپنے بیٹے + ایک روز ساتھ غرور جوانی کے سخت دوڑا تھا میں اور شام کو وقت
بپای گریوه سست مانده پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت چه خسپی که نه
نیچے ایک ٹیلے کے سست رہا ایک بوڑھا پیچھے قافلے سے آتا تھا کہا کیا سوتا ہے تو کہ نہیں
جای خفتن است گفتم چون روم که نه پای رفتنست گفت این نشنیدی که صاحبدلان گفته
جگہ سونے کی ہے کہا میں نے کیونکر جاؤں میں کہ نہ پاؤں چلنے کے ہیں کہا یہ نہ سنا تو نے کہ صاحبدل لوگ کہتے ہیں
رفتن و نشستن به که دویدن و گسستن **قطعه** ای که مشتاق منزلی مشتاب + پند من کار بند
ہے جانا اور بیٹھنا بہتر کہ دوڑنا اور توڑنا یعنی تھکنا - ایک مشتاق منزل کا ہی مت دوڑ + نصیحت میری کام

و صبر آموز + اسپ تازی دو تگ رود بشتاب + اشتر آهسته میرود شب و روز

اور صبر سیکہہ + گہوڑا تازی دو قدم جاوے جلدی + اونٹ آہستہ جاتاہے رات اور دن

جوانی چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقهٔ عشرت ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی

ایک جوان چالاک خوشطبع شگفتہ شیرین زبان بیچ مجمع خوشی ہماری کے تہا کہ بیچ دل اسکے کسیطرح غم نہ آتا تہا

و لب از خنده فراهم نشدی روزگاری برآمد که اتفاق ملاقات نیفتاد بعد از آن دیدمش زن خواسته

اور لب ہنسی سے بند نہ ہوتی تہی ایک مدت برآئی کہ اتفاق ملاقات کا نہ پڑا بعد ازاں دیکہا میں نے اوسکو جورو چاہی

و فرزند خواسته و بیخ نشاطش بریده و گل رویش پژمرده پرسیدمش چگونه و چه حالت است گفت تا

اور بچہ پیدا ہوا اور جڑ خوشی اوسکی کی کٹی ہوئی اور گل منہ اوسکا کملاہوا پوچہا میں نے اوسکو کسطرح اور کیا حالت ہے کہا جب سے

کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم شعر ما ذا الصبا و الشیب غیّر لمّتی + و کفی بتغییر الزمان نذیرا

لڑکے پیدا ہوئے دوسری بار لڑکائی کی میں نے + کیا چیز تہی لڑکائی اور بڑہاپے نے بدل ڈالا بالوں میرے کو + اور کفایت

الزمان نذیرا فرد چون پیر شدی ز کودکی دست بدار + بازی و ظرافت بجوانان بگذار شعر

زمانہ کی ڈرانیوالی ہے + جب بوڑہا ہوا تو لڑکائی سے ہاتہ رکہہ + کہیل اور خوشطبعی ساتہ جوان کے چہوڑ +

طرب نوجوان ز پیر مجوی + که دگر ناید آب رفته بجوی + زرع را چون رسید وقت درو + نخرامد

خوشی نوجوان کی بوڑہے سے مت ڈہونڈ + کہ دوسری مرتبہ آوے پانی گیا ہوا بیچ نہر کے + کہیتی کو جب پہنچا وقت کاٹنے کا +

چنانچه سبزهٔ نو + قطعه دور جوانی بشد از دست من + آه و دریغ آن زمن دلفروز + قوت سرپنجه

جیسا کہ سبزہ نیا + زمانہ جوانی کا گیا ہاتہ میرے سے + آہ اور افسوس وہ زمانہ دل روشن کرنیوالا + قوت پنجہ میری

شیری گذشت + راضیم اکنون به پنیری چو یوز + پیرزنی موی سیاه کرده بود + گفتمش ای مامک دیرینه روز +

کی گئی + راضی ہوں میں اب ساتہ ایک پنیر مانند چیتے کی + ایک بڑہیا نے بال سیاہ کئے ہوئے تہے + کہا میں نے اوسکو اے ماں پرانی

موی به تلبیس سیاه کرده گیر + راست نخواهد شدن این پشت کوز حکایت وقتی بجهل

بال ساتہ مکر کے سیاہ کئے ہوئے پکڑ + سیدہی نہوگی یہ پیٹہ کبڑی + ایک وقت سبب جہل

جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزرده بکنجی نشست و گریان همی گفت مگر خردی فراموش کردی

جوانی کے آواز اوپر ماں ہماری میں نے دل آزردہ بیچ گوشے کی بیٹہی اور روتی ہوئی کہتے تہی مگر چہٹپن فراموش کیا تو نے

که درشتی میکنی قطعه چه خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افکن و پیلتن

کہ سختی کرتا ہے + کیا خوش کہا بڑہیا نے ساتہ بیٹے اپنے کی + جب دیکہا اوسکو چیتے کے ڈالنے والا اور ہاتہی کا بدن

گر از عهد خردیت یاد آمدی + که بیچاره بودی در آغوش من + نکردی درین روز بر من جفا + که تو

اگر زمانہ چہٹپن تجکو یاد آتا + کہ بیچارہ تہا تو بیچ گود میری کے + نکرتا تو بیچ اسدن کے اوپر میرے ظلم + کہ تو

شنیدم هردو درین پیرزن حکایت توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواهان گفتند

تنبیر مرد ہے تو اور میں بڑھیا + ایک دولتمند بخیل کے بیٹا ایک بیمار رہتا نیک چاہنے والوں نے کہا اسکو +

که ختم قرآنی کنی زبهر وی یا بذل قربانی لختی باندیشه فرو رفت و گفت مصحف مهجور اولیتر است

کر ختم ایک قرآن کا اسکے لئے یا بخشش قربانی کا تھوڑی دیر اندیشہ میں گیا اور کہا قرآن بہتر ہے کہ [illegible]

که گله دور است صاحبدلی بشنید گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد که قرآن بر سر زبان است و زر در میان

[illegible] ایک صاحبدل نے سنا کہا ختم قرآن اسکو بسبب اسکے اختیار کیا کہ قرآن اوپر زبان کے ہے اور سونا بیچ [illegible]

جان نظم دریغا گردن طاعت نهادن + اگرش همراه بودی دست دادن + بدیناری چو خر در گل

جان کے + افسوس گردن رکھنی کی طاعت کا تھا + اگر اسکے ہمراہ ہوتا ہاتھ دینے کا + واسطے ایک دینار کے مانند گدھے کی کیچڑ میں

بمانند ور الحمدی بخواهی صد بخوانند حکایت پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با

رہیں اگر ایک الحمد چاہے تو سو پڑھیں + ایک پیر مرد سے لوگوں نے کہا کیوں نہیں عورت کرتا کہا ساتھ بڑھیا

پیرزنانم عیشی نباشد گفتند جوانی بخواه چون مکنت داری گفت مرا که پیرم با پیرزنان الفت

عورتوں کے مجھے عیش نہیں ہے کہا ایک جوان چاہ جب طاقت رکھتا ہے کہا مجھے کہ بوڑھا ہوں نہیں ساتھ بوڑھی عورتوں کے الفت پس

نیست پس او را که جوان باشد با من که پیرم دوستی چگونه صورت بندد شعر پیر هفتاد ساله

ہے پس اسکے تئیں کہ جوان ہووے ساتھ میرے کہ بوڑھا ہوں کیونکر دوستی صورت باندھے + بوڑھا ستر برس کا جوانی

جوانی کند بعصا کور میشود بینا + زور باید نه زر که بانو را + گزری دوست‌تر که ده من

کرتا ہے [illegible] + زور چاہیے نہ سونا کہ [illegible] + ایک گزر دوست بہت گوشت

گوشت حکایت منظوم شنیده‌ام که درین روزها کهن پیری + خیال بست به پیرانه سر که گیرد

گوشت + سنا میں نے کہ بیچ ان دنوں کے ساتھ پرانے پورے ہے کے خیال باندھا کہ بیچ بڑھاپے کے

جفت + بخواست دخترکی خوبروی گوهر نام + چو درج گوهرش از چشم مردمان بنهفت

نکاح کرے + چاہا ایک لڑکی خوبصورت اور نام اسکا گوہر + مانند ڈبہ موتیوں کی اسکو آنکھ لوگوں سے چھپایا +

چنانکه رسم عروسی بود تماشا بود + ولی بحمله اول عصای پیر بخفت + کمان کشید و نزد بر هدف

جیسا کہ رسم بیاہ کی ہوتی ہے تماشا تھا + لیکن ساتھ حملے پہلے کے عصا شیخ کا سو گیا + کمان کھینچی اور نہ مارا [illegible]

که نتوان دوخت + مگر بسوزن پولاد جامه هنگفت + بدوستان گله آغاز کرد و حجت ساخت + که خانمان من

[illegible] + مگر ساتھ سوئی فولاد کے کپڑا سخت + ساتھ دوستوں کے گلہ شروع کیا اور حجت لائی کہ گھر میرا اس شوخ

این شوخ دیده پاک برفت + میان شوهر و زن جنگ و فتنه خاست چنان + که سر بشحنه و قاضی کشید و سعدی گفت

[illegible] + درمیان شوہر اور جورو کے لڑائی اور فتنہ ایسا اٹھا + کہ سر طرف شحنہ اور قاضی کے پہنچا اور سعدی

پس از خلافت و شنعت گناه دختر چیست + تراکه دست بلرزد گهر چه دانی سفت

تجھے بدگری اور بدی کہ گناہ لڑکی کا کیا ہے + تیرے سین کہ ہاتھ کانپے موتی کیا جانے تو پرونا +

باب ہفتم در تاثیر تربیت حکایت یکے را از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندے

باب ساتواں بیچ تاثیر تربیت کے + ایک کے تئیں وزیروں سے ایک بیٹا کودن تھا آگے ایک دانشمند کے

فرستاد که مر این را تربیتی کن مگر عاقل شود روزگاری تعلیم کرد مؤثر نبود پیش پدرش کس

بھیجا کہ خاص کر اسکے تئیں تربیت کر کر عاقل ہووے ایک مدت تعلیم کرا اثر کرتی نہ تھی آگے باپ اسکے کے آدمی بھیجا

فرستاد که این عاقل نمیشود و مرا دیوانه کرد **قطعه** چو بود اصل جوهرے قابل + تربیت را در و اثر باشد

بھیجا کہ یہ دانا نہیں ہوتا اور میرے تئیں دیوانہ کیا + کری صیقل نیک نہ کرا + لوہے کو کہ بد اصل ہووے

چون بود اصل جوهرے قابل + تربیت را در و اثر باشد + سگ بدریای هفتگانه بشو + که چو تر شد پلید تر

جب ہووے اصل جوہر کی قابل + تربیت کو اسمیں اثر ہووے + کتے کو سات دریا بیچ دہو + کہ جبکہ تر ہووے پلید زیادہ

باشد + خر عیسی اگرش بمکه برند + چون بیاید هنوز خر باشد **حکایت** حکیمی پسرانرا پند همیداد

ہووے + گدہا عیسے کا اگر اسکو بیچ مکے کے لیجاویں + جب آوے ابھی تک گدہا ہووے + ایک حکیم بیٹوں کے تئیں نصیحت دیتا تھا

کای جانان پدر هنر آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطرست

کہ اے جانو باپ کے ہنر سیکھو کہ ملک اور دولت دنیا کی تئیں تکیہ کرنا نہیں لائق ہے اور چاندی اور سونا بیچ سفر کے جگہ خطر

یا دزد بیکبار ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمه زاینده است و دولت پاینده اگر هنرمند

یا چور یکبارگی لیجاوے یا صاحب آہستہ آہستہ کہا لیوے لیکن ہنر چشمہ پیدا کرنے والا اور دولت پایدار اگر ہنرمند

از دولت افتد غم نیست هنر در نفس خود دولتست هر کجا که رود قدر بیند و بر صدر نشیند

دولت سے گر پڑے غم نہیں ہے ہنر بیچ ذات اپنی کے دولت ہے جہاں کہیں کہ جاوے قدر دیکھے اور اوپر مسند

و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند **شعر** سخت است پس از جاه تحکم بردن + خو کرده بناز

کے بیٹھے اور بے ہنر لقمہ چنے اور سختی دیکھے + سخت ہے پیچھے مرتبے سے حکم برداری +

جور مردم بردن **قطعه** وقتی افتاد فتنه در شام + هر کس از گوشه

خو کیا ہوا ساتھ ناز کے ظلم لوگوں کا اٹھانا + ایک وقت پڑا ایک غوغا بیچ شام کے + ہر کوئی گوشے سے

فرا رفتند + روستازادگان دانشمند + بوزیری پادشه رفتند + پسران

آگے گئے + جاٹوں کے بیٹے جو ہوئے دانا + واسطے وزیر ہونے بادشہ کے گئے + بیٹے

وزیر ناقص عقل + بگدای بروستا رفتند **حکایت** یکی از فضلا تعلیم

وزیر کے ناقص عقل + واسطے بھیک کے بیچ گاؤں کے گئے + ایک فاضلوں سے تعلیم +

ے
بفتح و سکون یا زاره
نفتح ... سنت
... شمشیر ...
عرب ... استعمال ...
... جنانچه ...
... بیت فتنه و آشوب
... زیرا که ...
... موصوف در محاوره
... جائز نیست ۱۲
خیابان
۱۲ ۱۲ ۱۲

ملکزاده همیکردی و ضربت بیحابا زدی و زجر بیقیاس کردی باری پسر از بیطاقتی
بادشاہزادیکو کرتا تہا اور ضرب بیدہشت مارتا تہا اور جہڑکنا بہت کرتا تہا ایکبار لڑکا بیطاقتی سے
شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را
شکایت لیگئے باپ کے تیئن لیگیا اور جامہ تن دردمند سے اوٹہایا باپ کے تیئن غصہ آیا اوستاد کے تیئن
بخواند و گفت پسران رعیت را چندان زجر و توبیخ روا نمیداری که فرزند مرا سبب چیست
بلایا اور کہا لڑکوں رعیت کے تیئن اتنا غصہ روا نہین رکہتا ہے تو کہ لڑکے میرے کے تیئن سبب کیا ہے
گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را علی العموم
کہا سبب یہ کہ بات اندیشہ کرکے چاہیے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کے تیئن علی العموم
و بادشاهان را علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هرچه رفته شود
اور بادشاہونکے تیئن اوپر خاص کے سبب وہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان اونہونکی جو کچہ کہ جاوے
هر آینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتباری نباشد قطعه
ہر آئینہ مونہہ سے کہیں اور قول اور فعل عوام الناس کو اتنا اعتبار نہووے
اگر صد ناپسند آید ز درویش + رفیقانش یکی از صد ندانند + وگر یک بذله
اگر سو ناپسند آدمی فقیر سے + یار اسکے ایک نجانے سو سے اور اگر ایک دلکش بات
گوید بادشاهی + ز اقلیمی باقلیمی رسانند + پس واجب آید معلم بادشاہزاده را
کہے بادشاہ + ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہونچادین + پس واجب آیا معلم بادشاہزادیکو
در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله نباتا حسنا اجتهاد از آن
بیچ شائستگی خلق صاحبزادون کے اوگا یجے اونکو اللہ تعالے اوگانا نیک کوشش اوس سے
بیش کردن که در حق ابنای عوام قطعه هر که در خوردیش ادب نکنی + در
زیادہ کرنا کہ بیچ حق بیٹون عام کے + جو کوئی کہ بیچ لڑکپن کے اسکو ادب نکرے تو + بیچ
بزرگی فلاح از و برخاست + چوب تر را چنانکه خواهی پیچ + نشود خشک جز بآتش
بزرگی کے خوبی اوس سے اوٹھی + لکڑی تر کے تیئن جیسا کہ چاہیے تو لپیٹ + نہووے خشک سوائی آگ کے
راست فرد هر آن طفل کو جور آموزگار + نه بیند جفا بیند از روزگار +
سیدھی + وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکہانے والے کا + نہ دیکہے بدی دیکہنے زمانے سے
ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب او موافق آمد خلعت و نعمت بخشید
بادشاہ کے تیئن خوب تدبیر دانا کی اور تقریر جواب اسکے کی موافق آئی خلعت اور نعمت بخشی

و پایه منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابی را دیدم در دیار مغرب ترش روی

اور پایہ مرتبہ کا بلند کیا + ایک معلم مکتب والے کے تئیں دیکھا میں نے بیچ شہر مغرب کے ترش منہ

تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار گدا طبع و ناپرهیزگار که عیش مسلمانان بدیدن او تباه شدے

تلخ گو بری خو اور آدمی کا آزار دینے والا اور کنگال اور ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانوں کا اسکے دیکھنے سے تباہ ہو جاتا

و خواندن قرآنش دل مردم سیاه کردے جمعی پسران پاکیزه و دختران دوشیزه بدست

اور پڑھنا قرآن اسکے کا دل آدمیوں کا سیاہ کرتا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور لڑکیوں کنواریوں کا بیچ ہاتھ

جفای او گرفتار نه زهره خنده نه یارای گفتار گاه عارض سیمین یکے را طپانچه

ظلم اسکے کے گرفتار ہے نہ تھا ہنسی کا نہ طاقت بات کرنیکی کبھی گال چاندی جیسے ایک کے تئیں طمانچہ

زدی و گاه ساق بلورین یکے را شکنجه کردے القصه شنیدم که طرفی از خباثت نفس

مارتا اور کبھی پنڈلی بلوری سے ایک کے تئیں شکنجہ کرتا القصہ سنا میں نے کہ کچھ بُرائی +

او معلوم کردند بزدندش و براندندش و مکتب او را بمصلحی دادند

نفس اسکے سے معلوم کیا مارا اسکو اور نکال دیا اسیوقت مکتب اسکا ایک نیکمرد کے تئیں دیا

پارسا سلیمی نیکمردی حلیمے که سخن جز بحکم ضرورت نگفتے و موجب آزار

پارسا سلامت نیک مرد دانا کہ بات سوائے حکم ضرورت کے نکہتا اور سبب آزار

کس بر زبانش نرفتے کودکان را هیبت استاد نخستین از سر برفت و معلم

کسکے اوپر زبان اسکے کے نجاتا تا لڑکوں کے تئیں خوف اوستاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم

دوین را اخلاق ملکی دیدند دیو و یکیک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند

دوسرے کی خلق فرشتوں کا دیکھا دیو ایک ایک ہو باعتبار بردباری اسکے کے علم بھول گئے

و همچنین اغلب اوقات بهازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سر هم

اور ایسے ہو اکثر اوقات ساتھ کھیلنے کے جمع ہوکر بیٹھتے اور تختی درست نا کی ہوئی اوپر سر آپس کے

شکستندی بیت استاد معلم چو بود بے آزار + خرسک بازند کودکان در

توڑتے + استاد علم دینے والا جب ہووے کم آزار ریچھ کھیل کھیلتے ہیں لڑکے

بازار + بعد از دو هفته بران مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده

بازار کے بیچ دو ہفتہ سے اوپر اس مسجد کے گذر کیا میں نے معلم پہلے کو دیکھا میں نے کہ دل خوش کیا

بودند و بمقام خویش باز آورده برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس

تھا اور بیچ مقام اپنے کے پھر لائے رنجیدہ ہوا میں اور لاحول کہی میں نے کہ دوسری بار شیطان کے

را معلم ملا کہ عبرا گو دیکیہ پیر چی ظرافت چو ما نیدہ لبشنید بخندید و گفت
تیقین معلم گو شنونکا سو اطی کیا ایب بوڑہے خوشطبع جہان دیکہے ہوئے نے سنا ہنسا اور کہا

مثنوی باو شلبے پیر بگت وا ئ + لوح سیمیش در کنار رہا • بر سر لوح
ایکبا شاہ نے لڑکا مکتب مین بٹہلایا + تختی چاندی کی بیچ گود کے رکھی

او نوشتہ بزر + جور استنا دبہ کہ مہر پدر +
اوپر سر تختی او سکے کے لکہا سا تہہ سونیکے + ظلم استاد کا بہتر محبت باپ سے +

حکایت بادشاہزادہ

را نعمت بیکران از ترکہ عمان بدست افتادہ فسق و فجور آغاز +
ایکبادشاہزادہ کیے تئین نعمت بہت ترکہ چچاؤن سے ملی بدکاری اور بدکاری شروع

کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائر معاصی منکری کہ نکرد و
کی اور فضول خرچی کا پیشہ پکڑا حاصل کلام کا نرنا تمام گناہون بد سے کہ نکیا اور

مسکری کہ نخورد باری نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آب روانست و خرچ
کوئی نشہ کہ نکہایا ایکبار بطور نصیحت کے اسکو کہا بیٹے لے بیٹے آمدنی پانی جاری ہے اور خرچ

آسیای گردان یعنی خرچ فراوان کردن مسلم کسی را باشد کہ دخل معین دارد
چکی پہرنیوالا یعنے خرچ بہت کرنا مقرر اوس شخص کے تئین ہووے کہ دخل موجود رکہے

قطعہ چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن + کہ میگویند ملاحان سرودی
جب آمدنی تجہکو نہین خرچ آہستہ بہت کر + کہ کہتے ہین ملاح ایک راگ +

اگر باران بنارد بسالی دجلہ گردد خشک رودی + عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب
اگر پانی نہ برسے + بیچ پہاڑ وں کی ایکسال کے جہیل ہو ویے خشک ایک تالاب + عقل اور ادب آگے پکڑ اور بازی کہیل

بگذار کہ چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری پس از لذت نامی
چہوڑ کہ اگر نعمت آخر ہووے سختی لیجاویگا تو اور پشیمانی کہاویگا تو اوس کا لذت نامے

و نوش این سخن در گوش نیاورد و قول من اعتراض کرد و گفت راحت
اور نوش سے یہ بات کان مین نہ لایا اور او پر قول میرے رد گردانی کی اور کہا خوشی

عاجل را بتشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای خردمندانست
جلدی کرنیوالے کے تئین ساتہہ فکر محنت آنے والی کے مکدر کرنا بر عکس عقل داناؤں کے ہے

مثنوی خداوندان کام و نیک بختی + چرا سختی برند از بیم سختی + برو شادی
صاحب مقصد اور نیک بختی کے + کیسلیے سختی لیجاوین دہشت سختی سے + جا خوشی

کن ای یار دل فروز + غم فردا نشاید خوردن امروز + فلیف مرا کہ در صدر مروّت
کر اے یار دل روشن کرنیوالے + غم کل کا نچاہیے کہانا آجکے دن + پس کیونکر میرے ستیں بیچ مسند مروت

نشستہ ام وعقد فتوت بستہ و ذکر انعام در افواہ افتادہ مثنوی ہر کہ علم
بیٹھا ہوں اور گرہ مردانگی کی باندہی اور ذکر بخشش کا بیچ منہہ خلق کے پڑا + جو کوئی مشہور ہوا

شد بسخا و کرم + بند نشاید کہ نہد بر درم + نام نکوئی چو برون شد بکوی + در نتواند
سا تہہ سخاوت اور بخشش کے + بند نچاہیے کہ رکہے اوپر درم + نام نیکی کا جب باہر گیا بیچ گلی کے دروازہ

کہ ببندی بروی + دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آہن سرد اثر نمیکند
بند نہیں کر سکتا ہے تو اوپر منہہ کے + دیکہا میں نے کہ نصیحت نہیں قبول کرتا ہے اور دم گرم میرا بیچ لوہے سرد کے اثر نہیں کرتا

ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را کار بستم کہ
چھوڑ نا نصیحت کا کیا میں نے اور منہ باہم صحبت کرنیسے پہیر لیا میں نے اور قول حکیموں کے بیچ کام باندہا میں نے کہ

گفتہ اند بَلِّغْ مَا عَلَیْکَ فَاِنْ لَمْ یَقْبَلُوْا مَا عَلَیْکَ قطعہ گرچہ دانی کہ
کہا ہے : پہونچا تو وہ چیز کہ اوپر تیرے ہے پس اگر قبول نکریں نہیں ہے گناہ اوپر تیرے + اگرچہ جانتا ہے

نشنوند بگوی + ہر چہ دانی ز نیک خواہی و پند + زود باشد کہ خیرہ سر بینی
کہ نسنینگے کہہ + جو کچھ جانے تو نیک چاہنے اور نصیحت سے + جلدی ہووے کہ سرکش کو دیکہے تو

بدو پای او فتادہ اندر بند + دست بر دست میزند کہ دریغ + نشنیدم حدیث دانشمند
دو پانوں بیچ پڑا قید کے + ہاتہہ اوپر ہاتہہ کے مارتا ہے کہ افسوس + نہ سنی میں نے بات عقلمند

تا بس از مدتی آنچہ اندیشہ من بود از نکبت حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ
تو پیچہے ایک مدت کے جو کچھہ اندیشہ میرا تہا بدبختی حال اسکے سے بیچ ظاہر کے دیکہا میں نے کہ ٹکڑے اوپر ٹکڑے

برہم میدوخت ولقمہ لقمہ می اندوخت و دلم از ضعف حالش بہم بر آمد و
سیتا تہا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تہا
اور دل میرا ناتوانی حال اسکے سے

مروّت ندیدم در چنان حالی ریش درویش را بملامت خراشیدن
غصے میں بر آیا اور مروت نہ دیکہی میں نے بیچ ایسے حال کے زخم فقیر کے تیئں ساتہہ ملامت کے

و نمک پاشیدن پس با خود گفتم مثنوی حریف سفلہ در پایان مستی
چہیلنا اور نمک چہڑکنا پس ساتہہ اپنے کہا میں نے + شراب پینے والا بیچ نہایت مستی کے

نیندیشد ز روز تنگدستی + درخت اندر بہاران بر فشاند +
نہیں اندیشہ کرتا ہے روز تنگدستی سے + درخت بیچ بہار کے پہل جہاڑتا ہے

زمستان لاجرم بے برگ ماند + حکایت بادشاہی پسری را بادیبی داد و گفت
جاڑے میں خواہ مخواہ بے پتے رہتا ہے + ایک بادشاہ نے ایک بیٹے کو تئیں ایک ادیب کو دیا اور کہا
این فرزند تست تربیتش کن ہمچنانکہ یکی از فرزندان خویش گفت فرمابردارم
یہ لڑکا تیرا ہے تربیت اوسکو کر جیسا کہ ایک فرزندوں اپنے سے کہا فرمابردار ہوں
سالی چند برین برآمد سعی کرد بجای نرسید و پسران ادیب در فضل
برس کتنے اوپر اوسکے گذرے کوشش کی اور بیچ ایک جگہ کے نہ پہنچا اور بیٹے ادیب کے بیچ فضل
و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود
اور بلاغت کے منتہی ہوئے بادشاہ نے عقلمند کے تئیں گرفتار کیا اور عتاب فرمایا
کہ وعدہ خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت برای خداوند روی زمین
کہ وعدہ خلاف کیا تو نے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اے عقل صاحب روی زمین کے
پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسان ست و طبائع مختلف ست قطعہ گرچہ
چھپا نہیں ہے کہ تربیت یکسان ہے اور طبیعتیں جدا جدا اگرچہ
سیم و زر ز سنگ آید ہمی + در ہمہ سنگی نباشد زر و سیم + بر ہمہ عالم ہمی
چاندی اور سونا پتھر سے آتا ہے + بیچ سب پتھروں کے نہیں ہوتی چاندی اور سونا + اوپر تمام عالم کے
تابد سہیل + جای انبان میکند جای ادیم + حکایت یکی را شنیدم
چمکتا ہے سہیل + سہیل کسی جگہ دھوڑی کرتا ہے کسی جگہ چمڑا خوشبودار + ایک کو سنا میں نے
از پیران مربی کہ مریدی را ہمیگفت چندانکہ تعلق خاطر آدمی زادست بروزی
پیروں مربی سے کہ ایک مرید کے تئیں کہتا تھا جیسا کہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا ہے ساتھ روزی کے
اگر بروزی دہ بودی بمقام از ملائکہ درگذشتی قطعہ فراموشت نکرد ایزد
اگر ساتھ روزی دینے والے کے ہوتا بیچ مقام کے ملائکہ سے گذرتا + فراموش تجکو نکیا خدا نے بیچ
دران حال + کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش + روانت داد و طبع و عقل و
اوس وقت کے + کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بیہوش + جان تجکو دی اور طبع اور عقل اور
ادراک + جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش + دہ انگشت مرتب کرد بر کف
دانائی + اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی + دس انگلیاں ترتیب کے ہاتھ پر
دو بازویت ساخت بر دوش + کنون پنداری ای ناچیز ہمت کہ خواہد کردنت روزی فراموش
دو بازو ترتیب دیئے اوپر کندھے + اب معلوم کرے تو اے ناچیز ہمت + کہ کریگا تجکو روزی فراموش

ای دراقص بدارج سر باران راز
آن ورم متصور نباشد از روز
پنکد سستی نرسد بسبب بونہ انیش
خود لاجرم یعنی لابرای نفی
حنبل نیست وجرم بمعنی چارہ است
آن یعنی چارہ از آن نیست ای
ضرور است سلہ نبان بعنی چیز است
در نوشتہ غنچہ وران نگاہ دار
و اہل اقوی گویند سر انبان چست بر
در دہ سر نوشتہ و دیگر چیز بادبان گنند
و بعرب آن را جراب خوانند و شارح
فاضل نیز سر مراد از آن انبان
پوست بود بیہن اینجا بر دو معنی است
لغت ثابت نشود و بعضی از شار
خان ستلہ نامہ نوشتہ اند سہیل ستارہ
یست را طلب بر زمین یمن گر بلند تر
از زمین دیگر آفاہیم ست طلوع
کند و چون طلوع سہیل او را طلوع یمن
شود و لالہ بیت سیم از و سیست بلنا
یعنی ادیم طائفی و یمن ہیدا شود و چون
سفیان چیپا ... بسبب طلوعش
خبر سید بہم ... نداو گم
بر در و بام و دیوار ... ستلہ
و دیوی است سہیل بہم سید ... رنگ و بہ شد
ادیم گویند ... طائفی پوست

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همیگفت یا بُنیّ اِنّک مسئول یوم

ایک عربی رہنے والیکو دیکھا بیٹے کو کہتا تمہارے بیٹے تحقیق تو سوال کیا جائیگا تو اوس

القیامة ماذا اکتسبت و لا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید که

قیامت کے دن کیا چیز کمائی کیا تونے اور نہ کہا جاویگا تو ساتھ کس شخص کے نسبت کیا گیا یعنی تجھ سے پوچھینگے کہ

هنرت چیست نگویند که پدرت کیست **قطعه** جامه کعبه را که می‌بوسند او نه از

ہنر تیرا کیا ہے نہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہے جامہ کعبہ کے جسکو چومتے ہیں وہ نہ

کرم پیله نامی شد با عزیزی نشست روزی چند لاجرم همچو او گرامی شد

ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا دن کتنے ضرور مانند اوسکے بزرگ ہوا

حکایت در تصانیف حکما آورده‌اند که کژدم را ولادت معهود نیست

بیچ کتابوں حکیموں کے لاتے ہیں کہ بچھو کی پیدائش مقرر نہیں ہے

چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش بدرند و راه

جیسا کہ اور جانوروں کی نہیں بلکہ اوجہ ماکے تئین کہاتے ہیں اور پیٹ اسکے کو پہاڑتے ہیں اور راہ جنگل

صحرا گیرند و آن پوستها که در خانهٔ کژدم بینند اثر آنست باری این نکته پیش بزرگی

کی لیتے ہیں اور وہ پوست کہ بیچ گہر بچھو کے دیکھتے ہیں نشان اوسیکا ہے ایکبار یہ نکتہ آگے ایک بزرگ

همیگفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین نتوان

کے کہتا تھا کہا اوسنے دل میرا اوپر سچ ہونے اس بات کے گواہی دیتا ہے اور سوا اس بات کے اور نہیں

بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده‌اند لاجرم در بزرگی

ہوسکتا ہے بیچ حالت چھٹپن کے ساتھ ماں اور باپ کے ایسا معاملہ کیا ہے ضرور بزرگی کے

چنین مقبول و محبوب اند **قطعه** پسری را پدر وصیت کرد کای جوانمرد یاد گیر

ایسے قبول کیے گئے اور دوست ہیں بیٹے کے تئیں باپ نے وصیت کی کہ اے جوانمرد یاد کر

این پند هر که با اهل خود وفا نکند نشود دوست روی دانشمند **مثل**

نصیحت جو کوئی کہ ساتھ صاحب اپنے کے وفا نکرے نہووے دوست سامنے دانا کے

کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی‌آئی گفت تابستانم چه حرمت ست

بچھو کو کہا کیوں بیچ جاڑے کے باہر نہیں آتا ہے تو کہا بیچ گرمیوں کے بیچ کیا عزت ہے

که بزمستان نیز بیرون آیم **حکایت** زنے درویشے حامله بود

کہ بیچ جاڑے کے بھی باہر آدوں میں

ایک فقیر کی جورو حاملہ تھی

مدت حمل بسر آورد و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ
مدت حمل کی بسر لائی فقیر کے تئین تمام عمر لڑکا نہوا تہا کہا اگر اللہ برتر
مرا پسری بخشد جز این خرقہ کہ پوشیدہ دارم ہرچہ در ملک منست ایثار درویشان
میرے تئین بیٹا بخشے سواے اس گدڑی کے کہ پہنے ہوئے ہون جو کچھ کہ بیچ ملک میرے کے ہے تصدق فقیرون کو
کنم اتفاقاً پسر آورد و سفرۂ درویشان بموجب شرط بنہاد و پس از چند سال از سفر شام
کرونگا اتفاقاً بیٹا جنا اور مہمانی فقیرونکی بموجب شرط کے بجا لایا پیچہے کئی برس کے کہ سفر شام سے
باز آمدم بمحلت آن دوست بر گذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان
پہیرا آیا مین بیچ محلے اُس دوست کے گذرا مین اور حقیقت حال اوسکی سے پوچہا مینے کہا بیچ قید خانے
شحنہ در است سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ و خون کسے
کوتوال کے ہے سبب پوچہا مینے کسی نے کہا بیٹے اوسکے نے شراب پی اور تندخوی کی اور خون کسی
ریختہ و از میان گریختہ پدر را بعلت وی سلسلہ در نای ست و بند گران
کا گرایا اور درمیان سے بہاگا باپ کے تئین بسبب اُسکی زنجیر بیچ گردن کے ہے اور قید بہاری
بر پای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عزوجل خواستہ است قطعہ
اور پاؤن ہے کہا مینے اس بلا کے تئین اُسنے ساتہ حاجت کے خدا بزرگ اور برتر سے چاہا ہے
زنان باردار ای مرد ہوشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + ازان بہتر بنزدیک
عورتین حمل رکہنی والی اے مرد ہوشیار جو وقت پیدا ہونے کے سانپ جنین + اُس سے بہتر نزدیک
خردمند + کہ فرزندان ناہموار زایند + حکایت طفل بودم کہ بزرگی را پرسیدم از بلوغ
دانا کی ہے کہ لڑکے نالائق جنین + لڑکا تہا مین کہ ایک بزرگ کو پوچہا مینے بالغ ہونے
گفت در کتب مسطور است کہ سہ نشان دارد یکی پانزدہ سالگی و دوم احتلام
سے کہا بیچ مسطور کے آیا ہے کہ تین نشان رکہتا ہے ایک پندرہ برس کا ہونا اور دوسرا احتلام
و سوم بر آمدن موی پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکہ در رضای خدا
اور تیسرا اُنگے بال آگے کا لیکن حقیقت مین ایک نشان رکہتا ہو اور بس وہ کہ بیچ رضای خدا
عزوجل بیش از آن باشی کہ در بند حظ نفس خویش و ہر کہ درو این صفت موجود
بزرگ اور برتر کی زیادہ اس سے ہے تو کہ بیچ قید خوشی نفس اپنے کی اور جو کوئی کہ بیچ اوسکی یہ صفت موجود
نیست نزد محققان بالغ نشمارندش قطعہ بصورت آدمی شد قطرۂ آب +
نہین ہے نزدیک حقیقت والوں کے بالغ نہ گنین اوسکو ساتہ صورت کے آدمی ہوا قطرہ پانی کا +

ب

که چل روزش قرار اندر رحم ماند + وگر چل ساله را عقل و ادب نیست بتحقیقش نشاید آدمی خواند

کہ چالیس دن اسکو قرار پیٹ میں ملا کرے + اگر چالیس برس والیکو عقل اور ادب نہیں ہے تحقیق اسکو نہ چاہیے آدمی کہنا

قطعه جوانمردی و لطف است آدمیت + همین نقش هیولانی مپندار + هنر باید که صورت

جوانمردی اور پاکیزگی ہے آدمی ہونا + یہی نقش خالی کمال سے مت جان + ہنر چاہیے کہ صورت

میتوان کرد بایوانها در از شنگرف و زنگار + چو انسان را نباشد فضل و احسان + چه

بنائے کریں + اور محلوں کے شنگرف اور زنگار سے + جب انسان کو نہ ہووے بزرگی اور احسان + کیا

فرق از آدمی تا نقش دیوار + بدست آوردن دنیا هنر نیست + یکی را گر توانی دل بدست آر

فرق آدمی سے نقش دیوار تک + ہاتھ لانا دنیا کا ہنر نہیں ہے + ایک کو جو سکے دل ہاتھ میں +

حکایت سالی نزاع میان پیادگان حجاج افتاده بود و داعی در آن سفر هم

ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادوں حاجیوں کے پڑا تھا اور دعا کرنے والا بیچ اس سفر کے بھی

پیاده بود انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم کجاوه نشینی

پیادہ تھا انصاف یہ سر اور منہ پر آپس کے پڑے ہم اور داد لڑائی کی دی میں نے ایک کجاوہ بیٹھنے والے

را دیدم که با عدیل خویش میگفت یا للعجب پیاده عاج چو عرصه شطرنج را بسر میبرد فرزین

کو دیکھا کہ ساتھ برابر اپنے کے کہتا تھا ای عجب پیادہ ہاتھی دانت کا میدان شطرنج کے تئیں آخر لیجاتا ہے

میشود یعنی به از آن میشود که بود و پیادگان حاج بادیه را بسر بردند و بتر شدند

فرزین ہوتا ہے یعنی بہتر اس سے ہوتا ہے کہ تھا اور پیادے حاج کے صحرا کے تئیں آخر لیگئے اور بدتر ہوئے

قطعه از من بگوی حاجی مردم گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستی شتر است

مجھ سے کہہ حاجی آدمی کے آزار دینے والے کو + کہ وہ پوست خلق کا ساتھ آزار کے پھاڑتا ہے + حاجی تو نہیں ہے اونٹ ہے

از برای آنکه + بیچاره خار میخورد و بار میبرد + حکایت مردی را چشم درد خاست پیش

اسواسطے کہ + وہ بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ لیجاتا ہے + ایک مرد بیوقوف کی آنکھ کو درد آیا آگے

بیطاری رفت تا دوا کند بیطار از آنچه در چشم چارپایان میکرد در دیده او کشید کور

ایک سلوتری کے گیا تا دوا کرے سلوتری نے اسمیں سے جو کچھ بیچ آنکھ چارپایوں کے کرتا تھا بیچ آنکھ اسکی کے کھینچا اندھا

شد حکومت پیش داور بردند گفت بر وی هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش بیطار

ہوا جھگڑا آگے حاکم کے لیگئے کہا اوپر اسکے کچھ تاوان نہیں ہے اگر یہ گدھا نہوتا آگے سلوتری کے

نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی هر کنا آزموده را کار بزرگ فرماید

نجاتا مقصد اس بات سے یہ ہے تو کہ جانے تو کہ جو کوئی نا آزمودہ کے تئیں کام بڑا فرماوے

با آنکه ندامت برد نزدیک خردمندان بسخافت رای منسوب گردد قطعہ ہدہد ہوشمند

باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجا نزدیک عقلمندوں کے ساتھ سبکی عقل کی نسبت کیا گیا ہو وہ بندہ دانا روشن

روشن رای + بنظر و پایہ کارہای خطیر + بوریا باف گرچہ بافندہ است + نبرندش بکارگاہ حریر

عقل + کرتے ہیں ... + بوریئے بننے والا اگرچہ بننے والا ہے + نہ لیجاوین اسکو بیچ کارخانہ حریر کے

حکایت یکی از بزرگان ائمہ را پسری وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوق گورش

ایک بزرگ اماموں سے ایک بیٹا مرگیا پوچھا کہ اوپر صندوق قبر اسکی کے

چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت و شرف بیش از آنست کہ روا باشد بر چنین جایگاہ

کیا لکھیں کہا آیتوں قرآن شریف کی عزت بزرگی زیادہ اس سے ہے کہ روا ہووے اوپر ایسی جگہ کے

نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلائق برو گذرند و سگان برو شاشند اگر بضرورت

لکھنا کہ ایک مدت میں گھس جاوے اور خلق اوپر اسکے گذریں اور کتے اوپر اسکے پیشاب کریں اگر ساتھ

چیزی نویسند این بیت کفایت است قطعہ وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ در بستان

ضرورت کے کچھ لکھیں یہ بیت کافی ہے + کیا خوب کہ جس وقت کہ سبزہ بیچ باغ اُسکے +

بدمیدی چہ خوش شدی دل من + بگذر ای دوست تا بوقت بہار + سبزہ بینی

جمتا کیا خوش ہوتا میرا دل + گذر کر تو اے دوست وقت بہار کے + سبزہ دیکھے تو

دمیدہ بر گل من حکایت پارسائی بر یکی از خداوندان نعمت گذر کرد

جما ہوا اوپر مٹی میری کے + ایک پارسا نے اوپر ایک صاحب نعمت کے گذر کیا

کہ بندہ را دست و پای بستہ عقوبت ہمیکرد گفت ای پسر ہمچو تو مخلوقی را

کہ غلام کے تئیں ہاتھ اور پاؤں باندھکے سختی کرتا تھا کہا اے لڑکے مانند تیری ایک خلق کو

خدای عزوجل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بر وی فضیلت دادہ شکر نعمت

خدائے بزرگ اور برتر نے قیدی حکم تیرے کا کیا ہے اور تجھکو اوپر اسکے بزرگی دی ہوئی شکر نعمت

باریتعالی بجا آر و چندین جفای بر وی مپسند نباید کہ فردای قیامت بہ از تو باشد

خدائے برتر کا بجا لا اور اتنا ظلم اوپر اسکے مت پسند کر نہ چاہیے کہ کل قیامت کے دن بہتر تجھسے ہووے

و شرمساری بری مثنوی بر بندہ مگیر خشم بسیار + جورش مکن و دلش میازار +

اور شرمساری لیجائے تو + اور پر غلام کے مت کر غصہ بہت + ظلم اسپر مت کر اور دل اسکا مت آزردہ کر

او را تو بدہ درم خریدی + آخر نہ بقدرت آفریدی + این حکم و

اسکو دس درم سے خرید کیا تو نے + آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تو نے + یہ حکم اور

یعنی نظر فارسی و بکون ... عمیق ... منسوب ...

لفظ عاری ... گردون ... تعجب ...

استعجاب ... آہ و چہ خوش است

... گوی ... واہ ... درس نظام

... بمعنی از ... گاہ ...

سوم ... کہ ... مقصود ... اہل

نوشتہ ... آنکہ ... ایست ... گرفت

یعنی بروقت و ... اینست گفت

گذشت و آنکہ ... شرح این بیت

یعنی اگر در بستان و ... نہ شدی غافل

... یعنی آن ... خلاصہ

نشاید ... سیاق و سیاق کلام ...

از منقول ... بگذر ای دوست

... منفی از ... الیقین

سوم ... تا ... ملک

... و قول ...

... ہست ... اوار

... استفہام

عمل ... ملک

... بان ... جزو

نسبت ... مثل

... زبان ... فرس

... مبالغہ ... شود

شرح

غرور و خشمت تا چند ہست از تو بزرگتر خداوند + ای خواجہ ارسلان و آغوش +

غرور اور غصہ کب تک ہے تجھسے بزرگ زیادہ وہ صاحب + اے صاحب چاکر کے اور غلام +

فرماندۂ خود مکن فراموش + در خبر ست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین

حکم دینیوالا اپنا مت کر بھلا + بیچ حدیث کے ہے سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر اونکے اور سلام کہ کہا بڑی

حسرتی در روز قیامت آن بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار

حسرتوں سے دن قیامت کے وہ ہوگی کہ بندہ نیک بخت بیچ بہشت کے لیجائیں اور صاحب

فاسق را بدوزخ + قطعہ + بر غلامی کہ طوع خدمت تست + خشم بیحد مران و طیرہ

بدکار کو بیچ دوزخ کے + اوپر اس غلام کے کہ اطاعت کرنیوالا خدمت تیری کا ہے + غصہ بیحد مت چلا اور

مگیر + کہ فضیحت بود بروز شمار + بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر + حکایت سالی از

مت بگاڑ کہ خواری ہووے بیچ روز قیامت کے غلام چھوٹا اور صاحب بیچ زنجیر کے + ایک سال

بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیان پر خطر جوانی بدرقہ ہمراہ ما شد سپر باز چرخ

بلخ بامیان مجھے سفر تھا اور راہ بیچ ڈاکوؤں کے خطر تھا ایک جوان نگہبان ہمراہ میرے ہوا ڈھال والا تیر کا

انداز سلحشور بیش زور کہ بدہ مرد کمان او زہ کردندی و زور آوران روی زمین

کمان بھاری کھینچنے والا ہتھیار اگر زیادہ سیکھا زور کے ساتھ دس مرد کمان اسکی چلہ کرتے اور زور

پشت او بر زمین نیاوردندی ولیکن چنانکہ دانی متنعم بود و سایہ پروردہ نہ جہاندیدہ

پشت اسکی اوپر زمین کے نہ لگا سکتے لیکن جیسا کہ جانتا ہے تو دولتمند تھا اور سایہ کا پلا ہوا تھا نہ دیکھا ہوا

و نہ سفر کردہ رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیدہ و برق شمشیر سواران ندیدہ

اور نہ سفر کیا ہوا آواز نقارے دلاوروں کی بیچ کان اسکے نہ پہنچی اور چمک تلوار سواروں کی نہ دیکھی

شعر نیفتادہ در دست دشمن اسیر + بگردش نباریدہ باران تیر + اتفاقاً من و این

نہ پڑا بیچ ہاتھ دشمن کے قید + گرد اسکے نہ برسا مینہ تیر کا + اتفاقاً میں اور یہ

جوان ہر دو در پی ہم دوان ہر آن دیوار قدیمش کہ پیش آمدی بقوت بازو بیفکندی

جوان دونوں پیچھے آپس کے دوڑنیوالے جو دیوار پرانی اسکے آگے آتی ساتھ قوت بازو کے گراتا

و ہر درخت عظیم کہ دیدی بزور سر پنجہ برکندی و تفاخر کنان گفتی بیت

اور درخت بڑا جو دیکھتا ساتھ قوت زور کے اکھیڑتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا + بیت

پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سرپنجۂ مردان بیند

ہاتھی کہاں تو کہ مونڈھا اور ہاتھ پہلوانوں کا دیکھے + شیر کہاں تو کہ ہتھیلی اور پنجہ مردوں کا دیکھے +

گرد و قصد ما کرد از پس سنگی سر بر آوردند و آهنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل دیگری

کہ دو ہمدرد پیچھے سے ایک پتھر کے سر برلائے اور قصد قتل کرنے ہمارا لگا کیا بیچ ہاتھ ایک کے لکڑی اور بغل میں دوسرے کے

کلوخی جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد بیت بیار آنچہ داری از مردی و زور + کہ

ڈھیلا جوان کو کہا بیٹھے کیوں تو ہاتھ ڈھیل کرتا ہے کہ دشمن آئے + جو کچھ کہ رکھتا ہے تو مردی اور زور سے +

دشمن بپای خود آمد بگور + تیر و کمان دیدم از دست جوان افتادہ و لرزہ بر استخوان

کہ دشمن ساتھ پاؤں اپنے کے آیا گور میں + تیر اور کمان کے تئیں دیکھا بیچ ہاتھ جوان کے گرا اور کانپا اور ہڈی کے پڑا

نہ ہر کہ موی شگافد بہ تیر جوشن خای + بروز حملہ جنگ آوران بدارد پای

نہ جو کوئی بال چیرے ساتھ تیر جوشن کاٹنے والے کے + روز جیسے لڑائی لانیوالوں کے رکھے قدم

چارہ جز آن ندیدیم کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم و جان بسلامت بدر آوردیم

تدبیر سوائے اسکے نہ دیکھی ہم نے کہ اسباب اور ہتھیار اور کپڑے چھوڑ کے بیٹھے اور ساتھ سلامتی کے باہر لائے ہم

قطعہ بکارہای گران مرد کاردیدہ فرست + کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند + جوان

ساتھ کاموں بھاری کے مرد کام دیدہ بھیج + کہ شیر مست کو لاوے بیچ خم کمند کے + جوان

اگرچہ قوی یال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف

اگرچہ زور آور اور ہاتھی تن ہووے + بیچ لڑائی دشمن کے اسکا وحشت سے ٹوٹے پیوند + لڑائی آگے لڑائی

آزمودہ معلوم است + چنانچہ مسئلہ شرع پیش دانشمند حکایت توانگرزادہ را دیدم

آزمودہ کے معلوم ہے + جیسا کہ مسئلہ شرع کا آگے عالم کے + ایک توانگرزادے کے تئیں دیکھا میں نے

کہ بر سر گور پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوق تربت پدر ما

کہ اوپر سر قبر باپ کے بیٹھا ہوا اور ساتھ فقیر بچے کے جھگڑا ملایا کہ صندوق قبر باپ ہمارے کا

سنگینست و کتابہ رنگین و فرش رخام انداختہ و خشت پیروزہ در وساختہ بگور پدرت

سنگین ہے اور کتابہ رنگین اور فرش سنگ سفید کا ڈالا ہوا اور اینٹ فیروزہ کی بیچ اسکے بنائی گئی قبر باپ تیرے کی

چہ ماند خشتی دو فراہم نہادہ و مشتی دو خاک بر و پاشیدہ درویش پسر این بشنید و گفت تا پدرت

کیا مانند اگر دو اینٹ آپس میں رکھی اور ایک دو مٹھی خاک کی اوپر اسکے چھڑکی فقیر لڑکے نے یہ سنا اور کہا تو باپ تیرا

در زیر آن سنگہای گران بر خود بجنبید پدر من بہشت رسیدہ بود خر کہ بروی

نیچے تیمور ان بھاری پتھروں کے جنبش کرے باپ میرا بیچ بہشت کے پہونچا ہوگا گدھا کہ اسپر

کمتر بار بی شک آسودہ تر کند رفتار + قطعہ مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید

کمتر بار ہے بیشک آسودہ زیادہ کرے چلنا + مرد فقیر کہ بوجھ ستم فاقہ کا کھینچا +

بدر مرگ بهانه کم بسیار آید و آنکه در دولت و نعمت و آسانی زیست مردنش
اوس دروازے موت کی تحقیق کہ تھوڑا آدمی اور وہ کہ بیچ دولت اور نعمت اور آرام کے جیا ہے مرنا اوسکو
زین همه شک نیست که دشوار آید بهم حال اسیر بندی یکچند به که خوشتر زان
ان سب سے شک نہیں ہے کہ مشکل آوے ہر حال میں وہ قیدی قید سے چھوٹے خوش زیادہ اسکو جان
امیری که گرفتار آید. حکایت بزرگی را پرسیدم از معنی این حدیث اعدی عدوک
امیر سے کہ پکڑا آوے + ایک بزرگ سے میں نے پوچھا معنی اس حدیث کے دشمن زیادہ تر دشمنوں سے تیرا
نفسک التی بین جنبیک گفت بحکم آنکه هر آن دشمنی که با وی احسان کنی دوست
نفس تیرا ہے کہ درمیان دونوں پہلو تیرے کے ہے + کہا موافق اس بات کے کہ وہ دشمن کہ ساتھ اوسکے احسان کرے تو
گردد مگر نفس را چندانکه مدارا بیش کنی مخالفت زیاده کند. قطعه فرشته خوی
دوست ہووے مگر نفس کو جتنا کہ تواضع زیادہ کرے تو دشمنی زیادہ کرے — فرشتہ خو
شود آدمی بکم خوردن + وگر خورد چو بهایم بیفتد چو جماد + مراد هر که برآری مطیع امر
ہووے ساتھ کم کھانے کے + اور اگر کھاوے مانند جانوروں کی گر جاوے مانند پتھر بیجان کی + مراد جس شخص کی بر لاوے تو فرمانبردار
تو گشت + خلاف نفس که فرمان دهد چو یافت مراد. جدال سعدی با مدعی
تیرا ہوا برخلاف نفس کے کہ حکم دیوے جب پاوے مراد + لڑائی سعدی کی ساتھ ایک مدعی کے
در بیان توانگری و درویشی. یکی در صورت درویشان نه بر صفت ایشان
بیچ بیان امیری اور فقیری کے — ایک شخص اوپر صورت فقیروں کے نہ اوپر صفت اونکی کے
در محفلی دیدم نشسته و شنعتی در پیوسته و دفتر شکایت باز کرده و ذم توانگران آغاز کرده
بیچ ایک محفل کے دیکھا میں نے بیٹھا ہوا اور بدگوئی میں لگا ہوا اور دفتر شکایت کا کھولا ہوا اور برائی امیروں کی شروع کی ہوئی
سخن بدینجا رسانیده که درویش را دست قدرت بسته است و توانگر را پای ارادت شکسته. فرد کریمان را
بات یہاں تک پہنچائی کہ فقیر کے ہاتھ مقدور کا بندھا ہے اور امیروں کا پاؤں خواہش کا ٹوٹا + سخی لوگوں کو
بدست اندر درم نیست + خداوندان نعمت را کرم نیست + مرا که پرورده نعمت بزرگانم
ہاتھ میں پیسا نہیں ہے + صاحبوں نعمت کو بخشش نہیں ہے + مجھ کو کہ پلا ہوا نعمت بزرگوں کا ہوں
این سخن سخت آمد گفتم ای یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیره گوشه نشینان و مقصد زائران
یہ بات سخت آئی کہا میں نے اے یار دولتمند آمدنی غریبوں کی ہیں اور ذخیرہ کونے میں بیٹھنے والوں کے اور مقصد زیارت
و کهف مسافران و متحمل بار گران از بهر راحت دگران دست تناول
کرنے والوں کے اور غار آرام مسافروں کی اور اٹھانے والے بوجھ بھاری کے واسطے آرام اوروں کے ہاتھ کھانے کا

بطعام انگه برند که متعلقان و زیردستان بخورند فضلهٔ مکارم ایشان بارامل

اور کہانے کے اوس وقت لیجاتے ہیں کہ متعلق اور زیردست کہا لیں اور خوردہ بخشش اونہوں کا ساتھ بیوہ عورتوں کے

و پیران و اقارب و جیران رسد قطعه توانگران را وقفست و نذر و مهمانی زکوة

اور بڈہوں اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچتا ہے دولتمندوں کو ہیں وقف ہے اور نذر اور مہمانی + زکواۃ

و فطره و اعتاق و هدی و قربانی + تو کی بدولت ایشان رسی که نتوانی + جز این دو

اور صدقہ فطر اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی + تو کب برابر دولت اونہوں کی پہنچے تو کہ نہ سکے تو + سوا ان

رکعت و آنهم بصد پریشانی + اگر قدرت جود است و اگر قوت سجود توانگران را بهتر

دو رکعت نماز کے اور وہ بھی ساتھ سو پریشانی کے + اگر قدرت بخشش کی ہے اور اگر قوت سجدہ کی دولتمندوں کو بہتر

میسر شود که مال مزکی دارند و جامه پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت طاعت

میسر ہوتا ہے کہ مال زکوۃ دیا ہوا رکہتے ہیں اور لباس پاکیزہ اور اسباب گہر نگاہ رکہا گیا اور دل فارغ اور قوت طاعت کی

در لقمهٔ لطیف است و صحت عبادت در کسوت نظیف پیداست که از معدهٔ

بیچ لقمہ لطیف کے ہے اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ پیٹ

خالی چه قوت آید و از دست تهی چه مروت و از پای تشنه چه سیر و از دست گرسنه

خالی سے کیا قوت آوے اور ہاتھ خالی سے کیا مروت اور پیر تشنہ سے کیا سیر اور ہاتھ بہوکے سے

چه خیر قطعه شب پراگنده خسبد آنکه پدید + نبود وجه بامدادانش + مور گرد آورد

کیا خیرات + رات کو پراگندہ سوتا وہ شخص کہ ظاہر + نہووے روزی صبح کی اوسکو + چیونٹی جمع لاوے

بتابستان + تا فراغت بود زمستانش + فراغت با فاقه نپیوندد و جمعیت در

بیچ گرمیوں کے + تب فراغت ہو جاڑے میں اوسکو + فراغت ساتھ ناقوتی نہ ملے اور خاطر جمع بیچ

تنگدستی صورت نبندد یکی تحریمهٔ عشا بسته و دیگری منتظر عشا نشسته هرگز این

مفلسی کی صورت نہ باندہے ایک نے نیت نماز سونیکی کی اور دوسرا انتظار روٹی رات کا بیٹھا ہرگز

بدان کی ماند بیت خداوند مکنت بحق مشتغل + پراگنده روزی پراگنده دل

یہ اوس کے کب مانند ہووے + صاحب مال کا ساتھ خدا کے مشغول + پریشان روزی پریشان دل

پس عبادت ایشان بقبول نزدیکتر است که جمعند و حاضر نه پریشان و پراگنده

پس عبادت انکی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ جمع ہیں اور حاضر نہ پریشان اور پراگندہ

خاطر اسباب معیشت ساخته و باوراد عبادت پرداخته عرب گوید

خاطر اسباب زندگانی کا کیا اور ساتھ وظیفے عبادت کے مشغول ہووے عرب کہتا ہے

[Marginal notes, partly legible:]
بخیر ... اوقات ... ایشان ... از ارامل ... زنان بے شوہر ... شتر ... مقصد ... تونگران ... مفلسان ... زکوۃ ... فطرہ ... آزاد ... صدقہ عید ... قربانی ... منتظر ... عشا ... نماز ... مال ... ادا کرده ... پاکیزه ... بالفتح ... متاع ... عرض ... حسب ... نزدیکتر ...

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الفَقرِ المُکِبِّ وَجِوَارِ مَن لَا یُحِبُّ در خبرست اَلفَقرُ

پناہ چاہتا ہوں میں طرف اللہ کی اُس محتاج سے کہ اوپر زمین کے اوندھا کر دیوے اللہ اور ہمسایگی سے اُس شخص کی کہ نہ دوست رکھے اور خبر میں ہے

سَوَادُ الوَجہِ فِی الدَّارَینِ گفت این شنیدی و آن نشنیدی که فرمود

فقیری ہے روسیاہی بیچ دو جہان کے + کہا یہ سنا تو نے اور وہ نہ سنا تو نے کہ فرمایا ہے

اَلفَقرُ فَخرِی گفتم که خاموش که اشارت سید عالم علیه السلام بفقر

فقیری ہے فخر میرا کہا میں نے چپ رہ کہ اشارہ سید عالم کا اوپر اونکے سلام ہو جیو ساتھ فقر

طایفه ایست که مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا نه اینان که خرقه ابرار

اس گروہ کے ہے کہ مرد میدان رضا کے ہیں اور بیچ تیر قضا کے نہ یہ لوگ کہ گدڑی بزرگوں کی

پوشند و لقمه ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ در باطن هیچ بی

پہنیں اور نسخہ روزی کا بیچیں + اے طبل بلند آواز بیچ باطن کے خالی + بے توشہ

توشه چه تدبیر کنی وقت بسیچ + روی طمع از خلق بپیچ ار مردی + تسبیح

کیا نہ پھیر کریگا تو وقت مرنے کے + منہ طمع کا خلقت سے پھیر اگر مرد ہے تو + تسبیح

هزار دانه بر دست مپیچ + درویش بی معرفت نیارامد تا کارش بکفر انجامد

ہزار دانہ کی اوپر ہاتھ کے ست پھیر + فقیر بغیر معرفت کے نہ آرام کرے تا کام اسکا بیچ کفر کے نہ ملے

کَادَ الفَقرُ اَن یَّکُونَ کُفرًا که نشاید جز بوجود نعمت برهنه را پوشیدن یا

کہ نزدیک ہے فقیری کہ ہووے کفر کہ نہیں چاہیے سوا ساتھ ہونے نعمت کے ایک ننگے کے تئیں پہنانا یا

در استخلاص گرفتاری کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبه ایشان که رساند و ید

بیچ چھڑانے ایک گرفتار کے کوشش کرنا اور بیٹوں جنس ہمارے کے تئیں بیچ مرتبے اُنہوں کے کون پہونچاوے اور ہاتھ

علیا بید سفلی چه ماند نبینی که حق جل شانه در محکم تنزیل از نعیم اهل بهشت

اوپر کا تو نیچے کے کیا مانند ہووے نہیں دیکھتا ہے تو کہ خدائے بزرگ ہے تعریف اسکی بیچ آیات قرآن کے

خبر میدهد اُولٰئِکَ لَهُم رِزقٌ مَعلُومٌ بیت تشنگان را نماید اندر

خبر دیتا ہے وہ لوگ ہیں واسطے اُنکے رزق ہے معلوم + پیاسوں کے تئیں دکھلائی دیتا ہے بیچ خواب کے

خواب + همه عالم بچشم چشمه آب + حالی که من این سخن بگفتم عنان

تمام عالم بیچ آنکھ کے چشمہ پانی کا + جس وقت میں نے یہ بات کہی باگ

طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید و

طاقت فقیر کی ہاتھ برداشت سے گئی تلوار زبان کی کھینچی اور

و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جهانیده و گفت چندان مبالغت

اور گھوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا اور کہا اتنا مبالغہ

در وصف ایشان بکردی و سخنهای پریشان بگفتی که وهم تصور کند که تریاقند

بیچ وصف اونہوں کے کیا تو نے اور باتین پریشان کہیں تو نے کہ وہم خیال کرتا ہے کہ زہر مہرہ ہین

یا کلید خزانه ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال و نعمت و

یا کنجی خانہ روزی کے قوم تکبر کرنے والی مغرور عجب کرنیوالے نفرت کرنیوالے شغل کرنیوالی مال اور نعمت کی اور

مفتتن جاه و ثروت که سخن نگویند الا بسفاهت و نظر نکنند الا بکراهت علما

فریفتہ مرتبے اور دولت کے بات نکہیں مگر ساتھ بیکی عقل کے اور نظر نہ کریں لیکن ساتھ کراہت کے عالموں کو

را بگدایی منسوب کنند و فقرا را به بیسر و پائی طعنه زنند بعلت مالیکه دارند و

ساتھ گدائی کی نسبت کریں اور فقیروں کی تئیں ساتھ بے سر و پائی کی طعنہ ماریں بسبب مال کہ رکھتے ہیں اور

عزت و جاهیکه دارند برتر از همه نشینند نه آن در سر دارند که سر بکسی بر دارند

عزت اور مرتبہ کہ رکھتے ہیں برتر سب سے بیٹھیں نہ وہ بات بیچ سر کے رکھتے ہیں کہ سر طرف کسیکی اوٹھاویں

بیخبر از قول حکما که گفته اند هر که بطاعت از دیگران کم ست و بنعمت بیش

بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کوئی بیچ عبادت کے اوروں سے کم ہے اور بیچ نعمت کے زیادہ

بصورت توانگر ست و بمعنی درویش بیت گر بی هنر بمال کند کبر بر

ظاہر مین دولتمند ہے اور باطن مین درویش + اگر بے ہنر ساتھ مال کے کرے تکبر اوپر

حکیم + کون خرش شمار اگر گاو عنبر ست + گفتم مذمت اینان روا مدار

حلیم کے + کون خر اوسکو جان اگرچہ گاو عنبر ہے + کہا مین نے مذمت اونہونکی روا مت رکھتا

که خداوند کرم اند گفت غلط گفتی که بندهٔ درم اند چه فایده که چون ابر

کہ صاحب بخشش کے ہین کہا غلط کہا تو نے کہ بندے درم کے ہین کیا فائدہ کہ مانند بدلی

آذر اند و نمی بارند و چشمهٔ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکب

آذر کی ہین اور نہیں برستے اور چشمہ آفتاب کے ہین اور اوپر کسی کے نہیں چمکتے ہین اور اوپر سواری

استطاعت سوارند و نمیرانند و قدمی بهر خدا ننهند و درمی بی

مقدور کے سوار ہین اور نہیں دوڑاتے اور ایک قدم واسطے خدا کے نہیں رکھتے اور ایک درم بے

منّ و اذی ندهند مال بمشقت فراهم آرند و بخست نگهدارند

احسان اور اذیت کے نہیں دیتے مال کو ساتھ مشقت کے جمع لاویں اور ساتھ خست کے نگاہ رکھیں

وصحبت بگذارند چنانکه بزرگان گفته اند سیم بخیل از خاک وقتی برآید کوی
اور ساتھ حسرت کے چھوڑ دیتے ہیں جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے چاندی بخیل کی خاک سے اُس وقت نکلے کہ وہ بیچ
خاک رود + شعر برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد + دگر کس آید و بی رنج و سعی بردارد
خاک کے جائے + ساتھ رنج اور کوشش کے کوئی نعمت ہاتھ کو نہ دوے + اور کوئی آدمی آوے اور بغیر رنج اور کوشش
+ جواب گفتش بر بخل خداوندان نعمت و قوت نیافته الا بعلت گدائی
کے اوٹھاوے + جواب کہا بیٹے اُسکو اور بخل صاحبوں نعمت کو وقوف نپایا اونے لیکن بسبب گدا کے
وگرنه هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست گدا داند که ممسک
دگر نہ جو کوئی طمع ایک طرف رکھے کریم اور خسیس اُسکو معلوم ہو کسوٹی جانے کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے کہ بخیل
کیست گفتا بتجربت آن میگویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان شدید را
کون ہے کہا ساتھ آزمایش اُسکی کے کہتا ہوں میں کہ عزیزوں کو اوپر دروازے کے رکھیں اور غلیظوں سخت کے تئیں
برگمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینه صالحان و اهل تمیز نهند و
مقرر کریں تو دخل عزیزوں کو نہ دیں اور ہاتھ ظلم کا اوپر سینہ نیکوں کے اور اہل تمیز کے رکھیں اور
گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشد بیت آنرا که عقل و همت و
کہیں کہ کوئی اوس جگہ نہیں ہے اور حقیقت میں سچ کہا ہووے + اُسکے تئیں کہ عقل اور ہمت اور
تدبیر و رای نیست + خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست + گفتم بعذر آنکه
تدبیر اور سوچ نہیں + خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گھر میں نہیں ہے + کہا میں نے پیچھے اُسکی کہ
از دست متوقعان بجان آمده اند و از رقعه گدایان بفغان و محال عقل است
ہاتھ امیدواروں سے جان سے تنگ آئے ہیں اور رقعہ فقیروں سے بیچ شور کے اور محال عقل ہے
که اگر ریگ بیابان در شود چشم گدایان پر شود شعر دیدهٔ اهل طمع
کہ اگر ریت جنگل کی موتی ہو جاوے اور آنکھ فقیروں کی بھری ہووے + دیدہ اہل طمع کا
به نعمت دنیا + پر نشود همچنان که چاه بشبنم + هر کجا سختی دیده تلخی کشیده را
ساتھ نعمت دنیا کے + بھرا نہ ہووے جیسا کہ کنواں اوس سے + جہاں کہیں سختی دیکھی ہوئی اور تلخی کھینچے ہوئے کے تئیں
بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد و از عقوبت
دیکھے تو اپنے تئیں ساتھ حرص کے بیچ کاموں خوفناک کے ڈالے اور پرہیزی اُسکی سے نہ پرہیز کرے اور عذاب
ایزد نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را اگر کلوخی بر سر آید
اسکے سے نہ ہراس کرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے + کتے کے تئیں اگر ڈھیلا اوپر سر کے آوے

رشادی بر جهد کان استخوانست + اگر نعشی دو کس بر دوش گیرند

خوشی سے اوچھلے کہ وہ ہڈی ہے + اگر ایک نعش دو آدمی اوپر کندھے کے لیوین

لئیم الطبع پندارد که خوانیست + اما صاحب دنیا که بعین عنایت حق

کمینی طبیعت والا معلوم کرے کہ خوان ہے + لیکن دولتمند کہ ساتھ بخشش خدا کے

ملحوظ است و بحلال از حرام محفوظ من همان انگار که تقریر این سخن نگفتم

ملاحظہ کیا گیا ہے اور بسبب حلال کے حرام سے پناہ کیا گیا ہے میں وہی معلوم کر کہ تقریر اس بات کی نکہی ہے اور

بیان و برهان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم که هرگز دیدی دست دغایی

بیان اور دلیل نہ لایا ہوں انصاف تجھ سے امید رکھتا ہوں کہ ہرگز دیکھا تو نے ہاتھ ایک دغاباز کا

بر کتف بسته یا بینوایی بزندان درنشسته یا پرده معصومی دریده یا کفی از

اوپر مونڈھے کے بندھا یا ایک مفلس بیچ قیدخانے کے بیٹھا یا پردہ ایک معصوم کا پھٹا ہوا یا ہاتھ

معصم بریده الا بعلت درویشی شیرمردان را بحکم ضرورت در نقبها گرفته

پہنچے سے کٹا ہوا مگر بسبب فقیری کی شیر مردوں کے تئیں ساتھ حکم ضرورت کی بیچ سندوں کی پکڑا ہے

و کعبها سفته و محتملست آنکه یکی را از درویشان نفس اماره مرادی طلب کند چون

اور ٹخنے چھیدے ہوئے اور احتمال یہ ہے کہ ایک کے درویشوں میں سے نفس حکم دینے والا مراد طلب کرے جب

قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد که بطن و فرج توامند یعنی دو فرزند

قوت نگاہ رکھنے اسکے کی نہو وے ساتھ گناہ کرنیکے گرفتار ہووے کہ پیٹ اور فرج دو بچے ایک

یک شکم اندادام که این یکی بر جالیست این دیگر بر پا شنیده ام که درویشی را

پیٹ کے ہیں جب تک کہ یہ ایک اوپر جگہ کے ہے یہ دوسرا قائم سنا ہے میں نے کہ فقیر کو ساتھ

با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگساری بود گفت ای

ایک جوان خوبصورت کے اوپر ایک بدی کے دیکھا باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجاوے دہشت سنگساری کی تھی کہا اے

مسلمانان قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم لا رهبانیة

مسلمانوں قوت نہیں رکھتا ہوں کہ جورو کروں اور طاقت نہیں کہ صبر کیا کروں نہیں ہے رہبانیت

فی الاسلام و از جمله مواجب سکون و جمعیت درون که توانگران را

بیچ اسلام کے اور تمام موجبات صبر سے اور جمعیت دلی سے کہ امیروں کے تئیں

میسر میشود یکی آنکه هر شب صنمی در برگیرند و هر روز بدو جوانی

نصیب ہوتی ہے یہ ہے کہ ہر رات کو ایک معشوق بیچ بغل کے لیں اور ہر روز شروع جوانی کا

از سر گیرند کہ صبح تابان را دست انصباحت و بر دل سرو خرامان را پای

سر سے لیتے ہیں کہ صبح تابان کے تئیں ہاتھ خوبصورتی اسکی سے اور بر دل کی اور سرو خرامان کے تئیں پاؤں

از خجالت او در گل بیت سر انگشتہا چون عزیزال فروبردہ چنگ + سر انگشتہا

شرمندگی اسکی سے بیچ چہلے کے + بیچ خون عاشقوں کے نیچے لیکنے چنگل کی + سر انگلیوں کے

کردہ عناب رنگ + محال ست کہ باحسن طلعت او کرد مناہی گرد دیا زاہی پی

کیئے ہوئے عناب کے سے رنگت + مشکل ہے کہ ساتھ خوبی صورت اسکی کے گرد گناہوں پھرے یا عقل تباہ

کرند شعر دلیکہ حور بہشتی ربود و لیغما کرد + کے التفات کند بر بتان یغمائے

ہونیکی مار ی + وہ دل کہ حور بہشتی کے لیگیا اور لوٹا کیا + کب مہربانی کرے اوپر معشوقان یغما کے +

شعر مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مَا اشْتَہیٰ رُطَبٌ + یُغْنِیْہِ ذٰلِکَ

وہ شخص کہ ہووے روبرو اسکے ہر قدر کہ چاہیئے خرما تر + بے پرواہ کرتا ہے اُسکی تئیں وہ

عَنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ + اغلب تہیدستاں دامن عصمت بمعصیت آلائید

خرما پتھر مارنے انگور سے + اکثر مفلس دامن پاکیزگی کا ساتھ گناہ کے آلودہ کرتے ہیں

و گرسنگان نان ربایند بیت چون سگ درندہ گوشت یافت نپرسد

اور بھوکے روٹی لیجاتے ہیں + جب کتے پھاڑنے والے نے گوشت پایا نہ پوچھا +

کیں شتر صالح ست یا خر دجال + چہ مایہ مستوران بعلت درویشی در عین

کہ یہ اونٹنی حضرت صالح کی ہے یا گدہا دجال کا + کس واسطے کہ اکثر عورتوں پاکدامن بسبب فقیری کے بیچ

فساد او فتادہ اند و عرض گرامی بباد زشت نامی بردادہ فرد با گرسنگی قوت

نہایت فساد کے پڑے ہیں اور آبرو بزرگ تئیں ساتھ ہوا بدنامی کے برباد دیا + ساتھ بھوک کے طاقت

پرہیز نماند + افلاس عنان از کف تقوی بستاند + آنکہ گفتی در بروی مسکینان

پرہیزگاری کی نرہے + مفلسی باگ ہاتھ پرہیزگاری سے لیجاوے + وہ کہ کہا تو نے دروازہ اوپر منہ غریبوں کے

بستند حاتم طائی کہ بیابان نشین بود اگر شہری بودی از جوش گدایان بیچارہ

باندہیں حاتم طائی کہ جنگل کا بیٹھنے والا تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تو زیادتی فقیروں سے بیچارہ

شدی و جامہ بر پارہ کردندی چنانکہ در طیبات آمدہ است شعر در من منگر

ہوتا اور کپڑے اوپر اوسکے ٹکڑے کرتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کی آیا ہے + بیچ میرے مت دیکھ

دیگران چشم ندارند + کز دست گدایاں نتوان کرد ثوابے + گفتا نہ کہ من بر

تو اور امید نہ رکھیں + کہ ہاتھ فقیروں سے نہ سکے کرنا ایک اجر + کہا نہ کہ میں اوپر

حال ایشان رحمت نیاورم گفتم نہ کہ بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین گفتار

حال اونہوں کے رحمت لیتا ہوں میں کہ نہیں یہیں کہ اوپر مال انہوں کے افسوس کہاتا ہی تو ہم بیچ اس گفتگو کے

و هر دو بهم گرفتار هر بیدقی که براندی بدفع آن کوشیدمی و هر شاهی که بخواندی

اور دونوں آپس میں گرفتار جو پیادہ کہ دوڑاتا تہا میں اسکے دفع کرنے کے کوشش کرتا میں اور جو بادشاہ کہ بلاتا تہا

بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسهٔ همت درباخت و تیر جعبهٔ حجت همه بینداخت

ساتھ وزیر کے چھپاتا تہا میں یہاں تک کہ نقد تہیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کے سب ڈالے

قطعه هان تا سپر نیفگنی از حملهٔ فصیح + کو را جزین مبالغهٔ مستعار نیست + دین

خبردار سپر نہ ڈالے تو حملے فصاحت کرنیوالے سے + کہ اسکو نہیں سوا مبالغہ مانگے ہوئی کے نہیں ہے + دین

ورز و معرفت که سخندان سجع گوی + بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا مقفا کہنے والا ہاوپر دروازے کے ہتہیار رکھتا ہے اور کوئی بیچ قلعہ کے نہیں +

تا عاقبة الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیهده

آخر کو دلیل اسکو نرہی ذلیل اسکو کیا میں نے ہاتھ ظلم کا بڑہاتا گیا اور بیہودہ

گفتن آغاز و سنت جاهلان است که چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسلهٔ خصومت

کہنا شروع اور طریقہ جاہلوں کا ہے کہ جب بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز ہوں زنجیر دشمنی کی

بجنبانند چون آزر بت تراش که بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیت

ہلاوین جب آزر بت کا تراشنے والا بیچ حجت کے ساتھ بیٹے کے برابر نہوا واسطے لڑائی کے اوٹھا

لئن لم تنته لارجمنک دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش گرفتم

تحقیق اگر باز نہ آویگا تو البتہ سنگسار کرونگا میں تجکو + گالی مجکو دی برا اسکو کہا میں نے گریبان میرا پہاڑا ٹہوڑی اسکی پکڑی میں نے

قطعه او در من و من در او فتاده + خلق از پی ما دوان و خندان + انگشت

وہ بیچ میرے اور میں بیچ اسکی پڑا + خلق پیچھے ہمارے دوڑنیوالی اور ہنسنے والی + اور انگلی

تعجب جهانی از گفت و شنید ما بدندان + القصه مرافعهٔ این سخن پیش قاضی

تعجب ایک جہان کی گفتگو ہماری سے بیچ دانتوں کے + آخر کو رفع کرنا اس بات کا آگے قاضی کے

بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان

لیگئے ہم اور ساتھ حکم دینے صاحب کے انصاف پر راضی ہوئے ہم تو حاکم مسلمانوں کا ایک صلح ڈہونڈے اور درمیان

توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید

امیروں اور فقیروں کے کچھ فرق کہے قاضی نے جب حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سنی

بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای که توانگران را ثنا

سر بیچ فکر کے لیگیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اوٹھایا اور کہا اے کہ امیروں کے تئین تعریف

گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گل است خار است و با خمر خمار است

کہی تو نے اور اوپر فقیروں کے ظلم روا رکہا تو نے جان کہ جسجگہ پہول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب کے نشہ ہے

و بر سر گنج مار است و آنجا که در شاهوار است نهنگ مردم خوار است لذت عیش

اور اوپر سانپ خزانے کے ہے اور اسجگہ کہ موتی شاہوار ہے مگر آدمی کہانیوالا جانور ہے لذت عیش

دنیا را لدغه اجل در پی است و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش بیت جور

دنیا کے تئین ڈنگ موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کے تئین دیوار مکروہات کی آگے + ظلم

دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست + گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهم اند +

دشمن کا کیا کرے اگر نہ کہینچے طالب دوست کا + خزانہ اور سانپ اور پہول اور کانٹا اور غم اور خوشی بہم ہین +

نظر نکنی در بستان که بید مشک است و چوب خشک همچنین در زمره توانگران شاکر اند

نظر نہیں کرتا ہے تو بیچ باغ کے کہ بید مشک ہے اور لکڑی خشک ایسے ہی بیچ گروہ دولتمندوں کے شکر کرنیوالے ہیں

و کفور و در حلقه درویشان صابرند و ضجور شعر اگر ژاله هر قطره در شدی + چو

اور کفر کرنیوالے اور بیچ حلقہ فقیروں کے صبر کرنیوالے ہین اور دلتنگ + اگر اولے ہر قطرہ موتی ہوتا + مانند

خرمهره بازار ازو پر شدی + مقربان حضرت جل و علا توانگرانند درویش سیرت

کوڑیوں کی بازار اوس سے بہرا ہوتا + نزدیک رہنیوالے حضرت بزرگ اور برتر کے دولتمند ہین درویش خصلت

و درویشانند توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش خورد و بهین

اور درویش ہین توانگر ہمت اور بہتر امیروں مین وہ ہے کہ غم فقیر کا کہاتے اور بہتر

درویشان آنکه کم توانگران گیرد و من یتوکل علی الله فهو حسبه پس

فقیروں کا وہ ہے کہ کم دولتمند سے لے اور جو شخص کرتا ہے توکل اوپر اللہ کے پس وہ کافی ہے اسکو پس منہ

عتاب از من بجانب درویش کرد و گفتا ای که گفتی توانگران مشتغل اند

غصے کا مجہسے طرف فقیر کی کیا اور کہا یہ کہ کہا تو نے دولتمند مشغول ہیں کار دنیا مین

و ساهی و مست ملاهی نعم طائفه هستند برین صفت که بیان کردی

اور بہولے ہوئے اور مست بازیوں کی ہیں ہے ایک گروہ ہین اوپر اس صفت کے کہ بیان کیا تو نے

قاصر همت و کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند و ندهند و اگر

چہوٹی ہمت اور کفر کرنیوالے نعمت کے کہ لیجاتے ہین اور رکہیں اور نکہاوین اور ندین اور اگر

بمثل باران نبارد و یا طوفان جهان را برد وار دو باعتماد بکنت خویش از محنت

ساتھ مثل کے باران نہ برسے اور یا طوفان جہان کو اوٹھا لیجاے ساتھ اعتبار مال اپنے کے محنت

درویش نپرسند و از خدای نترسند و گویند شعر گر از نیستی دیگری شد هلاک

فقیر سے نہ پوچھیں اور خدا سے نہ ڈریں اور کہیں اگر نیستی سے دوسرا ہوا ہلاک

ترا هست بط را ز طوفان چه باک شعر و راکبات تیاقا فی هوادجها

تیرے تئین ہے بط کو طوفان سے کیا دہشت اور بہت عورتیں سوار اونٹنیاں بیچ ہودجون کے

لم یلتفتن الی من غاص فی الکثب فرد و نان چو گلیم خویش بیرون

التفات نہیں کرتی ہیں طرف اس شخص کی کہ جاتا ہے ریگ میں کمینے جو کملی اپنی باہر

برند گویند چه غم گر همه عالم مردند قومی بدین نمط که شنیدی و طائفه خوان

لیگئے کہیں کیا غم جو کل عالم مرا ایک قوم ساتھ اس طرح کے کہ سنا تونے اور ایک گروہ خوان

نعمت نهاده و دست کرم کشاده طالب نام اند و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت

نعمت کا رکھا اور ہاتھ کرم کا کھولا چاہنے والے نام کے ہیں اور مغفرت کے اور صاحب دنیا اور آخرت کے

چون بندگان حضرت پادشاه عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمه انام حامی

جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ صاحب علم عدل کرنیوالا مدد پایا گیا مالک لگاموں خلق کا حمایت کرنیوالا

ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا و الدین

سرحدوں اسلام کا وارث ملک سلیمان کا عادل زیادہ بادشاہوں ہاتھ فتح پایا گیا دنیا اور دین کا

اتابک ابوبکر بن سعد زنگی ادام الله ایامه و نصر اعلامه

اتالیق یعنی ادب دینے والا اتابک ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ زمانہ اسکا اور مدد دیوے نشانوں اسکے کو

قطعه پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند که دست جود تو با خاندان آدم کرد

باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کرم نہ کرے کہ ہاتھ بخشش تیری نے ساتھ گھرانے آدم کے کیا

خدای خواست که بر عالمی ببخشاید ترا برحمت خود پادشاه عالم کرد قاضی

خدا نے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے تیرے تئین ساتھ رحمت اپنی کے بادشاہ عالم کا کیا قاضی نے

چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس اسپ مبالغت در گذرانید

جب یہ بات نہایت کو پہونچائی اور حد قیاس ہماری سے گھوڑا مبالغہ کا گذرانا

بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی در گذشتیم و بعد از مجازا طریق

موافق حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذری تھی اس سے درگذرے ہم اور بعد عفو کرنے راہ

مدارا گرفتیم و سرتدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر و روے ہم دادیم و ختم

صلح کی لی ہمنے اور سر ساتھ بدلا لینے کے اور پر قدم آپس میں کہا ہمنے اور بوسہ دیے سر اور منہ ایک دوسرے کے اور ختم

سخن برین دو بیت کردیم **قطعہ** مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش

بات کا اوپر اس دو بیت کی کیا ہمنے مت کر گردش زمانہ سے گلہ اے فقیر

کہ تیرہ بختی اگر ہمبرین نسق مردی + توانگرا چو دل و دست کامرانیت ہست

کہ کمبخت ہے تو اگر بھی اسیطرح سے مرا تو + اے دولتمند اگر دل اور ہاتھ تیرا مقصد در ہے

بخور بہ بخش کہ دنیا و آخرت بردی **باب ہشتم در آداب صحبت**

کھا بخشش کر کہ دنیا اور آخرت لیگیا تو + باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

حکمت مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر کردن مال عاقلے را

مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کی ایک عاقل کے تئین

پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت

پوچھا نیکبخت کون ہے اور بدبخت کیا ہے کہا نیک بخت وہ کہ کھایا اور لویا اور بدبخت

آنکہ مرد و ہشت **شعر** مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد + کہ در عمر بتحصیل مال کرد و

وہ ہے کہ مرا اور چھوڑ گیا + مت کر نماز اوپر اوسکے کہ جس نے کچھ نہ کیا۔ کہ عمر بیچ خیال تحصیل مال کے کیا اور

نخورد + **حکمت** موسی علیہ السلام قارون را نصیحت کرد احسن کما

نہ کھایا + موسی علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی نیکی کر جیسا کہ نیکی

احسن اللہ الیک نشنید عاقبتش شنیدی **قطعہ** آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندو

کی اللہ نے طرف تیری + نہ سنا انجام اوسکا سنا تو نے + اوس شخص نے کہ ساتھ درم اور دینار کے نیکی نہ جمع کی +

سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد + خواہی کہ متمتع شوی از دنیا و عقبی + با خلق

سر آخر کو بیچ خیال درم اور دینار کے کیا + چاہتا ہے تو کہ فائدہ کیا گیا ہووے تو دنیا اور عقبی سے + ساتھ خلق کے

کرم کن چو خدا با تو کرم کرد + عرب گوید جُد ولا تمنن فانّ الفائدۃ

کرم کر جیسے خدا نے ساتھ تیرے کرم کیا + عرب کہتا ہے بخشش کر اور مت احسان کر اسواسطے کہ تحقیق فائدہ

الیک عائد یعنی بخشش و منت منہ کہ نفع آن بتو باز میگردد **قطعہ**

تیری طرف پھرنے والا ہے یعنی بخشش ہو اور احسان مت رکھ کہ نفع اسکا طرف تیری پھرنے والا ہوتا ہے۔

درخت کرم ہر کجا بیخ کرد + گذشت از فلک بیخ بالائی او + گر امید داری

درخت کرم کے نے جہان کہیں جڑ کی + گذری فلک سے جڑ اور قد اوسکا + اگر امید رکھے تو

قطعہ شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر + ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت + منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی

شکر خدا کا کر کہ توفیق کیطرف گیا ہوا تو ساتہہ خیر کے + انعام اور بزرگی اوسکی سے نہ معطل چہوڑا تجہکو + احسان مت رکہہ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہے تو +

منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت + **حکمت** دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی

احسان جان اُس سے کہ بیچ خدمت کے رکہا تجہکو + دو شخص رنج بیہودہ لیجاتے ہیں اور کوشش

بیفائدہ کردند یکی آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد **مثنوی**

بیفائدہ کرین ایک وہ کہ جمع کیا اور نہ کہایا اور دوسرا وہ کہ سیکہا اور نہ کیا +

علم چندانکہ بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + نہ محقق بود نہ دانشمند +

علم کہ زیادہ پڑہا ہے تو نے + جب عمل تجہہ مین نہین ہے نادان ہے تو + محقق ہووے نہ دانشمند

چارپای برو کتابی چند **حکمت** علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا

ایک جانور او سپر کتابین کتنی + علم واسطے دین پالنے کے ہے نہ واسطے دنیا

خوردن **شعر** ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت + خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

کہانے کے + جس نے کہ پرہیز اور علم اور زہد بیچا + ایک کہلیان جمع کیا اور صاف جلایا

بیت عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دار است یُہدی بِہ وَ ہُوَ لَا یَہتَدی

عالم ناپرہیزگار اندہا مشعلچی ہے + راہ دکہلائی جاتی ہے ساتہہ اسکے اور وہ راہ نہین پاتا ہے

بیفائدہ ہر کہ عمر درباخت + چیزی نخرید و زر بینداخت + ملک از خردمندان

بیفائدہ کہ جس نے عمر کہوی + کچہہ نہ خریدا اور زر ڈالا + بادشاہ داناؤں سے

جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد پادشاہان بنصیحت خردمندان

صورت پکڑے اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاوے بادشاہ ساتہہ نصیحت عقلمندوں کے

محتاج ترانڈ کہ خردمندان بقربت پادشاہان **قطعہ** پند اگر بشنوی ای پادشاہ

محتاج زیادہ ہین کہ عقلمند ساتہہ نزدیکی پادشاہوں کے + نصیحت اگر سُنے تو اے بادشاہ

در ہمہ دفتر بہ ازین پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچہ عمل کار خردمند نیست

بیچ تمام دفتر کے بہتر اس سے نصیحت نہین ہے + سوا عقلمند کے مت فرما کام + اگرچہ کام عقلمند کا نہین ہے

حکمت سہ چیز از سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بی بحث و ملک بے سیاست

تین چیزین تین چیزوں سے قائم نہین رہتی ہین مال بے سوداگری کی اور علم بے بحث اور ملک بے دہشت

قطعه وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول آوری دلی +
ایکوقت ساتھ لطف کے اور تواضع اور مروت کے کہہ + یقین ہے کہ بیچ کمند قبول کے لاوے تو دل +
وقتی بقهر گوی که صد کوزهٔ نبات + گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی حکمت رحم
ایکوقت ساتھ غصہ کی کہے کہ سو کوزہ مصری کا + کبھی کبھی ایسا نہیں کام کرتا آوے کہ پھل اندرائن کا + رحم
آوردن بر بدان ستمست بر نیکان عفو کردن از ظالمان جورست بر درویشان خبیث
لانا اوپر بدوں کے ظلم ہے اوپر نیکوں کے اور بخشنا ظالموں کا جور ہے اوپر فقیروں کے + خبیث کے
را چو تعهد کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی + پند بر دوستی بادشاهان
تئیں جب خبرداری اور سرفراز کریگا تو + ساتھ دولت تیری کے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کے + اور پر دوستی بادشاہوں کے
اعتماد نباید کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالی مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد
اعتبار نہ چاہیے کیا اور اوپر آواز اچھے لڑکوں کی کہ وہ ساتھ ایک خیال کے تبدیل ہوتا ہے اور یہ ساتھ ایک خواب کے تغیر ہوتے
شعر معشوق هزار دوست را دل ندهی + ور میدهی آن دل بجدایی بنهی + پند هر آن سری که
معشوق ہزار دوست کو تئیں دل نہ دیوے + اگر دیتا ہے تو وہ دل اوپر جدائی کے رکھ تو - وہ بھید کہ
داری با دوست در میان منه اگرچه دوست مخلص باشد چه دانی که وقتی دشمن
رکھتا ہے تو ساتھ دوست کے درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست خالص ہو کیا جانے تو کہ کسی وقت دشمن
گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد که وقتی دوست گردد و چند رازی که
ہووے اور کوئی آزار کہ سکے تو دشمن کو مت پہنچا کہ شاید کسی وقت دوست ہووے + وہ بھید کہ
پنهان خواهی باکس در میان منه و اگرچه دوست باشد که مر آن دوست را نیز دوستان
پوشیدہ رکھا چاہے تو ساتھ کسی کے درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست ہو کہ خالص اس دوست کے تئیں بھی
باشند همچنین مسلسل قطعه خامشی به که ضمیر دل خویش + باکسی گفتن و
دوست ہوویں اور اسیطرح مسلسل چپ رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنے کے + ساتھ کسی کے کہنا اور
گفتن که مگوی + ای سلیم آب ز سرچشمه ببند + که چو پر شد نتوان بستن جوی فرد
کہنا کہ مت کہہ + اے سادہ دل پانی سرچشمے سے باندہ + کہ جب پر ہو گئی باندہ نہ سکے دریا کا
سخنی در نهان نباید گفت + که بر انجمن نشاید گفت حکمت دشمن ضعیف که در طاعت
بات بیچ پوشیدگی کی نہ چاہیے کہنا + کہ وہ بات برملا نہ چاہیے کہنا + دشمن کمزور کہ بیچ فرمانبرداری کے
آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دوستی دوستان
آوے اور دوستی ظاہر کرے مقصود اسکا سوا اسکے نہیں ہے کہ دشمن زور آور ہووے اور کہا ہے اوپر دوستی دوستوں کے

اعتماد نیست بر تملق دشمنان چہ ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمار د بدان ماند کہ

اعتبار نہیں ہے تو سابہ خوشامد دشمنوں کی اگر جو کوئی کہ دشمن کو چھوٹا حقیر گنے ساتھہ اسکی تشابہ ہے

آتش اندک را مہمل بگذارد قطعہ امروز بکش کہ میتوان کشت + کآتش چو بلند شد

کہ آگ تہوڑی کو بیکار چھوڑ دیتا ہے + آج کے دن مار ڈال جو کہ تو مار ڈال سکتا ہے + کہ آگ جو بلند ہووے

جہان سوخت + مگذار کہ زہ کند کمان را + دشمن کہ بہ تیر میتوان دوخت +

جہان کو جلا دے + مت چھوڑ کہ زہ کرے کمان کو + دشمن کو ساتھہ تیر کے سکیے سینا +

حکمت سخن در میان دو دشمن چنان گوی کہ اگر دوست گردند شرمزدہ نباشی

بات درمیان دو دشمن کے ایسی کہہ تو اگر دوست ہووین شرمزدہ نہ ہووے تو +

ابیات میان دو تن جنگ چون آتش ست + سخن چین بدبخت ہیزم کش ست +

درمیان دو آدمیوں کے لڑائی مانند آگ کی ہے + بات لگانیوالا بدبخت لکڑی ڈالنیوالا ہے +

کنند این و آن خوش دگر بارہ دل + وی اندر میان کوربخت و خجل + میان دو کس

کرین یہ اور وہ خوش دوسری بار دل + وہ درمیان مین کوربخت اور شرمندہ + درمیان دو آدمی

آتش افروختن + نہ عقل ست و خود در میان سوختن قطعہ در سخن با دوستان آہستہ

کے آگ روشن کرنا + نہیں عقل ہے اور آپ درمیان جلنا + بیچ سخن کے ساتھہ دوستونکے آہستہ

باش + تا ندارد دشمن خونخوار گوش پیش دیوار آنچہ گوئی ہوشدار + تا نباشد در پس

رہ + تو کہ نہ رکھے دشمن خونخوار کان + آگے دیوار کے جو کچھ کہے تو ہوش رکھہ + تو نہووے پیچھے

دیوار گوش حکمت ہر کہ با دشمنان صلح کند سر آزار دوستان خواہد شعر بشو ای خرد مند

دیوار کے کان + جو کہ ساتھہ دشمنوں کے صلح کرتا ہے خیال آزار دوستونکی رکھتا ہے + دہوای دانا

ز اند و ست و ست کہ با دشمنان بود ہم نشست پند چون در امضای کاری

اُس دوست سے ہاتھہ + کہ ساتھہ دشمنوں کے ہووے ہم نشست + جب بیچ جاری کرنی کسی کام کے

متردد باشی آن طرف اختیار کن کہ بی آزار تو بر آید شعر با مردم سہل گوی دشوار مگوی

متردد ہووے تو وہ طرف اختیار کر کہ بے آزار تیرے بر آوے + ساتھہ آدمی نرم کے والیکی سخت مت کہہ

با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی حکمت تا کار بزر برمی آید جان در خطر افگندن نشاید عرب گوید

ساتھہ اُسکے کہ در وازہ صلح کا مارے لڑائی مت ڈھونڈہ + جبتک کام ساتھہ زر کے نکلتا ہے جان کو بیچ خطر کے ڈالنا نچاہئے عرب کہتا ہے

آخر الحیل السیف شعر چو دست از ہمہ حیلتی در گسست + حلال ست بردن بشمشیر دست حکمت

آخر حیلوں کے ہے تلوار + جب ہاتھہ تمام حیلوں سے ٹوٹا + حلال ہے لیجانا ساتھہ تلوار کے ہاتھہ

بعجز دشمن رحمت مکن که اگر قادر شود بر تو نبخشاید بیت دشمن چو بینی ناتوان لاف از

مانند عاجزی دشمن کی رحمت مت کر کہ اگر قادر ہووے اوپر تیرے نہ بخشش کرے + دشمن کو جو دیکھو تو ناتوان لاف

بروت خود مزن + مغزیست در هر استخوان مردیست در هر پیرهن حکمت هر که بدی را

مت اپنی مونچھ پر مت مار + ایک مغز ہے بیچ ہر ہڈی کی ایک مرد ہے بیچ ہر لباس کی + جو کوئی ایک برے کے تئیں

بکشد خلق را از بلای وی برهاند و ویرا از عذاب خدای قطعه پسندیدست بخشایش ولیکن

مارے خلق کو تئیں آزار اسکے سے چھڑائے اور اوسکو تئیں عذاب خدا سے + پسندیدہ ہے بخشش اور لیکن

منه بر ریش خلق آزار مرهم + ندانست آنکه رحمت کرد بر مار + که آن ظلمست بر فرزند آدم

مت رکھو اوپر زخم خلق آزار کے مرہم + نہ جانا اوسنے کہ رحمت کی اوپر سانپ کے - کہ وہ ظلم ہے اوپر اولاد آدم کے

حکمت نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست که بخلاف آن کار کنی که عین

نصیحت دشمن سے قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا روا ہے کہ برخلاف اسکے کام کرے تو کہ نہایت

صوابست مثنوی حذر کن زآنچه دشمن گوید آن کن + که بر زانو زنی دست تغابن +

صواب ہے + پرہیز کر اس بات سے کہ دشمن کہے وہ کر + کہ اوپر زانو کے مارے تو ہاتھ افسوس کا +

گرت راهی نماید راست چون تیر + ازآن برگرد و راه دست چپ گیر حکمت خشم بیش

اگر تجھکو ایک راہ دکھلاوے سیدھی مانند تیر کی + اس سے پھر اور راہ بائیں ہاتھ کی لے غصہ زیادہ

از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد چندان درشتی مکن که از

حد سے لینا وحشت لاوے اور لطف بیوقت کا ہیبت لیجاوے نہ اتنی سختی کر کہ

تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر ابیات درشتی و نرمی بهم در به است

تجھسے آسودہ ہوں اور نہ اتنی نرمی کہ تجھپر دلیر + سختی اور نرمی آپس میں بہتر ہے

چو فاصد که جراح و مرهم نه است + درشتی نگیرد خردمند بیش + نه سستی که

مانند فصد کرنیوالے کی کہ زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنے والا ہے + سختی نہ پکڑے دانا زیادہ + نہ سستی کہ

نازل کند قدر خویش + نه مر خویشتن را فزونی دهد + نه یکبار تن در

کم کرے قدر اپنی + نہ خاص کر اپنے تئیں زیادتی رکھے + نہ ایکبارگی تن بیچ

ذلت ده نظم جوانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم ده پیرانه یک پند + بگفتا

ذلت کے دے + ایک جوان نے ساتھ باپ کے کہا اے دانا + میرے تئیں تعلیم دے بڈھوں کیطرح ایک نصیحت + کہا

نیکمردی کن نه چندان + که گردد چیره گرگ تیز دندان حکمت دو کس دشمن

نیکمردی کر نہ اتنی + کہ ہووے غالب بھیڑیا تیز دانت + دو آدمی دشمن

ملک و دین ندبادشاہ بحلیم و زاہد بعلیم شعر بر سر ملک مباد آن ملک فرمانده + که خدا را

ملک اور دین کے ہین بادشاہ سے تحمل اور زاہد سے علم + اور پر ملک مت ہووے وہ بادشاہ حکم دینے والا + کہ خدا کی تئین

نبود بنده فرمانبردار بپند بادشاه را باید تا حدی خشم بر بندگان راند که دوستانرا

نہووے بندہ حکم کا اوٹھانے والا + بادشاہ کو تئین چاہیئے کہ وہانتک غصہ اوپر بندوں کے چلاوے کہ دوستونکے تئین

اعتماد بماند آتش خشم اول در خداوند خشم افتد پس آنگه زبانه بخصم رسد یا نرسد

اعتماد رہے آگ غصے کی پہلے بیچ صاحب غصے کی پڑتی ہے پس اسوقت شعلہ طرف دشمن کے پہونچے یا نہ پہونچے

مثنوی نشاید بنی آدم خاک زاد + که در سر کند کبر و تندی و باد + ترا با چنین

نہیں چاہیئے اولاد آدم خاک کی پیدائش کو + کہ بیچ سر کے کرے غرور اور غصہ اور ہوا + تیرے تئین ساتھ ایسے

تندی و سرکشی + نه پندارم از خاکی از آتشی + قطعه در خاک بیلقان برسیدم

غصہ اور زبردستی + نہیں جانتا ہوں میں مٹی ہے تو یا آگ ہے + بیچ شہر بیلقان کے پہنچا میں پاس

بعابدی + گفتم مرا تربیت از جهل پاک کن + گفتا برو چو خاک تحمل کن ای پسر

ایک عابد کے + کہا میں نے میرے تئین ساتھ تربیت کے جہالت سے پاک کر دکھا جا مانند خاک کی تحمل کر اے لڑکے

یا هرچه خوانده همه در زیر خاک کن حکمت بدخوی بدست دشمنی گرفتار است که هرجا که

یا جو کچھ پڑھا ہے تو نے سب نیچے خاک کے کر + بدخو بیچ ہاتھ ایک دشمن کی گرفتار ہے کہ جہان کہین

رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد بیت اگر ز دست جفا بر فلک بد خوی +

کہ جاوے چنگل عذاب اسکے سے رہائی نپاوے + اگر ہاتھ ظلم سے اوپر آسمان کی جاوے بدخوی

ز دست خوی بد خویش در بلا باشد نصیحت چون ببینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاد

ہاتھ بدخوی اپنی سے بیچ بلا کے ہووے + جب دیکھے تو بیچ سپاہ دشمن کے تفرقہ پڑا

تو جمع باش و اگر جمعشوند از پریشانی اندیشه کن قطعه برو با دوستان آسوده

تو جمع رہ اور اگر جمع ہووین پریشانی اونکی سے اندیشہ کر + جا پاس دوستوں کے آسودہ

بنشین + چو بینی درمیان دشمنان جنگ + وگر بینی که باهم یکزبانند + کمانرا زه کن

بیٹھ + جب دیکھے تو درمیان دشمنوں کے لڑائی + اگر دیکھے تو کہ آپسمین یکزبان ہین + کمان کو تانت کر

و بر باره بر سنگ + دشمنی چون از همه حیلتی فرو ماند سلسله دوستی جنباند آنگه بدوستی کارهای

اور اوپر قلعہ کے پتھر + دشمن جب تمام حیلوں سے عاجز ہے زنجیر دوستی کی ہلاوے اسوقت ساتھ دوستی کی کام

کند که هیچ دشمن نتواند سر مار بر دست دشمن کوب که از احدی الحسنیین

ایسا کرے کہ کوئی دشمن نہ سکے سر سانپ کا اوپر ہاتھ دشمن کے ٹھوک کہ ایک دو نیکیوں سے

خالی نباشد اگر این غالب آید مار گشتی وگر آن دشمن رستی **فرد** بروز معرکه ایمن

خالی نہووے اگر یہ غالب آیا سانپ مارا تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو + روز معرکہ کے بے خوف

مشو از خصم ضعیف + که مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت **نصیحت** خبری که

نہو دشمن ضعیف سے + کہ مغز شیر کا نکالے جب دل جان سے اٹھایا + جس خبر کو کہ

دانی که دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد **فرد** بلبلا مژده بهار

جانے تو اس کو آزار دے تو خاموش رہ تو دوسرا لاوے + اے بلبل خوشخبری بہار کی

بیار + خبر بد ببوم باز گذار + **نکته** پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان مگر

لا + خبر بری ساتھ الو نحس کے چھوڑ + بادشاہ کی نیکی اور چوری کسی کے واقف مت کر مگر

انکه که بر قبول کلی واثق باشی وگرنه در هلاک خود سعی میکنی **مثنوی** بسیج

اسوقت کہ اوپر قبول تمام کے مضبوط ہووے تو اور جو نہیں ہے مرنے اپنی کے سعی کرتا ہے + قصد

سخن گفتن انگاه کن + که بینی که در کار گیرد سخن + کمال ست در نفس انسان سخن +

بات کہنے کا اسوقت کر + کہ دیکھے تو بیچ کام کے لے بات + کمال ہے بیچ ذات انسان کے بات +

تو خود را بگفتار ناقص مکن **پند** هر که نصیحت خودرائی میکند او خود به نصیحت

تو اپنے تئیں ساتھ باتوں کے ناقص مت کر + جو کوئی کہ نصیحت بیخبر اور بے راہ کو کرتا ہے + وہ آپ نصیحت

کسی محتاج ست **پند** فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام رزق

کسی کا محتاج ہے + فریب دشمن کا مت کھا اور غرور تعریف کرنیوالے کا مت لے کہ یہ جال مکر کا

نهاده است و آن دامن طمع کشاده **پند** احمق را ستائش خوش آید چون

رکھا ہوا ہے اور وہ دامن طمع کا کھولے ہوئے + احمق کے تئیں تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے مانند

لاشه که در کعبش دمی فربه نماید **قطعه** الا تا نشنوی مدح سخنگوی + که اندک

ایک گدھے کی کہ بیچ نلی اوسکی کی پھونکیں تو موٹا نظر آدے + خبردار ہو کہ نہ سنے مدح بات کہنے والی کی + کہ تھوڑی

مایه نفعی ز تو دارد + اگر روزی مرادش بر نیاری + دو صد چندان عیوبت

پونجی نفع کی تجھسے رکھتا ہی + اگر ایکدن مراد اوسکی نہ نکالے تو + دو سو کتنے عیب تیرے

بر شمارد + **حکمت** متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد **شعر**

گنے + کلام کرنیوالے کے تئیں جب تک کوئی عیب نہ پکڑے بات اوسکی صلاحیت نہ قبول کرے

مشو غره بر حسن گفتار خویش + به تحسین نادان و پندار خویش **حکمت** همه کس را

مت ہو مغرور اوپر خوبی باتوں اپنی کے + ساتھ تعریف نادان اور دانست اپنی کے + سب کے تئیں

عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال **نظم** یکی جہود و مسلمانی مناظرہ کردند +
عقل اپنی کمال معلوم ہووے اور بیٹا اپنا بیچ خوبصورتی کے + ایک کافر اور مسلمان لڑائی کرتے تھے
چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم + بطیرہ گفت مسلمان گرین قبالہ من + درست
ایسا کہ ہنسی نے لیا لڑائی انہوں سے مجکو + ساتھہ غصے کے کہا مسلمان نے اگر یہ قبالہ میرا + درست
نیست خدایا جہود میرانم + جہود گفت بتوریت میخورم سوگند + اگر خلاف بود
نہیں ہے اے خدا کافر مرون میں + کافر نے کہا ساتھہ کتاب توریت کی کہاتا ہوں میں سوگند + اگر خلاف ہووے
ہمچو تو مسلمانم + گراز بسیط زمین عقل منعدم گردد + بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم
مانند تیری مسلمان ہوں میں + اگرچہ اوپر ساری زمین سے عقل ناپیدا ہووے + اور اپنے گمان نہ لیجاوے کوئی آدمی کہ نادان ہوں میں
حکمت دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مرداری بہم بسر نبرند حریص
دس آدمی اوپر دسترخوان کے کہا لیں اور دو کتے اوپر ایک مردار کے آپس میں نہ لیجاویں حرص کرنے والا
بجہانی گرسنہ است و قانع بنانی سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ
ساتھہ ایک جہان کے بھوکا ہے اور صبر کرنیوالا ساتھہ ایک روٹی کی سیر حکیموں نے کہا ہے ایک فقر ساتھہ قناعت کے بہتر
از توانگری ببضاعت **شعر** رودۂ تنگ بیک نان ہی پر گردد + نعمت روی
ایک دولتمند با اسباب سے + معدہ تنگ ساتھہ ایک روٹی خالی کے بہرا ہووے + نعمت روی
زمین پر نکند دیدۂ تنگ **شنوی** پدر چون دور عمرش منقضی گشت +
زمین کی پر نکرے دیدہ چھوٹا + باپ جب زمانہ عمر اوسکی کا گذرا
مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت + کہ شہوت آتشست از وی بپرہیز + بخود بر آتش
میرے تئیں یہ ایک نصیحت کی اور گذرا + کہ شہوت آگ ہے اس سے پرہیز کر + اوپر اپنے آگ
دوزخ مکن تیز + در آن آتش نداری طاقت سوز + بصبر آبی برین آتش زن امروز
دوزخ کی مت کر تیز + تم اس آگ کی نہیں رکہتا ہے تو طاقت جلنے کی + ساتھہ صبر کی پانی اوپر اس آگ کے مار آج کے دن
پند ہر کہ در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند **شعر** بداختر
جو کوئی کہ بیچ حال توانائی کے نیکی نکرے بیچ وقت ناتوانی کے سختی دیکھے + بداختر
تر از مردم آزار نیست + کہ روز مصیبت کسش یار نیست **حکمت** ہر چہ زود
زیادہ آدمی کو آزار دینے والے سے نہیں ہے + کہ دن مصیبت کے کوئی اوسکا یار نہیں ہے - جو کچھہ جلدی
برآید دیر نپاید **قطعہ** خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند + بچہل سال کاسۂ چینی
پیدا ہو دیر نہ قائم ہو + خاک پورب کی سنا ہے میں نے کہ کرتے ہیں + چالیس برس میں ایک پیالہ چینی کا

صد بروزی کنند در مروشت + لاجرم قیمتش همی بینی قطعه مرغک از بیضه برون

سوا ایکدن مین بناوین ہیچ مروشت کی + ضرور قیمت اسکی دیکھتا ہے تو مرغ کا بچہ انڈے سے باہر

آید و روزی طلبد + آدمی زاده ندارد خبر و عقل و تمیز + آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید

آوے اور روزی مانگے + آدمی کا بچہ نہ رکھے خبر اور عقل اور تمیز + وہ کہ یکایک ایسا کسی ہوا کسی چیز کو نہ پہنچا

وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز + آبگینه همه جا یابی از آن قدرش نیست لعل دشوار

اور یہ ساتھ عزت اور فضل کے گذرا سب چیز سے + آئینہ سب جگہ پاوے تو اس سبب سے بیقدر ہے لعل مشکل

بدست آید از آنست عزیز حکمت کارها بصبر برآید و مستعجل بسر در آید مثنوی

ہاتھ میں آوے اس سبب سے ہے عزیز + سب کام صبر سے نکلیں اور جلدی کرنیوالا سر کے بل گرے

بچشم خویشتن دیدم در بیابان + که آهسته سبق برد از شتابان + سمند بادپا از

آنکھ اپنی سے دیکھا ہم نے بیچ جنگل کے + کہ آہستہ سبقت لیگیا دوڑ نیوالے سے + گھوڑا ہوا کی سی قدم کا

تک فرو ماند + شتربان همچنان آهسته میراند + نادان را به از خاموشی نیست و گر این

عاجز رہا + اونٹ کا نگہبان وہی آہستہ چلاتا تھا۔ نادان کے تئیں بہتر خاموشی سے نہیں ہے اور اگر یہ

بدانستی نادان نبودی قطعه چون نداری کمال فضل آن به + که زبان در دهان نگهداری

جانتا نادان نہوتا + اگر نہ رکھے تو کمال فضل وہ بہتر + کہ زبان کو بیچ منہہ کے نگاہ رکھے تو +

آدمی را زبان فضیحه کند + جوز بی مغز را سبکساری ابیات خری را ابلهی تعلیم میداد + برو بر صرف

آدمی کو زبان رسوا کرے + اخروٹ بیمغز کے تئیں ہلکا پن + ایک گدہے کے تئیں ایک احمق تعلیم دیتا تھا + اوپر اسکے خرچ

کرده سعی دائم + حکیمی گفتش ای نادان چه کوشی + درین سودا بترس از لوم لائم + نیاموزد

کرتا کوشش ہمیشہ + ایک دانا نے کہا اسکو اے نادان کیا کوشش کرتا ہے تو + بیچ اس خیال کے ڈر لعنت کرنیوالے سے + نہ سیکھے

بهائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاموز از بهائم + مثنوی هر که تامل نکند در جواب

جانور تجھ سے بات + تو خاموشی سیکھ جانوروں سے جو کوئی تعقل نکرے بیچ جواب کے +

بیشتر آید سخنش ناصواب + یا سخن آرای چو مردم بهوش + یا بنشین همچو بهائم خموش

اکثر آوے بات اسکی نالائق + یا بات آراستہ کر مانند آدمیوں کی ساتھ ہوش کے + یا بیٹھ مانند جانوروں کی چپ +

پند هر که با داناتر از خود جدل کند تا بدانند که داناست بدانند که نادانست فرد

جو شخص کہ ساتھ دانا زیادہ اپنے سے لڑائی کرے تا جانیں کہ دانا ہے جانیں کہ نادان ہے۔

چون در آید مه از توئی بسخن + گرچه به دانی اعتراض مکن حکمت هر که با بدان نشیند نیکوئی نبیند

جب آدمی بڑا تجھ سے بیچ کلام کے + اگرچہ بہتر جانے تو اعتراض مت کر + جو کوئی ساتھ بدوں کے بیٹھے نیکی نہ دیکھے

پند مردمان را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشان را رسوا کنی و خود را بی اعتبار

آدمی کو چھپا ہوا عیب ظاہر مت کر کہ ان کو رسوا کرے اور اپنے تئیں بے اعتبار

پند ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند و تخم نفشاند زنبور بی عسل

جسنے کہ علم پڑھا اور عمل نہ کیا مثل اُسکے ہے کہ بیل چلا آئے اور دانہ نہ بکھیرے تن بے دل سے

طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت

طاعت نہ آوے اور پوست بے مغز اس بضاعت کے تئیں نہیں لائق ہے نہ جو کوئی بیچ لڑائی کے چالاک بیچ معاملہ

درست بسی قامت خوش کہ زیر چادر باشد چون باز کنی مادر مادر باشد

کے درست بہت قد اچھا کہ نیچے چادر کے ہووے جب کہ کھولے تو نانی ماں کی ہووے

حکمت اگر شبہا ہمہ شب قدر بودی شب قدر بے قدر بودی شعر گر سنگ ہمہ لعل بدخشان

اگر سب راتیں شب قدر ہوتیں شب قدر بے قدر ہوتی + اگر سب پتھر لعل بدخشان کے

بودی پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت نہ ہر کہ بصورت نکوست

ہوتے + پس قیمت لعل اور پتھر کی یکسان ہوتی + نہ جو کوئی صورت میں نیک ہے

سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نہ پوست قطعہ توان شناخت بیک روز

خصلت اچھی بیچ اُسکے ہے کام باطن رکھتا ہے نہ ظاہر + سکتے پہچاننا ایکدن بیچ

در شمائل مرد + کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم + ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ

صورت آدمی کی + کہ کہاں تک اُسکا پہنچا ہے مرتبہ علم کا + ولیکن باطن اُسکے سے بیخوف مت ہو

مشو + کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم پند ہر کہ با بزرگان ستیزد خون خود

مت ہو + کہ برائی ذات کی نہیں ہوتی برسوں میں معلوم + جو کوئی ساتھ بزرگوں کے لڑے خون اپنا

میریزد قطعہ خویشتن را بزرگ پنداری + راست گفتند یکدو بیند لوچ + زود بینی

گراتا ہے + اپنے تئیں بزرگ جانتا ہے تو + سچ کہتے ہیں ایک کو دو دیکھتا ہے بھینگا + جلدی دیکھیگا

شکستہ پیشانی + تو کہ بازی کنی با قوچ حکمت پنجہ با شیر انداختن و مشت بر

تو شکستہ پیشانی + تو کہ کھیلتا ہے تو سرے مینڈھے کے + پنجہ ساتھ شیر کے ڈالنا اور ہتھی لگانا اوپر

شمشیر زدن کار خردمندان نیست جنگ و زور آوری مکن با مست پیش سرپنجہ

تلوار کے مارنا کام عقلمندوں کا نہیں ہے + لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتھ مست کے + آگے زبردست کے پنجہ

دست ضعیفی کہ بقوی دلاوری کند یار دشمن است در ہلاک خویش قطعہ سایہ پرورد

ہاتھ جو بوڑھا کہ ساتھ زبردست کے بہادری کرے یار دشمن کا ہی بیچ ہلاک اپنے کے + سایہ کے پلی ہوئے تئیں

چه طاقت آن + که رود با مبارزان قتال + سست بازو بجهل میفگند پنجه با مرد

کیا طاقت وہ + کہ جاے ساتھ لڑنیوالوں کے بیچ قتلگاہ کے + سست بازو ساتھ جہالت کے ڈالتا ہے پنجہ ساتھ مرد

آهنین چنگال + حکمت هر که نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد + شعر + چون نیاید نصیحت

لوہے کے چنگل کے + جو کوئی نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکھتا ہے + جب نہ آئے نصیحت بیچ

در گوش + اگرت زنش کنم خاموش + حکمت بی هنران هنرمندان را نتوانند که بینند

کان میں + اگر تجھے ملامت کروں نہیں چپ وہ + نادانی عقلمند کے تئیں نہیں دیکھ سکتے ہیں

همچنانکه سگ بازاری سگ صید را مشغله برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله چون

ویسے ہی کتے بازار کے کتے شکاری کے تئیں شور برلادیں اور آگے آنا نہیں سکتے ہیں یعنی کمینہ جب

بهنر با کس برنیاید بخبثش در پوستین افتد + بیت + کند هر آینه غیبت حسود کوته دست

ساتھ ہنر کے ساتھ کسیکے کافی نہ آوے ساتھ بدی کے اسکے عیب میں پڑے + کری تحقیق غیبت دشمن کم طاقت

که در مقابله گنگش بود زبان مقال + حکمت اگر جور شکم نیستی هیچ مرغ در دام صیاد

کہ بیچ مقابلے کے گونگی ہووے زبان گفتگو کی + اگر ظلم پیٹ کا نہوتا کوئی چڑیا جال میں صیاد کے

نیفتادی بلکه صیاد خود دام ننهادی + نکته حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر

نہ پڑتی + بلکہ صیاد آپ جال نہ رکھتا + حکیم دیر دیر کھاتے ہیں اور عبادت کرنیوالے آدھا پیٹ

و زاهدان سد رمق و جوانان طبق برگیرند و پیران تا عرق نکنند اما قلندران چندان

اور زاہد سانس بچنے جان کے اور جوان طباق بھر لیتے ہیں اور بوڑھے جبتک عرق نکریں لیکن قلندر اتنا

بخورند که در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس + شعر + اسیر بند شکم را دو شب نگیرد

کھاتے ہیں کہ بیچ پیٹ کے جگہ دم کی نرہے اور اوپر دسترخوان کے روزی کسیکی + قیدی قید شکم کے تئیں دو رات نہ پکڑے خواب

شبی ز معده سنگی شبی ز دلتنگی + حکمت مشورت با زنان تباه است و سخاوت با

ایک رات بوجہ پیٹ بھرے ایک رات فکر بہر کے + مشورہ ساتھ عورتوں کے تباہ ہے اور سخاوت ساتھ

مفسدان گناه + فرد + ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسفندان + فرد

مفسدوں کے گناہ + رحم اوپر چیتے تیز دانت کے + ظلم ہووے اوپر بکریوں کے

خبیث را چو تعهد کنی و بنوازی + بدولت تو گناه میکند بانبازی + حکمت هر که را دشمن

خبیث کو جس گر تعہد کرے تو اور سرفراز کرے تو + بدولت تیری گناہ کرے ساتھ انباز کے + جسکے تئیں دشمن

پیش است اگر نکشد دشمن خویش است + بیت + سنگ بر دست و مار سر بر سنگ + خیره رایی بود قیاس و درنگ

آگے ہے نہ مارے دشمن اپنا ہے + پتھر ہاتھ میں اور سانپ کا سر پتھر پر + بیوقوفی ہووے خیال اور دیر

سرح ... مفلسی ... فی
... ۱۲ ... قوی است و مفعول ... صورت ...
فاعل ... خود و در صورت ... اول یعنی خود ... رابع خواہد بود ...
... بود و ظرف ... عبارت ...
... ۱۲ ... از غیبت خوانی ... آید
... سلطان نفس ... اژدر ... نحو ... کن ...
از ضرورت ... غیبت ... اول ... ۱۲ ... مفعول ... طلب طعام ...
... سر ... واصل ... ۱۲ ...
دیگران ... جان ... لفظ اول ... ۱۲ ... اندر است ۱۲

و گروهی بخلاف این مصلحت دیده اند و گفته اند که در کشتن بندیان تأمل اولیتر

اور ایک گروہ نے خلاف اسکے مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ بیچ مارنے قیدیوں کے تامل بہتر

است بحکم آنکه اختیار باقیست توان کشت و توان بخشید اما اگر بی تامل کشته شود محتمل

ہے موافق اسباب کے کہ اختیار باقی ہے سکتے ہیں مار اور سکتے ہیں بخشنا لیکن اگر بے تامل مارا جاوے احتمال

است که مصلحتی فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد مثنوی نیک سهل است

ہے کہ ایک مصلحت گذر جاوے اور تدارک مثل اسکے منع کیا گیا ہووے + نیک سہل ہے

زنده بیجان کرد + کشته را باز زنده نتوان کرد + شرط عقل ست صبر تیر انداز + که

جیتے ہوئے کو بیجان کرنا + مرے ہوئے کو پھر زندہ نہیں کر سکتا + شرط عقل کی ہے صبر کرنا تیر انداز کا

چو رفت از کمان نیاید باز + حکمت حکیمیکه با جهال درافتد باید که توقع عزت ندارد

کہ جو گیا کمان سے نہ آوے پھر + ایک حکیم کہ ساتھ جاہلوں کے پڑے چاہیے کہ امید عزت کی نہ رکھے

و اگر جاهلی بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست که سنگیست که گوهر را می شکند

اور اگر ایک جاہل ساتھ زبان آوری کے اوپر ایک حکیم کے غالب آوے عجب نہیں ہے کہ ایک پتھر ہے کہ گوہر کو ہی توڑتا ہے

بیت چه عجب گر فرو رود نفسش + عندلیبی غراب هم قفسش قطعه گر هنرمند

کیا عجب بلند ہووے دم اسکا + ایک بلبل کوا ہو ہمراہ پنجرہ میں + اگر ایک ہنرمند

از اوباش جفای بیند + تا دل خویش نیازارد و درهم نشود + سنگ بد گوهر اگر کاسهٔ

حرامزادے سے ایک ظلم دیکھے + تو دل اپنا نہ آزردہ کرے اور درہم نہووے + ہنر بد اصل اگر پیالہ سونے

زرین شکند قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود حکمت خردمندی را که در زمرهٔ اجلاف

کا توڑ دے + قیمت پتھر کی نہ بڑھے ہے اور زر کم نہووے + ایک عقلمند کے تئیں کہ بیچ گروہ کمینوں کے

سخن ببندد شگفت مدار که آواز بربط با غلبهٔ دهل برنیاید و بوی عنبر از گند سیر فرو ماند

بات نہ کہے تعجب مت رکھ کہ آواز بربط کی ساتھ غلبہ ڈھول کے برنہ آوے اور بوی عنبر کی گندہ بو سے عاجز ہے

مثنوی بلند آواز نادان گردن افراخت + که دانا را به بیشرمی بینداخت +

بلند آواز بےعقل نے گردن بلند کی ۔ کہ دانا کے تئیں ساتھ بیشرمی کے ڈالا +

نمی داند که آهنگ حجازی + فرو ماند ز بانگ طبل غازی + حکمت جوهر اگر در خلاب

نہیں جانتا ہے کہ آواز حجاز کی + عاجز ہے آواز ڈھول سے + جواہر اگر بیچ کیچڑ کے

افتد همان نفیس است و غبار اگر بر فلک رود همان خسیس استعداد بی تربیت دریغ

پڑے ویسا ہی نفیس ہے اور غبار اگر اوپر آسمان کے جاوے ویسا ہی کمتر ہے طاقت بے کہلائے نیکی افسوس ہے

و تربیت نامستعد ضایع خاکستر نسبتی عالی دارد که آتش جوهر علو یست ولیکن چون
در تربیت نامستعد کے کام ہے راکھ ایک نسبت برتری کی رکھتی ہے کہ آگ جو ہر کی برتری ہے ولیکن جب
بنفس خود هنری ندارد با خاک برابر است و قیمت شکرنه از نی ست که آن خود
بہ نفس اپنے کے ہنر کچھ ساتھ خاک کے برابر ہے اور قیمت شکر نہیں ہے سو کہ وہ آپ
خاصیت و یست مثنوی چو کنعان را طبیعت بی هنر بود * پیمبر زادگی قدرش
جب کنعان کی ہتی طبعیت بے ہنر تھی * پیمبر زادگی نے قدر اسکی
خاصیت اوسکے ہے
نیفزود * هنر بنمای اگر داری نه گوهر * گل از خارست و ابراهیم از آزر حکمت
نہ بڑھائی * ہنر دکھلا اگر رکھتا ہے تو نہیں موتی * پہول کانٹے سے ہے اور ابراہیم آزر سے
مشک آنست که ببوید نه آنکه عطار بگوید دانا چون طبلۂ عطارست خاموش و هنر
مشک وہ ہے کہ خوشبو دے نہ اسوقت کہ عطار بناوے دانا مانند طبلے یعنی ڈبے عطار کے ہے خاموش و ہنر
نمای و نادان چون طبل غازی بلند آواز و میان تهی قطعه عالم اندر میان جاهل را
دکھلانیوالا اور نادان مانند ڈھول نٹ کی بلند آواز اور درمیان میں خالی * عالم درمیان جاہلوں کے
مثلی گفته اند صدیقان * شاهدی درمیان کورانست * مصحفی درمیان زندیقان
ایک مثال کہی ہے سچوں نے * ایک معشوق درمیان اندھوں کے ہے * ایک قرآن درمیان کافروں کے
بیند و دشمنی را که بعمری فرا چنگ آید نشاید که بیکدم بیازارند بیت سنگی
ایک دوست کے تئین مدت میں ہاتھ میں لادیں نچاہیے کہ ایکدم میں آزار دیویں * ایک پتھر
بچند سال شود لعل پاره * زنهار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ حکمت
بیچ تہوڑے برس کے ہو وے لعل کا ٹکڑا * ہرگز ایکدم میں نہ توڑے تو پتھر سے *
عقل در دست نفس چنان گرفتارست که مرد عاجز در دست زن گربز شعر
عقل بیچ ہاتھ نفس کے ایسے گرفتار ہے کہ مرد عاجز بیچ ہاتھ عورت مکار کے *
در خرمی بر سرای به بند * که بانگ زن از وی بر آید بلند * پند رای بی قوت
دروازہ خوشی کا اوپر اوس گھر کے باندہ * کہ آواز عورت کی اوس سے باہر آوے بلند * عقل بے قوت
مکر و فسون است و قوت بی رای جهل و جنون شعر تمیز باید و تدبیر و
مکر اور جادو ہے اور قوت بے عقل جہالت اور جنون * تمیز چاہیے اور تدبیر اور
عقل وانگه ملک * که ملک و دولت نادان سلاح جنگ خدا است
عقل اور اسوقت ملک * کہ ملک اور دولت نادان کی ہتیار لڑائی خدا کا
ہے

حکمت جوانمرد که بخورد و بدهد به از عابد که بخورد و بنهد پند هر که ترک شهوت
جوانمرد کہ کھاوے اور دیوے بہتر اس عابد سے کہ کھاوے اور رکھے + جو شخص کہ چھوڑا شہوت کا
از بہر قبول خلق داده است از شہوت حلال در شہوت حرام افتاده است
واسطے قبول کرنے خلق کے کرتا ہے شہوت حلال سے بیچ شہوت حرام کے پڑا ہے
شعر عابد که نه از بہر خدا گوشه نشیند + بیچاره در آئینه تاریک چه بیند حکمت
عابد کہ نہ واسطے خدا کے گوشہ میں بیٹھے + بیچارہ بیچ آئینہ تاریک کے کیا دیکھے
اندک اندک خیلی شود و قطره قطره سیلی گردد یعنی آنکه دست قوت ندارد سنگ خرده
تھوڑا تھوڑا بہت ہووے اور قطرہ قطرہ دریا ہووے یعنے وہ شخص کہ ہاتھ قوت کا نہ رکھے پتھر کا ٹکڑا
نگاه میدارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم برآرد شعر نظم قطر اذا
نگاہ رکھتا ہے تو بیچ وقت فرصت کے مغز دماغ دشمن سے نکالے + قطرہ اوپر قطرہ کے
اتفقت نہر + و نہر الی نہر اذا اجتمعت بحر + اندک اندک بہم شود
جس وقت کہ جمع ہوا نہر ہووے + اور نہر طرف نہر کی جب جمع ہوئی دریا ہو + تھوڑا تھوڑا آپس میں
بسیار + دانه دانه است غله در انبار حکمت عالم را نشاید که سفاہت از عامی بحلم
بہت + دانہ دانہ غلہ ہے بیچ انبار کے + عالم کے تئیں نہ چاہئے کہ بدگوئی جاہل سے ساتھ بردباری کے
درگذراند که ہر دو طرف را زیان دارد ہیبت این کم شود و جہل آن مستحکم فرد چو با سفله
گذرانے کہ دونوں طرف کے تئیں نقصان رکھتا ہے ڈر اسکا کم ہووے اور جہل اسکا مضبوط جب کمینے کے
گوئی بلطف و خوشی + فزون گردش کبر و گردنکشی حکمت معصیت از ہر که
کہتے ساتھ لطف و خوشی کے + زیادہ ہووے غرور اسکا اور سرکشی + گناہ جس شخص سے
صادر شود ناپسندیده است و از علما ناخوبتر که علم سلاح جنگ شیطان ست و
صادر ہووے زبون ہے اور عالموں سے برا زیادہ کہ علم ہتیار لڑائی شیطان کا ہے اور
خداوند سلاح را چون باسیری برند شرمساری بیش برد مثنوی عامی نادان
صاحب ہتیار کے تئیں جب بیچ قید کے لیجاویں شرمندگی زیادہ لیجاوے + جاہل نادان
پریشان روزگار + به ز دانشمند ناپرہیزگار + کان بنابینائی از راه افتاد + وین دو
پریشان زمانہ + بہتر دانا ناپرہیزگار سے + کہ وہ ساتھ نابینائی کے راہ سے گرا + اور یہ دو
چشمش بود در چاه افتاد حکمت جان در حمایت یکدم است و دنیا وجودی میان دو عدم
آنکھیں ہوتے بھی بیچ کنوئیں کے گرا + جان بیچ حمایت ایکدم کے ہے اور دنیا ایک وجود درمیان دو نیستی

دین بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چه خرند الم اعهد الیکم یا بنی آدم

دین ساتھہ دنیا کے بیچنے والے گدہے ہین یوسف کو بیچتے ہین بیچین تو کیا خرید کرین آیا نہین قول کیا مینے طرف تمہاری اے اولاد آدم کے

ان لا تعبدوا الشیطن ببت بقول دشمن پیمان دوست بشکستی ببین که از که بریدی

ساتھہ شیطان کے یہ کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی + ساتھہ قول دشمن کے پیمان دوست کا توڑا تو نے + دیکھ کس سے توڑا اور ساتھہ

کہ پیوستی حکمت شیطان با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلسان تنزری ده اسش

کسکے ملا تو + شیطان ساتھہ دوستون کے بر نہ آوے اور بادشاہ ساتھہ فقیرون کے + قرض مت دے

مده آنکه بی نماز است + گرچه دهنش ز فاقه باز است + کو قرض خدا نمیگزارد از قرض تو نیز

اس شخص کو کہ بے نماز ہے + اگرچہ موہنہ اسکا فاقے سے کہلا ہے + کہ وہ قرض خدا کا نہین ادا کرتا قرض تیرے سے بھی

غم ندارد روز فردا مرد زود برده پیش گیر درمگن + فردا گوید تیری از بیجا برکن + حکمت هر که

غم نہین رکہتا ہے + آجکے دن موافق دو ہر دینے آگے پکڑ لگن + کل کر کہے ایک ہولی بیان سے اکہیڑ + جو شخص

زندگانی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوه داند نه صاحب میوه یوسف

کہ بیچ زندگی کی روٹی اسکے نکہا کین جب مرے نام اسکا نہ لین مزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب میوے کا یوسف

صدیق علیه السلام در خشکسال مصر سیر نخوردی تا گرسنگان را فراموش نکند نشنوی

صدیق علیہ السلام بیچ قحط سال مصر کے سیر کر نکہاتا کہ بہوکہون کے تئین بہولنا نکرے +

آنکه در راحت و تنعم زیست او چه داند که حال گرسنه چیست + حال درماندگان

وہ شخص کہ بیچ آرام اور نعمت کے جیا + وہ کیا جانے کہ حال بہوکے کا کیا ہے + حال عاجزون کا

کسی داند + که باحوال خویش درماند + قطعه ای که بر مرکب تازنده سواری هشدار که خر

وہ کوئی جانے + کہ بیچ حال اپنے کے عاجز رہے + اے کہ اوپر گہوڑے دوڑ نیوالے کے سوار ہے تو ہوشیار ہو کہ گدہا

خارکش مسکین در آب و گل ست + آتش از خانه همسایه درویش مخواه + کانچه از روزن

لکڑہارے غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کے ہے + آگ گہر ہمسائے مفلس سے مت مانگ + کہ جو کچھ روزن

او میگذرد دود دل ست پند ضعیف حال را در خشکی تنگ سال مپرس که چونی الا

اوسکے سے گذرتا ہے دہوان دل اسکا ہے فقیر ضعیف کے تئین بیچ خشکی تنگ سال کے مت پوچھ کہ کیونکر ہے تو مگر

بشرط آنکه مرهمی بر ریشش نهی و معلومی پیش قطعه خری که بینی و باری بگل در افتاده

ساتھہ شرط اس بات کے کہ کوئی مرہم اوپر زخم اوسکی کے رکہے تو یا کوئی دینار آگے + ایک گدہا کہ دیکہے تو اور بوجہہ بیچ کیچڑ کے پڑا

بدل بر او شفقت کن ولی مرو بسرش + کنونکه رفتی و پرسید بیش

دل سے اوپر اسکے شفقت کر لیکن مت جا اوپر سر اوسکے کے + کہ اب کہ گیا تو اور پوچھا تو نے اوسکو

که چون افتاد همیان به بند چو مردان بگیر دنبالت خرش حکمت دو چیز مخالف

که کبوتر گرا + کر باندہ مانند مردوں کی پکڑ دم گدہے اسکے کی + دو چیزیں دشمن

عقل است خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم قطعه +

عقل کی ہیں کہانا زیادہ رزق قسمت کیے گئے سے اور مرنا آگے وقت معلوم کے +

قضا دگر نشود ور هزار ناله و آه + بکفر یا بشکایت برآید از دهنی + فرشته که وکیل

قضا اور نہوے ہزار نالہ اور آہ سے + ساتھ کفر یا شکایت کے باہر آوے ایک منہ سے + وہ فرشتہ کہ وکیل

است بر خزاین باد + چه غم کند که بمیرد چراغ پیرزنی + ای طالب روزی بنشین

ہے اوپر خزانے ہوا کے + کیا غم کرے کہ مرے چراغ کسی بڑھیا کا + اے مانگنے والے روزی کے بیٹھ

که بخوری وای مطلوب اجل مرو که جان نبری قطعه جهد رزق ار کنی وگر نکنی

کہ کہاوے تو اور اے طلب کئے گئے موت کے مت جا کہ جان نہ لیجاویگا تو + کوشش روزی کا جو کری تو اور اگر نکری تو

برساند خدای عز و جل + ور روی در دهان شیر و پلنگ + نخورندت مگر

پہونچاویگا خدا غالب اور بزرگ + اگرچہ جاوے تو بیچ منہ شیر اور چیتے کے + نکہاویں گے تجھکو مگر روز اجل کے

حکمت توانگر فاسق کلوخ زراندود است و درویش صالح شاهد خاک آلود

دولتمند بدکار ڈہیلا زر کا بھرا ہوا ہے اور فقیر نیک خاک کا بھرا ہوا ہے

این یکی دلق موسی است مرقع و آن ریش فرعون مرصع ولیکن شدت نیکان

یہ ایک گدڑی حضرت موسیٰ کی ہے ٹکڑا ای جوڑی ہوئی اور وہ داڑھی فرعون کی ہے جڑاؤ لیکن سختی نیکوں کے

روی در فرج دارد و دولت بدان سر در نشیب قطعه هر کرا جاه و دولت است

منہ بیچ کشادگی کے رکھتی ہے اور دولت بدوں کی سر بیچ پستی کے + جس کسی کے تئیں مرتبہ اور دولت ہے

بدان + خاطر خسته در نخواهد یافت + خبرش ده که هیچ دولت و جاه بسرای دگر نخواهد

ساتھ بدوں کے + خاطر پریشان کر دریافت کریگا + خبر اسکو دے کہ کوئی دولت اور مرتبہ بیچ گھر دوسرے کے

یافت حکمت حسود از نعمت حق بخیل است و بنده بیگناه را دشمن میدارد قطعه مردکی

پاویگا + حسد کرنیوالا نعمت خدا سے بخیل ہے اور بندہ بیگناہ کو دشمن رکھتا ہے + ایک مرد

خشک مغز را دیدم + رفته در پوستین صاحب جاه + گفتم ای خواجه گر تو بدبختی مردم

احمق کے تئیں دیکھا میں + گیا ہوا بیچ عیب ایک صاحب مرتبہ کے + کہا میں نے اے صاحب اگر تو بدبخت ہے تو آدمی

نیکبخت را چه گناه قطعه الا تا نخواهی بلا بر حسود + که آن بخت برگشته خود در بلاست

نیکبخت کے تئیں کیا گناہ + بیگناہ ہونا چاہیے تو بلا اوپر حسد کرنیوالے کی + کہ وہ کمبخت آپ بیچ بلا کے ہے

چه حاجت کربا وی کنی دشمنی + که ویرا چنان دشمن اندر قفاست حکمت تلمیذ بے

کیا حاجت کہ ساتھ اسکے کرے تو دشمنی + کہ اسکے تئیں ایسا دشمن ہیچ پیچھے کے ہے + حکمت شاگرد بے

ارادت عاشق بے زرست و رونده بمعرفت مرغ بے پر عالم بعمل درخت بے بر

ارادت عاشق مفلس ہے اور سالک بے شناسای مرغ بے پر اور عالم بے عمل درخت بے پھل اور

زاہد بعلم خانه بیدر مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است نه ترتیل سورهٔ مکتوب

زاہد بے علم خانه بے در مراد نازل ہوئے قرآن کے سے حاصل کرنا خصلت خوب کا ہی نہ قرارہ کرنا سورہ لکھی ہوئی کا

عامی متعبد پیاده رفته است و عالم متهاون سوار خفته عاصی که دست بردارد به از

جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہے اور عالم سستی کرنیوالا سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اٹھاوے اور عا

عابد که در سر دارد بیت سرہنگ لطیف خوی و دلدار + بهتر ز فقیه مردم آزار +

بانگے ہنراش ہابت کہ غرور رکھے + پیادہ پاکیزہ خوی اور دل رکھنے والا + بہتر عالم مردم آزار سے

قول یکے را گفتند که عالم بے عمل بچه ماند گفت به زنبور بے عسل بیت زنبور درشت بیمروت را

ایک کے تئیں کہا کہ عالم بے عمل کسکے مانند ہے کہا ساتھ بھڑ بے شہد کے + زنبور سخت بیمروت کے تئیں

گوی بیاری چو عسل نمیدهی نیش مزن + قول مرد بیمروت زنست و عابد با طمع راہزن

کہہ بھلا جب شہد نہیں دیتی ہے تو ڈنک مت مار + مرد بیمروت عورت ہے اور عابد لالچی ٹھگ +

قطعه ای بناموس جامه کرده سپید + بهر پندار خلق نامه سیاه + دست کوتاه باید از دنیا

اسے ساتھ مکاری کے جامہ کیا ہوا اوجلا + واسطے جاننے خلق کے نامۂ اعمال سیاہ + ہاتھ کوتہ چاہیے دنیا سے

آستین خواه دراز و خواه کوتاه حکمت دو کس را حسرت از دل نرود و پای تغابن از گل

آستین خواہ لمبی ہو خواہ چھوٹی + دو آدمی کے تئیں افسوس دل سے نجائے اور پاؤں حیف کا نہ ہے

بر نیاید تاجر کشتی شکسته و وارث با قلندران نشسته قطعه پیش درویشان بود

نہ نکلا سوداگر کشتی توڑا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ قلندروں کے بیٹھا ہوا + آگے فقیروں کے ہو

خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل + یا مرو با یار ازرق پیرهن +

خون تیرا مباح + جو نہ ہووے درمیان میں مال تیرا وقف + یا مت جا ساتھ یار نیلے پیرہن کے +

یا بکش بر خانمان انگشت نیل + یا مکن با پیلبانان دوستی + یا بنا کن

یا کھینچ اوپر گھر بار کے انگلی نیل کی + یا نکر ساتھ مہاوتوں کے دوستی + یا بنا کر

خانه در خورد پیل حکمت خلعت سلطان اگرچه عزیز ست جامه خلقان

گھر لائق ہاتھی کی خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے جامہ پرانا

خود ازان بعزت ترد خوان بزرگان اگرچه لذیذ خردهٔ اینان خویش انان بلذت

اپنا اس سے عزت مین زیادہ اخوان بزرگون کا اگرچہ مزہ دار ہے ریزہ چہوٹیون اپنے کا اس سے لذت

ترببت سرکه از دست رنج خویش و تره + بهتر از نانده خدای ده و بره حکمت

مین زیادہ + سرکہ ہاتھ اپنے سے اور ساگ + بہتر روٹی گاؤن کے مالک اور برہ کی سے

خلاف راه صواب ست و عکس رای اولوالالباب دارد بگمان خوردن

خلاف راہ نیک کے ہے اور برخلاف عقل صاحب دانائی کے دوا ساتھہ گمان کے کہانا

و راه نادیده بیکاروان رفتن امام مرشد غزالی رحمة الله علیه را پرسیدند که چگونه رسیدی

اور راہ نہ دیکھی ہوئی بے قافلے کے جانا پیشوا پیر محمد غزالی کے تئین رحمت الله کی اوپر اونکے پوچھا کہ کیونکر پہنچا تو

درین منزلت در علوم گفت بدانکه هر چه ندانستم از پرسیدن ننگ نداشتم شعر

اس مرتبے مین بیچ علمون کے کہا جان تو کہ جو کچھ نجانا مین نے پوچھنے سی شرم نہ رکھی مین نے

امید عافیت انگه بود موافق عقل + که نبض را به طبیعت شناس بنمائی + بپرس

امید عافیت کے اسوقت دوئے موافق عقل کے + کہ نبض کے تئین ساتھ حکیم کے دکھلاوے تو + پوچھ

هر چه ندانی که ذل پرسیدن + دلیل راه تو باشد بعز دانائی + حکمت هر چه

جو کچھ کہ نہ جانے تو کہ ذلت پوچھنے کی + رہبر تیری ہو ساتھ عزت دانائی کے + جو کچھ

دانی که هر آینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن که هیبت سلطان را زبان

جانے تو کہ تحقیق کر معلوم تجھکو ہوگا پوچھنے مین اسکے جلدی مت کر کہ دہشت سلطنت کی تئین زبان

دارد قطعه چو لقمان دید کاندر دست داؤد + همیں آهن بمعجز موم گردد + نه

رکہنا ہے + جب لقمان نے دیکھا کہ بیچ ہاتھ داؤد کے + لوہا اعجاز سے موم ہووے + نہ

پرسیدش چه میسازی که دانست + کہ بی پرسیدنش معلوم گردد قول هر که با بدان نشیند

پوچھا اسکو کیا کرتا ہے تو کہ جانا + کہ بے پوچھنے اسکے معلوم ہووے + جو کوئی ساتھ بدون کے بیٹھے

اگر نیز طبیعت ایشان در و اثر نکند بفعل ایشان متهم گردد تا بحدیکه اگر بخرابات رود و نماز

اگر تیز طبیعت انہونکا بیچ اسکے اثر نکرے ساتھ کام انہون کے تہمت کیا گیا ہوے تو دہانتک کہ اگر بیچ ایک خرابات

کردن منسوب گردد بخمر خوردن مثنوی رقم بر خود بناوانی کشیدی -

کرنیکے منسوب ہووے ساتھ شراب کہانے پینے کی رسم اوپر اپنے ساتھ نادانی کے کہینچی تو نے +

که نادان را بصحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند +

کہ نادان کو بیچ صحبت کے قبول کیا تو نے + طلب کی مین نے داناؤن سے ایک نصیحت +

مرا گفتند با نادان مپیوند + که گر دانای دهری خر باشی او گر نادانی ابله تر باشی
میرے تئیں کہا ساتھ نادان کے مت مل + کہ اگر دانا زمانے کا ہی تو نادان ہووے تو + اور اگر نادان ہے تو احمق تر ہووے
حکمت علم شتر چنانکه معلوم است اگر طفلے مهارش گیرد صد فرسنگ ببرد گردن
ہووے تو بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے کہ اگر ایک لڑکا مہار اس کی لے اور سو کوس لیجاوے گردن
از متابعتش بر نه پیچد اما اگر درهٔ هولناک پیش آید که موجب هلاک باشد و طفل آنجا
متابعت اسکے سے نہ پھیرے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا ہووے اور لڑکا اس جگہ
بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش بگسلاند و بیش مطاوعت نکند که هنگام
ساتھ نادانی کے جایا چاہے باگ ہتھیلی اسکے سے توڑ لے اور آگے اطاعت نکرے کہ وقت
درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکه
سختی کے مہربانی بری ہے اور کہتے ہیں کہ دشمن ساتھ مہربانی کے دوست نہووے بلکہ
طمع زیادت کند قطعه کسیکه لطف کند با تو خاک پایش باش + وگر خلاف کند
طمع زیادہ کرے + وہ شخص کہ مہربانی کرے ساتھ تیرے خاک پاؤں اسکی کی ہو + اگر خلاف کرے
در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی + که
بیچ دونوں آنکھوں اسکے کے ڈال خاک + بات ساتھ لطف اور کرم کے ساتھ درشت خو کے مت کہہ کہ
زنگ خورده نگردد بنرم سوهان پاک حکمت هر که در پیش سخن دیگران افتد
زنگ کھایا ہوا نہووے مگر سوہان سے پاک + جو کوئی آگے بات اور ونکے پیش پڑے
تا مایهٔ فضلش بدانند پایهٔ جهلش شناسند قطعه ندهد مرد هوشمند جواب + مگر آنگه
تا مایہ فضیلت اسکے کا جانیں مرتبہ جہالت اسکے کا پہچانیں + نہ دے مرد ہوشیار جواب + مگر اوسوقت
کز و سوال کنند + گرچه بر حق بود فراخ سخن + حمل دعوایش بر محال کنند حکمت
کہ اوس سے سوال کریں + اگرچہ برحق ہووے کشادہ بات + حمل دعوی اسکے کا اوپر مشکل کے کریں +
ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز بپرسیدی که چون ست و
ایک پھوڑا اندر جامہ کے رکھتا تھا میں اور شیخ رحمة الله علیه ہر روز پوچھتے تھے کہ کیونکر ہے اور
نپرسیدی که کجاست دانستم که از آن احتراز میکند که ذکر همه عضوے روا نباشد
نپوچھتے تھے کہ کہاں ہے + جانا میں نے کہ اس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہووے
و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جواب برنجد قطعه تا نیک ندانی که سخن
اور عقلمندوں نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے + جب تک نہ جانے تو کہ بات

عین صواب است + باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی + اگر راست سخن گوئی و در بند بمانی

نہایت نیک ہے + کہ چاہیے کہ بیچ کہنے کے منہ اپنا نہ کہولے تو + اگر سچ بات کہے تو اوس قید کے رہے تو -

بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی حکمت دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ

بہتر اس سے کہ جہوٹھ تجھے دیوی قید سے رہائی + جہوٹھ کہنا ساتھ ضربت کے لازم رہے کہ

اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند ہمچنی کہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغیکہ

اگرچہ زخم درست ہو نشان رہے نہیں دیکھا ہے تونے کہ بہائی یوسف علیہ السلام کی ساتھ جہوٹھ کے

موسوم شدند بعد راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت لکم انفسکم

کہ نام رکھے گئے ہیں اوپر سچ کہنے اونکے کے تکیہ نہ رہا کہا نہیں بلکہ بنا دی ہے تمہارے جیون نے

اگر قطعہ یکے را کہ عادت بود راستی + خطائی رود درگذارند + وگر نامور شد

ایک بات + ایک کہ نہیں کہ عادت ہووے سچائی کی + خطا جاوے معاف کریں اوس سے + اور جو مشہور ہوا

بقول دروغ + دگر راست باور ندارند ازو حکمت اجل کائنات

ساتھ قول جہوٹھ کے + اگر سچ ہے اعتبار نہ رکھیں اوس سے + بزرگتر پیدا لیش کا

از روئی ظاہر آدمیست و اذل موجودات سگ باتفاق خردمندان

از روے ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتا اور ساتھ اتفاق عقلمندون کے

سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس قطعہ سگے را لقمہ ہرگز فراموش + اگر دو

کتا حق شناس بہتر ہے آدمی ناشکرے سے کتے کے تئین ہرگز لقمہ بہلانا + ہووے اگر

زنی صد نوبتش سنگ + دگر عمری نوازی سفلہ را + بکمتر چیزی آید با تو در جنگ حکمت

سو مرتبہ اسکو مارے تو پتہر + اور اگر ایک مدت نوازے تو کمینہ کو ساتھ کمتر چیز کے آوے ساتھ تیرے لڑائی کے

از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید مثنوی مکن رحم

نفس پرور سے ہنر پالنا نہ آوے اور بے ہنر سرداری کے تئین نبچا ہے مت رحم کر

بر گاؤ بسیار خوار + کہ بسیار خوار است بسیار خوار + چو گاؤ ہمی بایدت فربہی

اوپر بیل بہت کہانیوالے کے + کہ بہت ذلیل ہے بہت کہانیوالا + مانند بیل کی جو چاہتا ہے تو فربہی +

چو خرن بجور کسان در دہی حکمت در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم

اسد گیرہے کی پیچ ظلم آدمیوں کے دیوی تو + بیچ انجیل کے آیا ہے کہ اے فرزند آدم کے

اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت

اگر دولتمندی دون میں تجھکو شغل کرنے والا ہووے تو ساتھ مال کے مجھسے اور اگر مفلس کرون میں تجھکو

تنگدل نشینی بس چلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کے شتابی قطعہ

تنگدل بیٹھے تو بس مزا یاد میرے کا کہاں پاوے تو اور ساتھ عبادت میری کے کب دوڑے تو

گہ اندر نعمتی مغرور و غافل + گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش + چو در سرا و ضرا حالت

کبھے بیچ نعمت کے ہے تو مغرور اور غافل + کبھی درمیان تنگدستے کے ہے تو غمزدہ اور گھایل + جب بیچ خوشی اور ضرر کے حال

اینست ہنداغم کی بحق پردازی از خویش + حکمت ارادت بیچون یکے راز

یہ ہے + نہ جانوں ہیں کب ساتھ حق کے مشغول ہووے تو اپنے سے + تقدیر خدا کی ایک بیتی

تخت شاہی فرود آرد و یکی را در شکم ماہی نیکو دارد بیت وقت ست خوش

تخت بادشاہی سے نیچے لاوے اور ایک کے تئیں بیچ پیٹ مچھلے کے نیک رکھے + وقت ہے خوش

آنرا کہ بود ذکر تو مونس + ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس حکمت اگر تیغ قہر بر کشد

اُسکے تئیں کہ ہووے یاد تیری انس کرنیوالی + اگر تحقیق کر ہووے بیچ پیٹ مچھلے کے مانند یونس کے اگر تلوار قہر کی کھینچے

نبی و ولی سر در کشند و اگر غمزہ لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند قطعہ گر

نبی اور ولی نیچے سر جھکاویں اور اگر ناز کرنا مہربانی کا ہلاوے بدوں کے تئیں ساتھ نیکوں کے پہونچاوے + اگر

بمحشر خطاب قہر کند + انبیا را چہ جای معذرتست + پردہ از روی لطف گو بردار

بیچ محشر کے خطاب قہر کا کرے + نبیوں کے تئیں جگہ عذر کی کیا ہے + پردہ منہ لطف سے کہہ اوٹھا دو +

کاشقیا را امید مغفرت ست حکمت ہر کہ تادیب دنیا راہ صواب بر نگیرد بتعذیب

کہ کافروں کو امید بخشش کی ہے   جو شخص کہ سختی دنیا سے راہ صواب کے نہ لے ساتھ عذاب

عقبے گرفتار آید وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ

عاقبت کے گرفتار آوے + اور البتہ چکھاویں گے کافروں کو عذاب تھوڑا سا دنیا میں عذاب بڑا کہ وہ

الْأَكْبَرِ فرو بندست خطاب مہتران انگہ بند + چون بند ہند نشنوی بند نہند

آخرت کو ہے + نصیحت ہے خطاب بزرگوں کا اسوقت قید + اگر نصیحت دیں نہ سنے تو قید رکھیں +

نیکبختان بحکایات و امثال پیشینگان پند گیرند از ان پیش کہ پسینیان بواقعہ او مثل زنند

نیکبخت ساتھ باتوں و مثال اگلے لوگوں کے نصیحت لیں اس سے آگے کہ پچھلے لوگ اوپر دافعہ اسکے مثل

دزدان دست کوتہ نکنند تا دست شان کوتہ نکنند قطعہ نرود مرغ سوی دانہ

ماریں چور ہاتھ چھوٹا نکریں جب تک ہاتھ انکا چھوٹا نکریں + نہ جاوے مرغ طرف دانہ کی

فراز + چون دگر مرغ بیند اندر بند + پند از مصائب دگران + تا نگیرند

نزدیک + جب مرغ دیکھے بیچ قید کے + نصیحت بے سختی اوروں سے + تو نہ لیں

دیگران بتو پند حکمت آنرا که گوش ارادت گران آفریده اند چون کند که بشنود

اور لوگ تجھے نصیحت + اسکے تئیں کہ کان خواہش کے بہارے پیدا کیے ہیں کیا کرے کہ سُنے

و آن را که کمند سعادت بیبرد چه کند که نرود قطعه شب تاریک دوستان

اور اسکے تئیں کہ کمند سعادت کی لیجاتی ہے کیا کرے کہ نجاوے + رات اندہیری اور دوست

خدای + می تابد چو روز رخشنده + وین سعادت بزور بازو نیست + تا نبخشد خدای

خدا کے چمکتے ہے مانند روز روشن کی + اور یہ سعادت ساتہہ زور بازو کے نہیں ہے + جب تک نہ بخشے خدا

بخشنده + رباعی از تو بکه نالم که دگر داور نیست + وز دست تو هیچ دست بالاتر

بخشنے والا + تجھسے ساتہہ کسکے نالہ کرونگا کہ اور خدا نہیں ہے + اور ہاتہہ تیرے سے کوئی ہاتہہ بلند زیادہ

نیست + آنرا که تو رهبری کسی گم نکند + و آن را که تو گم کنی کسی رهبر نیست حکمت

نہیں ہے + اسکے تئیں کہ تو راہ دیوے کوئی گم نکرے + اور اسکے تئیں کہ تو گم کرے تو کوئی رہبر نہیں ہے

گدای نیک انجام به از پادشاه بد فرجام بیت غمی کز پیش شادمانی بری +

فقیر نیک انجام بہتر بادشاہ بد عاقبت سے وہ غم کہ پیچھے اوسکے خوشی لیجاوے تو +

به از شادی کز پیش غم خوری حکمت زمین را از آسمان نثارست و آسمان

بہتر اس خوشی سے کہ پیچھے اوسکے غم کہاوے تو + زمین کے تئیں آسمان سے نثار ہے اور آسمان

را از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیهِ فرد گرت خوی من آمد

کے تئیں زمین سے غبار ہر برتن ٹپکاتا ہے اس چیز کو بیچ اُسکے ہے + اگر تجھے خوی میری آئی

ناسزاوار + تو خوی نیک خویش از دست مگذار حکمت خداوند تبارک

نالائق + تو خوی نیک اپنی ہاتھ سے مت چھوڑ + صاحب پاک

و تعالی می بیند و می پوشد و همسایه نمی بیند و میخروشد بیت نعوذ بالله

و برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور ہمسایہ نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے + پناہ خدا کی

اگر خلق غیب دان بودی + کسی بحال خود از دست کس نیاسودی حکمت

اگر خلق غیب کے جاننے والی ہوتی + کوئی ساتہہ حال اپنے کے ہاتھ کسی سے نہ آسودہ ہوتا +

زر از معدن بکان کندن بر آید و از دست بخیل بجان کندن قطعه دونان

سونا کہان کہودنے سے باہر آوے اور ہاتھ بخیل سے ساتہہ جان کہونے کے + کمینے

نخورند و گوش دارند + گویند امید به که خورده + روزی بینی بکام دشمن

نہ کہاتے ہیں اور نگاہ رکہتے ہیں + کہتے ہیں امید بہتر کہ کہایا ہوا + ایکدن دیکھے تو بیچ تالو دشمن کے +

زبان‌مانده خاکسار بمیرند + مپندار که بر زیردستان نبخشاید بجور زبردستان گرفتار آید

سو ناچار اور عاجز مرا ہوا + جو کوئی اوپر کمزوروں کے نہ بخشش کریگا ہیچ ظلم زبردستوں کے گرفتار آوے

مثنوی نه هر که بازو که در وی قوتی هست + بمردی عاجزان را بشکند دست + ضعیفان

نه ہر بازو کہ بیچ اوسکی ایک قوت ہی + ساتھ مردی کے عاجزوں کی ہتھیں توڑے ہے + بڈھوں کے تئیں

مکن بر دل گزندی + که درمانی بجور زورمندی حکایت درویشی بمناجات در می‌گفت یارب

مت کر اوپر دل کے ایک رنج + کہ عاجز رہے تو ساتھ ظلم ایک زورمند + ایک فقیر ساتھ مناجات کے کہتا تھا یا رب

بر بدان رحمت کن که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشانرا نیک آفریده عاقل چون خلاف

اور بروں کے رحمت کر کہ اوپر نیکوں کے آپ رحمت کی ہے تو نے کہ خاص اونکی تئیں نیک پیدا کیا ہے تو نے + عاقل جب جھگڑا

در میان آید بجهد چون صلح بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت بر کنار است و اینجا حلاوت

درمیان میں دیکھے کودے اور جب صلح دیکھے لنگر رکھے کہ اوسجگہ سلامت اوپر کنارے کے ہے اور اسجگہ حلاوت

در میان حکمت مقامر را سه شش بباید ولیکن سه یک می‌آید بیت هزار بار چراگاه

درمیان میں + جواری کے تئیں اٹھارہ چاہئیں ولیکن تین کانے آتے ہیں + ہزار مرتبہ چراگاہ

خوشتر از میدان + ولیکن اسب ندارد بدست خویش عنان حکایت اول کسی که علم بر جامه

خوش زیادہ میدان سے + ولیکن گھوڑا نہیں رکھتا ہے بیچ ہاتھ اپنے کے باگ + اول جس کسی نے کہ لوئی ...

و انگشتری در دست چپ جمشید و گفتند چرا زینت بچپ دادی فضیلت راست را است

اور انگوٹھی بیچ ہاتھ بائیں کے جمشید بادشاہ تھا کہا اسکو لوگوں نے کس لئے تو نے زینت ساتھ بائیں کے دی اور بزرگی دائیں کو ہے

گفت راست را زینت راستی تمام است قطعه فریدون گفت نقاشان چین را + که

کہا داہنے کے تئیں بس ہے راستی زینت تمام ہے + فریدوں نے کہا نقاشان چین کے تئیں + کہ

پیرامون خرگاهش بدوزند + بدان را نیک دار ای مرد هشیار + که نیکان خود بزرگ و نیکروز

گرد خیمے اوسکے کے سئیں + بدوں کے تئیں نیک رکھ اے مرد ہوشیار + کہ نیک خود بزرگ اور نیک روز

اند + حکایت بزرگی را پرسیدند که با چندین فضیلت که دست راست راست خاتم در

ہیں + ایک بزرگ کے تئیں پوچھا کہ اتنی فضیلت کہ دست راست کے تئیں ہے انگوٹھی بیچ

انگشت چپ چرا میکنند گفت ندانی که اهل فضیلت همیشه محروم باشند شعر آنکه خط آفرید و روز و

ہاتھ بائیں کے کس لئے کرتے ہیں کہا نہیں جانتا ہے تو کہ اہل فضیلت ہمیشہ بے نصیب ہوتے ہیں + اوس شخص نے کہ نصیب

بخت + یا فضیلت همی دهد یا بخت حکمت نصیحت پادشاهان کسی را مسلم است که بیم سر ندارد

سمت + یا فضیلت دیتا ہے یا طالع + نصیحت بادشاہوں کی تئیں مسلم واسطے اوسکے ہے کہ خوف سر کا نہ رکھے

GULISTAN MUTRAIM
G.K. U.